تحفظ راز کے متعلق منفرد اور انوکھے انداز میں مکمل، مدلل، علمی اور تحقیقی رسالہ:

اسلام میں اسرار کی اہمیت و حفاظت

www.KitaboSunnat.com

اردو ترجمہ

حِفظُ الأسرارِ وافشاؤُها
في الشريعةِ الإسلاميّة

تالیف:
مولانا عبدالباقی حقانی
سابق مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

مترجم:
مولانا محمد جان حقاني
فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مؤسسۃ المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

تحفظ راز کے متعلق منفرد اور انوکھے انداز میں مکمل، مدلل، علمی اور تحقیقی رسالہ:

اسلام میں اسرار کی اہمیت و حفاظت

اردو ترجمہ

حفظ الاسرار وافشاؤها في الشريعة الاسلامية

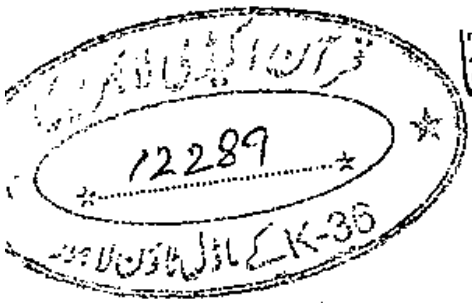

تالیف:
مولانا عبدالباقی حقانی
سابق مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

مترجم:
مولانا محمد جان حقانی
فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ناشر: مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

12289
213.8
966ح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب کا نام: اسلام میں اسرار کی اہمیت وحفاظت

اردو ترجمہ: ﴿حفظ الأسرار وإفشاؤها في الشريعة الإسلامية﴾

مصنف: مولانا عبدالباقی حقانی

فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ووفاق المدارس العربیۃ، پاکستان

مترجم: مولانا محمد جان حقانی، فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نظر ثانی: شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنی مدظلہ العالی

اُستاذ حدیث جامعہ دارالعلوم الحقانیہ اکوڑہ خٹک

نظر ثالث: شیخ الحدیث حضرت مولانا مطلع الأنوار مدظلہ العالی فاضلِ دیوبند

حالاً اُستاذ حدیث جامعہ ہدایت الإسلام تخت آباد، پشاور

ناشر: مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

کمپوزر: مولوی محمد فیض الہادی "حقانی"

طباعت بارپنجم: ربیع الاول ۱۴۳۵ھ مطابق 2014

ملنے کے پتے:

۱۔ مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۲۔ المکتبۃ الحقانیۃ لعلوم السیاسۃ الشرعیۃ-پشاور،

موبائل: 03005931200 و 03479061408

Email: Almaktabash@yahoo.com

Almaktabash@gmail.com

۳۔ مکتبہ شیدیہ صدف پلازہ محلہ جنگی-پشاور فون:091/2565538

قرآن اکیڈمی لائبریری
K-36 کے ماڈل ٹاؤن لاہور

(حقوق طباعت محفوظ ہیں)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
الإہداء	۱
اکابر علماء کی تقریظات وتأثرات	۷
عرض مترجم	۲۹
مقدمہ	۱
باب اول:	
راز محفوظ رکھنے کے بیان میں	۴
پہلی فصل	
لفظِ سر کی تشریح	۴
لفظِ سر کی اصطلاحی تشریح	۷
انسانی اور اسلامی حلقوں میں راز محفوظ رکھنے کی اہمیت	۹
سر اور راز کی اقسام:	۱۰
انفرادی اسرار	۱۴
انفرادی اسرار کا مفہوم	۱۴
رشتۂ زوجیت سے متعلق راز	۱۵
اپنے اولاد کو راز محفوظ رکھنے کی تعلیم دینا	۲۲
راز کے اصلی حکم کتمان ہے یا افشاء؟	۲۵
۲۔ دوسری راز کے محفوظ رکھنے کے وجوب پر استدلال	۲۷
۳۔ زنا کے گواہان کے زیادت عدد پر استدلال	۳۰

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۔ زنا کے خفیہ رکھنے اور توصیہ کرنے پر استدلال ۳۱
۵۔ وہ آثار جو پیشوں سے متعلق رازوں کے بارے میں وارد ہیں ۳۲
۶۔ شریعت اسلامی نے مسلمانوں کو اس کی ترغیب دی ہے کہ اپنے راز بغیر۔۔ ۳۳
۷۔ مسلمانوں کے اسرار چھپانا اخروی کامیابی کے اسباب میں سے ہے ۳۳

دوسری فصل

راز کی حفاظت قرآن مجید کی روشنی میں: ۳۵
۱۔ علامہ قرطبیؒ کا قول ۳۷
۲۔ علامہ خازنؒ کا قول ۳۸
۳۔ حافظ ابن کثیرؒ کا قول ۳۹
۴۔ علامہ آلوسیؒ کا قول ۳۹
حفاظتِ راز سُنّتِ الٰہیہ ہے ۴۰

تیسری فصل

حفاظتِ راز احادیث کی روشنی میں: ۴۲
قولی احادیث ۴۲
فعلی احادیث ۴۷

چوتھی فصل

قائدین اور لیڈر حضرات اپنے ماتحتوں کو حفاظتِ راز کی تعلیم دیں ۵۱
مکی دور میں رسول (ﷺ) کی صحابہ کرامؓ کو راز محفوظ رکھنے کی تعلیم ۵۱
حفاظتِ راز کا اہتمام اور پیغمبرِ اسلام (ﷺ) ۵۳
حضرت انسؓ کا واقعہ ۵۳
دارِ ارقم کا واقعہ ۵۶
دوسری بیعت عقبہ کا واقعہ ۵۷
ہجرت مدینہ منورہ اور راز کا تحفظ ۵۹

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مدنی دور اور راز کا تحفظ ۶۲

جنگ بدر کا واقعہ ۶۳

پانچویں فصل

صحابہ کرامؓ اور راز کی حفاظت: ۶۶

خلفاے راشدینؓ کا راز کی حفاظت کرنا: ۶۷

۱۔ حضرت ابوبکرؓ اور راز کی حفاظت ۶۷

۲۔ حضرت عمرؓ اور راز کی حفاظت ۶۸

۳۔ حضرت عثمانؓ اور راز کی حفاظت ۶۹

۴۔ حضرت علیؓ اور راز کی حفاظت ۶۹

باقی صحابہ کرامؓ اور راز کی حفاظت کرنا: ۷۰

۱۔ حضرت عباسؓ اور راز کی حفاظت ۷۰

۲۔ حضرت عنبسہؓ اور راز کی حفاظت ۷۱

۳۔ حضرت معاویہؓ اور راز کی حفاظت ۷۲

۴۔ حضرت عمرو بن العاصؓ اور راز کی حفاظت ۷۳

۵۔ حضرت ابوذر غفاریؓ اور راز کی حفاظت ۷۴

۶۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور راز کی حفاظت ۷۴

۷۔ حضرت اُنس بن مالکؓ اور راز کی حفاظت ۷۷

۸۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ اور راز کی حفاظت ۷۸

۹۔ حضرت قتادہؓ اور راز کی حفاظت ۷۸

صحابیات کا راز کی حفاظت کرنا: ۷۹

۱۔ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا اور راز کی حفاظت ۷۹

۲۔ حضرت اُم سلمۃ رضی اللہ عنہا اور راز کی حفاظت ۸۱

۳۔ حضرت فاطمہؓ اور راز کی حفاظت ۸۱

۴۔ حضرت فاطمہ بنت خطابؓ اور راز کی حفاظت ۸۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھٹی فصل

راز کا تحفظ تابعین اور تبع تابعین کی نظر میں: ۸۴
حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا فرمان ۸۴
حضرت امام شافعیؒ کا فرمان ۸۵

ساتویں فصل

راز کی حفاظت کی اہمیت حکماء کی نظر میں ۸۶
راز محفوظ رکھنے کی اہمیت اُدباء کی نظر میں ۸۷
راز محفوظ رکھنے کی اہمیت بلغاء کی نظر میں ۸۸
راز محفوظ رکھنے کی اہمیت شعراء کی نظر میں ۸۹
تمام لوگوں کی نظر میں راز کی اہمیت ۹۲
راز محفوظ رکھنے میں احتیاط ضروری ہے ۹۳
اس شخص کا عیب جو اپنے راز کے حفاظت نہیں کر سکتے اور دوسرے سے۔۔۔ ۹۵

آٹھویں فصل

حکام کے لیے خصوصاً راز کی حفاظت بہت ضروری ہے ۹۶
حفاظتِ راز اور حکام ورؤساء ۹۶
سابق حکام راز محفوظ رکھنے والے تھے ۱۰۰
حضرت عبدالملک بن مروانؒ کا فرمان ۱۰۱
دورِ عباسی کے حکام اور راز کی حفاظت ۱۰۴
سربراہِ حکومت سے راز افشانی کے نقصانات ۱۰۵
افشائے راز کی عادت اور اس کے نقصانات ۱۰۶
رئیس اور حاکم میں تحفظ راز مملکت اور حکومت کی بقاء کا سبب ہے ۱۰۷
راز رکھنے سے حکومت حاصل ہو سکتی ہے ۱۰۸
امیر سے راز فاش ہونا بڑا عیب ہے ۱۰۹

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نویں فصل

اسرارِ حکومت ۱۱۱

اسلامی شریعت میں اسرارِ حکومت کی اہتمام ۱۱۱

امیر کے راز کو محفوظ رکھا جائے گا ۱۱۶

حاکم رئیس کا کاتب و منشی راز محفوظ رکھنے والے ہونے چاہئیں ۱۱۸

امراء اور حکام راز ظاہر کرنے کو معاف نہیں کرتے ۱۱۹

اجتماعی راز کی حفاظت جان کی قربانی سے ممکن ہے ۱۲۰

دسویں فصل

راز محفوظ رکھنے کے فوائد: ۱۲۳

بڑوں کے راز کی حفاظت سعادت اور اعتماد کا ذریعہ ہے ۱۲۴

راز کی حفاظت انسان میں کمال ہے ۱۲۴

راز کی حفاظت کامیابی کا سبب ہے ۱۲۶

راز کی حفاظت کامل مؤمن کی صفت ہے ۱۲۷

راز کی حفاظت کرنا شریف لوگوں کی صفت ہے ۱۲۹

حفاظت راز دخولِ جنت کا سبب ۱۳۰

گیارھویں فصل

راز کے امین کی صفات ۱۳۳

امین شخص کو راز بتانے کا طریقہ ۱۳۶

بارھویں فصل

راز کے امین کی ذمہ داری ۱۳۸

حکایت ۱۴۰

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب

راز کو افشا کرنے کے بیان میں ۱۴۳

پہلی فصل

راز افشائی کا معنی ومطلب ۱۴۳
افشاء لغت میں ۱۴۳
افشاء اصطلاح میں ۱۴۳
افشاے راز کے طریقے اور قسمیں ۱۴۴
افشاے راز اسلاف رحمہم اللہ کی نظر میں ۱۴۴

دوسری فصل

افشاے راز کے نقصانات: ۱۴۷
۱- بلاضرورت افشاے راز ناکامی کا سبب ہے ۱۵۲
۲- بلاضرورت راز کی بات بتانا ندامت کا سبب ہے ۱۵۲
۳- مصلحت کے بغیر راز فاش کرنا محرومی اور لوگوں میں بے اعتمادی ۱۵۳
۴- بلا مصلحت وضرورت افشاے راز دشمنی اور نفرت کا سبب ہے ۱۵۴
افشاے سر کے اسباب ۱۵۵

تیسری فصل

جرم افشاء کی بنیادیں ۱۵۷
(الف) جرم کا رکن مادی ۱۵۷
(ب) جرم کی معنوی بنیاد ۱۶۱
اضرار کا ارادہ ۱۶۱
افشاے راز کے جرم پر خطا کا اثر ۱۶۲
افشاے راز پر نسیاں کا اثر ۱۶۴
افشاے راز پر اکراہ کا اثر ۱۶۴

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل

حیثیت شرعی افشاء راز بدون ضرورت و مصلحت ۱۶۸

پانچویں فصل

راز افشاء کرنے والے کی سزا ۱۷۲
افشاء راز جرم شمار کرنا ۱۷۲
افشاے راز کے بارے میں: " لا جريمة ولا عقوبة إلاّ بنص في التعزير " والے قاعدے کی تطبیق ۱۷۴
(۱) وعظ، تہدید، کوڑے مارنا یا مار پیٹ کی سزائیں ۱۷۸
(۲) ڈانٹ ڈپٹ کی سزا ۱۸۰
(۳) قید و بند ۱۸۱
(۴) قتل ۱۸۱
(۵) مالی سزائیں اور حصولِ ہرجانہ ۱۸۲
افشاے راز کے جرم کی سزا ۱۸۳
(۱) تعزیر بالقتل ۱۸۳
قتل کے علاوہ دوسری تعزیرات ۱۸۶
قید و بند کے ساتھ دوسری سزا کا ملاپ ۱۸۸
افشاے راز کے جرم میں کوڑوں کی سزا ۱۸۸
کوڑا زنی کے ذریعے تعزیر ۱۸۹
افشاے راز کے جرم میں جلاوطنی ۱۹۲
حضرت عمرؓ کا اثر ۱۹۲
نوکری سے معزولی و محرومی ۱۹۵
اسرار زوجیت کے افشاء میں شوہر کا اپنی بیوی کو تادیب ۱۹۶
افشاے راز میں مالی سزا ۱۹۷

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اکراہ، خطا اور نسیان کی حالت میں تاوان ۲۰۰
راز کی حفاظت طبعاً مشکل کام ہے ۲۰۳
راز کی حفاظت کرنا مال کی حفاظت کرنے سے زیادہ مشکل ہے ۲۰۶
راز کی حفاظت ہاتھ میں چنگاری لینے سے زیادہ سخت ہے ۲۰۷
مال کی حفاظت کرنے والے بہت ہیں اور راز کی حفاظت کرنے والے کم ہیں ۲۰۸

چھٹی فصل

بلا مصلحت وضرورت افشاے راز جہلاء کی صفت ہے ۲۱۰
اپنا راز بیان کرنا ضعیف مرد، عورتوں، اور بچوں کی صفت ہے ۲۱۱

ساتویں فصل

راز افشاء کرنے کی اسباب ۲۱۳
تین حالتوں میں انسان سے راز بہت زیادہ افشاء ہوتا ہے ۲۱۵
کسی خاص وعام کو بلا ضرورت ومصلحت راز نہیں بتایا جاتا ۲۱۶

آٹھویں فصل

وہ احوال جن میں افشاے راز جائز ہے: ۲۱۸
(۱) شہادت ۲۱۹
شہادت اور افشاے راز کا باہمی تعلق ۲۱۹
مسئلہ: شوہر اور بیوی کے درمیان اسرار، اس میں ایک کو جائز ہے کہ قاضی ۔۔۔ ۲۲۱
(۲) پیدائش ووفات کا اعلان واظہار ۲۲۵
(۲) پیدائش کے بارے میں اعلانات ۲۲۶
(۳) وفات کے بارے میں اعلان ۲۲۸
(۴) زکوٰۃ کی وصولی ۲۳۲
(۵) گواہوں اور راویوں کی جرح ۲۳۴
(۶) فتویٰ طلب کرنا ۲۳۸
(۷) صاحب راز کی افشاء پر رضامندی ۲۴۰

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہلی صورت خود اپنی رازوں کا اظہار	۲۴۱
(الف): اقرار کے ذریعے راز کا افشاء	۲۴۱
(ب): اخبار کے ذریعے سے افشائے راز	۲۴۳
دوسری صورت صاحب سر کا اپنے اسرار کے افشاء پر رضامندی	۲۴۴
افشائے راز میں مُجاز شخص کی ذمہ داریاں	۲۴۷
افشائے راز پر رضامندی کے شرائط	۲۴۸
(۸) مشورے کے لیے راز شوریٰ پر ظاہر کرنا	۲۵۰
امراء اور حکام کے لیے مشورے کا اہمیت	۲۵۳
(۹) ضرورت اور مصلحت کے وقت راز افشاء کرنا	۲۵۴
(۱۰) محتسب اور اسرار	۲۵۵
صاحب راز کی وفات	۲۵۶
کسی کی وفات کے بعد اس کے راز کا اظہار اور اس کی شرعی حیثیت	۲۵۷
وفات کے بعد راز کا اظہار، اقسام اور احکام	۲۵۸
(۱۱) عام مصلحت کے لیے افشائے راز، اور اس کے اقسام	۲۶۰
(۱) متعدی امراض کے بارے میں ابلاغ	۲۶۰
(۲) جھوٹے گواہ کی تشہیر	۲۶۰
(۳) بدعتی لوگوں اور گمراہ کن تصانیف کی تشہیر	۲۶۲
اجتماعی مصالح کی خاطر مخالفین کے رازوں کو بیان کرنا	۲۶۳
رسول اکرم ﷺ اور اجتماعی مصالح کی اہمیت	۲۶۵
صحابہ کرامؓ اور اجتماعی مصلحتوں کا اہتمام	۲۶۶
حضرت عمیرؓ کا واقعہ	۲۶۷
راز اگلوانے کا طریقہ	۲۶۹
نااہل کو راز بتانا جہالت ہے	۲۷۰
نااہل اور جاہل لوگوں کو راز ظاہر کرنے والے کے لیے موت بہتر ہے	۲۷۱

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نویں فصل

راز کے طلب گار کو راز نہیں بتایا جائے گا ۲۷۳
بہت زیادہ لوگوں کو راز بتانا مناسب نہیں ہے ۲۷۴

دسویں فصل

نااہل کو راز کہنا انسان کی ہلاکت اور اپنی مقصود سے محرومی کا سبب ہے ۲۸۰
بحث اور موضوع کا خلاصہ ۲۸۳
رسالے کے مصادر و مآخذ ۲۸۴
الأربعین الحقانیۃ ۲۹۷

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْإِهْدَاء

إلى قَائِدِالْمُجَاهِدِيْن الصادقين ، وإمام المهاجرين الشاكرين،
وقدوة العلماء المخلصين الذي بعثه الله رحمةً للعالمين ،
النبي الأمي الأمين ، وإلى أتباعه الهداة المهتدين، ومَن سار
على دربه إلى يوم الدين ، وإلى الوالدين الكريمين،
والأساتذة الموقرين، والأولياء الصالحين،
وإلى كل مَن بذل جهده، وقدّم نفسه
لإعلاء كلمة الله إلى يوم الدين ،
أوصلهم الله إلى غاية ما يتمنونهم أجمعين آمين
ثم آمين يا أرحم الراحمين

المؤلف :

عبدالباقي الحقاني

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اکابر علماء کی تقاریظ وتأثرات:

۱۔ کلمۃ سماحۃ الإمام المحدث الشیخ سلیم اللہ خان الموقر حفظہ اللہ

۲۔ فقیہ العصر محدث کبیر عارف باللہ حضرت مولانا مفتی محمد فرید (نور اللہ مرقدہ)

۳۔ استاذ العلماء شیخ الحدیث والمجاہد الکبیر مولانا سید شیر علی شاہ المدنی مدظلہ العالی

۴۔ برکۃ العصر المحدث الکبیر حضرت مولانا محمد حسن جان المدنی (نور اللہ مرقدہ)

۵۔ برکۃ العصر بقیۃ السلف شیخ الحدیث مولانا محمد مطلع الأنوار مدظلہ العالی

۶۔ بقیۃ السلف فقیہ العصر شیخ القرآن والحدیث مولانا حمد اللہ جان مدظلہ العالی

۷۔ أفضل المحققین وعمدۃ المدققین شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ مدظلہ العالی

۸۔ فقیہ العصر شیخ الحدیث مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی

۹۔ برکۃ العصر بقیۃ السلف شیخ التفسیر والحدیث مولانا امان اللہ مدظلہ العالی

۱۰۔ کلمۃ سماحۃ الشیخ القاضی فضل اللہ حفظہ اللہ ورعاہ

۱۱۔ برکۃ السلف أستاذ العلماء شیخ القرآن والحدیث مولانا نور الہادی دامت برکاتہ

۱۲۔ بقیۃ السلف العالم الزاہد استاذ العلماء وولأ ولیاء عارف باللہ حضرت مولانا عبد السلام (نور اللہ مرقدہ)

۱۳۔ بقیۃ السلف، العالم الزاہد، استاذ العلماء وولأ ولیاء مولانا سید محمود دامت برکاتہ

۱۴۔ برکۃ العصر بقیۃ السلف عارف باللہ مولانا عزیز الرحمٰن دامت برکاتہ

۱۵۔ بقیۃ السلف العالم الزاہد أستاذ العلماء وولأ ولیاء حضرت شاہ نفیس حسینی (نور اللہ مرقدہ)

۱۶۔ جامع المعقول والمنقول مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی صاحب مدظلہ العالی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقريظ

كلمة سماحة الإمام المحدث الشيخ سليم الله خان الموقر - حفظه الله -

رئيس وفاق المدارس العربية والجامعات الإسلامية بباكستان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ، والعاقبة للمتقين ، والصلاة والسلام على سيد الأمناء – أعني – الأنبياء والمرسلين ، وعلى آله وصحبه أجمعين . وبعد !

فإن السرَّ أمانة والرسول ﷺ صرَّح بعدم الإيمان لمن لا أمانة له ، كما عدَّ ﷺ الخائن في الأمانة من المنافقين ، والله سبحانه وتعالى أمر بتأدية الأمانات إلى أهلها.

ومن المعلوم لدى أهل العلم والفضل أن سيدنا جبريل عليه السلام لُقِّب ب:الأمين،لأنه أمين الأسرار بين الله عزوجل وبين الأنبياء والمرسلين – عليهم الصلوات والتسليمات –.

فانطلاقاً من هنا يجب أن نعرف نحن المسلمين أن حفظ السر مرتبط بالإيمان من حيث أنه أمانة ، ويجب الأخذ بها ، وإفشاء الأسرار لغير أهلها أو دون مقامها وموضعها خيانة كبرى، يجب الاحتراز منها.

ومن المؤسف جداً أن الأمة الإسلامية بالأخص والمجتمع البشري بالعموم يقصرون في هذه الآونة الأخيرة في شأن حفظ الأسرار ، ناهيكم مثالاً في ضياع

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هذه الأمانة الصحفي الأسترالي ' جولين أسانج ' المؤسس لموقع ' ويكى ليكس ' الذي قام بإفشاء الأسرار المخفية للدول والرؤساء والوزراء ومنظمة الأمم المتحدة ، والمنظمات والهيئات الدولية في الشهور الماضية والذي تسبب عن خلافات ونزاعات وعداوات بين الدول ، وسوء التفاهم وإساءة العلاقات البينية شرقاً وغرباً، وشمالاً وجنوباً.

فهذا كله إن دلَّ على شيء فإنما يدُلُّ على حفظ الأسرار، وعدم إفشائها لغير أهلها بالتأكيد.

و لخطورة حفظ الأسرار كالأمانات قام الشيخ الفاضل المُوفق مِن اللّٰه عبدالباقي الحقاني بكتابة وتصنيف رسالة مستقلة ، متوسطة الحجم في هذا الموضوع، فأحسن وأجاد، وهو من أحسن المألفات المعنية بهذا العنوان.

وملأ الشيخ بهذا الكتاب الفراغ الذي كان بأمس حاجة للامتلاء عند الأمة الإسلامية ، والمجتمع الدُولي فيما نظن .

ونسأل اللّٰه تعالى أن ينفع به العالمين ، وأن يجعله في ميزان حسنات المؤلف يوم لاينفع مال ولابنون إلّا من أتى اللّٰه بقلبٍ سليم .

سليم اللّٰه خان

رئيس الجامعة الفاروقية بكراتشى

۸ جمادى الأولى ۱۴۳۲ھ ۱۲ مئى ۲۰۱۱

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقریظ:

فقیہ العصر محدث کبیر عارف باللہ حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب دامت برکاتہم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى . اَمَّا بَعْدُ !

مولوی عبدالباقی حقانی صاحب نے یہ رسالہ: ((حفظ الأسرار و إفشاؤها في الشريعة الإسلامية)) جو ایک اہم موضوع پر لکھا گیا ہے، قرآن، حدیث، مفسرین، اور فقہاء کرامؒ کے اقوال کی روشنی میں مرتب کیا ہے۔ اس رسالہ میں مجلس کے آداب اور اس کے متعلقات کی رعایت رکھنے پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو تمام عالم کے لیے نافع بنادے اور اللہ تعالیٰ اس کے نفع کو عام کردے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

محمد فرید عفی عنہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقریظ:

استاذ العلماء شیخ الحدیث والمجاہد الکبیر مولانا سیّد شیر علی شاہ المدنی مدظلہ العالی أستاذ الحدیث بجامعۃ دار العلوم الحقانیۃ اکورہ خٹک

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلاۃُ والسلامُ علٰی سیدنامحمد أشرف المرسلین و خاتم النبیین وعلٰی آلہٖ وأصحابہٖ أجمعین ومن تبعھم بإحسانٍ إلی یوم الدین. أمابعد!

فقدأتاح اللّٰہ جَلَّ جَلَالَہٗ لي الاطلاع علٰی کتاب((حفظ الأسرار وإفشاؤھافي الشریعۃ الإسلامیۃ)) الذي قام بتألیفہ أخونا العالم الفاضل النبیل، والمجاھد الجلیل عبدالباقي الحقاني حفظہ اللّٰہ ورعاہ ،ففرحت بمطالعتہ غایۃ الفرح ، وقد وفقہ اللّٰہ توفیقاًعظیماًوفتح علیہ فتحاًمبیناًحیث اختارموضوعاً جوھریّاً تحتاجُ إلیہِ الأمّۃُ المسلمۃ في الظروف الراھنۃ،وبذل في جمع المسائل النَّفِیْسَۃ ونظم الدّرر الفریدۃ في سلک التصنیف جھوداً مشکورۃ مأجورۃ ، واقتطف ثمرات البحوث القیّمۃ من المصادرالموثوقۃ والمراجع المعتمدۃ ، و رتبھا ترتیباًأنیقاً بملکتہ القویّۃ الراسخَۃ في فن التألیف ،وإنني مسرورٌجداً بأن أصرح أن الشیخ عبدالباقي أَلیفُ القلم والبیان کماھوحلیفُ السیف والسنان ، واللّٰہَ أسأل أن یتقبّل ھذہ الجھودالجھادیّۃ ،وینفع بھاالأمۃ المحمدیۃ أنہ سمیع مجیب الدعوات ،وصلی اللّٰہ تعالی علی أشرف رسلہ،وخاتم أنبیائہ وَعلی آلہ و أصحابہ أجمعین الطیبین الطاھرین . کَتَبَہٗ شیرعلي شاہ

خادم الطلباء بجامعۃ دارالعلوم الحقانیہ اکورہ خٹک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقریظ:

برکۃ العصر المحدث الکبیر حضرت مولانا محمد حسن جان المدنی

(نور اللہ مرقدہ)

شیخ الحدیث بجامعۃ امداد العلوم الاسلامیہ بشاور۔ صدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدُ للّٰہ والصلوٰۃ والسلامُ علیٰ سیدنا رسول اللّٰہ نبینا ومولانا محمد و علی آلہ وصحبہ ومَن والاہ وعلی مَن سارَ علی مسیرھم في شؤون حیاتہ وھواہ، وبعد!

فَقَدْ جوّلتُ نظري الفاتر علی عجلۃ المستوفز في کتاب أخینا في اللّٰہ مولانا عبدالباقي الحقاني في موضوع حفظ الأسرار.

فسررتُ بماشاھدتُ فیہ من المسائل المھمۃ وأقوال الأئمۃ حول أھمیۃ موضوعہ.

فجزاہ اللّٰہ تعالی علی ھذا العمل المنیف جزاءً جمیلاً، وجعلہ وسیلۃ لنجاح الأمۃ في أھدافھا السامیۃ وھو الموفّق والمعین.

أخوھم في اللّٰہ محمد حسن جان

غفرلہ ولأبویہ بشاور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقریظ:

برکۃ العصر بقیۃ السلف شیخ الحدیث مولانا محمد مطلع الأنوار مدظلہ العالی فاضلِ دیوبند

أستاذ الحدیث بدار العلوم ہدایت الإسلام تخت آباد پشاور

اَلْحَمدُ للّٰہ و کفیٰ ، وسلام علی عبادہ الذین اصطفی . أما بعد !

خالق کائنات نے تمام مخلوقات پیدا کیے ان میں بعض نفع بخش اور بعض مضر ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ مضر چیزوں سے انسان بچ جائے اور مفید چیزوں سے فائدہ اٹھائے اور یہ کام بعض لوگ فطرت وطبیعت کی وجہ سے کرتے ہیں جیسا کہ بعض نباتات میں یہ مشاہدہ کیا جاسکتا ہے اور بعض اس کو خداداد شعور کے ذریعے حاصل کرتے ہیں اور یہ ہم حیوانات میں دیکھ سکتے ہیں لیکن ان میں جو ذوی العقول، مکلف، اور اشرف المخلوقات ہیں انکو ان دونوں فوائد کے حصول کے لیے علم اور عقل کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی نے انسان کو پانچ حواس ظاہرہ اور پانچ حواس باطنہ دیئے ہیں۔ قوت عاملہ یا مدرکہ کو ان پر حاکم بنایا ہے اور حواس معلومات حاصل کرتے ہیں اگر حواس کام چھوڑ دیں تو پھر عقل کی معلومات کا مرحلہ آجاتا ہے، اگر عقل بھی کام چھوڑ دے تو پھر اللہ تعالی نے وحی کا سلسلہ جاری فرمایا۔ اس سے تب ہی معلومات حاصل ہوسکتی ہیں جب عقل اور حواس ماند اور عاجز ہو جائیں۔ اور اگر اسباب اور ذرائع بھی بعض اوقات کام دے تو ایک اور ذریعہ بھی ہے جس کو امتحان اور تجربہ کہتے ہیں۔ اب اللہ تعالی نے تمام کائنات کو انسان کے فائدہ کے لیے تخلیق کیا ہے اور انسان کو آخرت کے لیے پیدا کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضور اقدس (ﷺ) نے فرمایا ہے :

(إنما الدنيا خلقت لكم ،وأنتم خلقتم للآخرة . الحديث)

کہ دنیا کی چیزوں سے طاقت حاصل ہوجائے اور یہ طاقت پھر آخرت کے کام میں صرف ہوجائے اور کامیابی حاصل ہوجائے۔اس دارالاسباب میں کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ اسکو اختیار کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے مثلاً کسی کام کے لیے مضبوط قوت ارادی، استعانت باری تعالی اور خلوص نیت وغیرہ۔ان اسباب میں ایک سبب اور بھی ہے کہ اسکی اہمیت' حواس' عقل' وحی جلی اور وحی خفی سے ثابت ہے، جو راز کو پوشیدہ رکھنا اور اس کا اظہار نہ کرنا ہے جیسا کہ کہا گیا ہے:

کسی کو راز مت کہنا اگر دنیا میں رہنا ہے
نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گل بیکار ہوتا ہے

اسی سلسلہ میں مولوی عبدالباقی حقانی نے جو رسالہ: ((حفظ الأسرار و إفشاؤها في الشريعة الإسلامية)) کے نام سے تحریر کیا ہے اور اس موضوع کی اہمیت کو مدلل طریقے سے ثابت کیا ہے اور موضوع کی وضاحت کے لیے جو محنت دلائل اور ترغیبات کے سلسلے میں کی گئی ہے، وہ رسالہ کے مآخذ سے ظاہر ہوجاتی ہے، نادر مراجع، بے پناہ قوت اس میں صرف کی گئی ہے کہ یہ ہر کس وناکس کا کام نہیں۔ میں نے اس کو بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے میں نے اپنی ناقص عقل کے مطابق اس میں کوئی کمی محسوس نہیں کی۔جس مقصد کے لیے یہ رسالہ لکھا گیا ہے اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مقصد حاصل ہوجائے اللہ تعالی اس کو قبولیتِ عامہ بخش دے اور دنیا وآخرت میں مولانا موصوف کو اجرِ جزیل عطاء فرمائیں۔ (آمین)

مطلع الأنوار

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقریظ:

بقیۃ السلف فقیہ العصر شیخ القرآن والحدیث مولانا حمداللہ جان المظاہری دامت برکاتہ

شیخ الحدیث بجامعہ مظہر العلوم داجی

الحمدللّٰہ وکفی ، وسلام علی عبادہ الذین اصطفی . أمابعد :

فَقَدْ طالعتُ کتاب :((حفظ الأسرار و إفشاؤها في الشريعة الإسلامية)) من فیوضات مولانا عبدالباقي الحقاني سلمه اللّٰه تعالی فوجدته مطابقاً لأصول الدین،مفیداً للمستفیدین،جعل اللّٰه تعالی سعیه مشکوراً ،وجعل کتابه مقبولاً بین العلماء والطلباء .

آمین آمین لا أرضی بواحدة ☆ حتی أضم إلیها ألف أمینا

العبدالأواّه حمداللّٰه الداجوي بقلمه

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تقریظ:

أفضل المحققین وعمدۃ المدققین شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب مدظلہ العالی

أستاذ الحدیث بدار العلوم الحقانیہ أکورہ خٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ الذي خلق الجن والبشر، ودبّر الخلق وقدّر، خلقنامن نفس واحدۃ، وخلق منها زوجها،وبث منها الأنثى وخلق فى خلقه منافع وحِكما و أسرارا لاتعدّ ولاتحصر،وصلى اللّٰہ على خير خلقه محمد وآله وصحبه مادار الفلک المدوّر.

أمابعد : فإن الأخ في اللّٰہ حضرة العلامة عبدالباقي الحقاني بذل جهده فى توضيح موضوع : ((حَفْظُ الْأَسْرَار)) وتحقيقه ،واهميته ،واخذه من الكتاب وسنة سيد الأبرارفاجاد وأحسن ،وللّٰہ دره ،واسئل اللّٰہ تعالى أن ينفع به المؤمنين والمؤمنات ،ويجعل سعيه مشكوراً ،وذخراً له في القيامة .

آمين

ويرحم اللّٰہ عبدا قال : آمينا.

وأناالعبدالأحقرمغفوراللّٰہ

أستاذالحديث بدارالعلوم الحقانيه أكوره ختک

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تقریظ :

فقیہ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ عثمانیہ پشاور صدر

باسمہ تعالیٰ

برادرم محترم حضرت مولانا عبدالباقی حقانی کی علمی اور تحقیقی تالیف: ((حفظ الأسرار و إفشاؤها في الشريعة الإسلامية)) کے چیدہ چیدہ مقامات دیکھنے کا موقعہ ملا بحمداللہ آپ نے اس اہم موضوع پر بڑی عرق ریزی سے علمی مواد چن چن کر اکھٹا کیا ہے۔ موصوف خود کئی اہم رازوں کے امین ہیں اس لئے کسی بھید اور راز کے افشا کرنے پر جن مفاسد اور مشکلات کا ادراک آپ کو ہے عام قاری اس سے یقیناً ناواقف ہے۔ اس حوالہ سے موصوف کی یہ کتاب فرمودات نبوی کی تصدیق اور عملی مشاہدہ کا بیّن ثبوت ہے جس سے منصب نبوت کی عظمت اجاگر ہوتی ہے۔

تحقیق کے حوالہ سے کتاب میں یہ خوبی بھی پائی جاتی ہے کہ حوالہ دیتے وقت ماخذ ومراجع کا خاص خیال رکھا گیا ہے، اس لئے اگر ایک شخص اصل ماخذ تک جانا چاہے تو آسانی سے ہر مقصد حاصل کرسکتا ہے اور اصل مراجع تک رسائی سے قاری پر علم کے نئے گوشے کھل سکتے ہیں۔ موصوف کی اصل تصنیف عربی میں تھی جس سے استفادے کا دائرہ محدود تھا۔ اردو زبان کے اہل علم حضرات کے استفادے کے لیے مولانا شاہ اورنگزیب صاحب نے اردو ترجمہ کرکے ایک اہم کارنامہ سرانجام دیا۔ صاحب کتاب اور مترجم کی محنت یقیناً قابل تحسین ہے۔ دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ موصوف کی یہ محنت اپنی رضا کا ذریعہ بنادے اور مزید خدمتِ دین کی توفیق سے نوازے۔ آمین

غلام الرحمٰن عفی عنہ ۱۷/۱/۱۴۲۶ھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقريظ :

بركة العصر بقية السلف شيخ التفسير والحديث مولانا امان الله مدظله العالي

سابق شيخ الحديث جامعہ إمداد العلوم صدر

بسم الله الرحمن الرحيم

تقدم إليّ بعض أحبائي رسالة مسماة ب "حفظُ الأسرار وإفشاؤها في الشريعة الإسلامية" للأخ المحترم الشيخ عبدالباقي الحقاني، فنظرتُ فيها فإذا هي مملوءة من الأحاديث المستندة في الموضوع المتعين، و أقوال العلماء المعتمدة عليهم بحيث يرغب الناظر بالتقوى، وحفظ الأسرار.

والله أسأل أن ينفع به الطالبين، وأن يجعله أثراً باقياً في الآخرين، وجزى الله المؤلف العلام حيث بذل جهوده المتواصلة في إخراج الأحاديث المباركة من الكتب المختلفة واشتد إليه مسيس الحاجة.

ولله در المترجم مولانا محمدجان الحقاني حيث ترجم هذا الكتاب القيم، وأهدى إلى من له صلة، وبذلك يستحق جزيل الشكر من العامة والخاصة، شكر الله جهده، وبارك في علومه.

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد، وآله وأصحابه أجمعين

هذه سطرات قليلات من جانب أمان الله

۲۳/۱۰/۱۴۲۶ھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقريظ:

سماحة الشيخ القاضي فضل الله

حفظه الله ورعاه

نحمده ونصلي على رسوله الكريم . وبعد !

فقد طالعت الكتاب : حفظ الأسرار و إفشاؤها في الشريعة الإسلامية ، الذي ألفه الأخ الكريم السيد : عبدالباقي الحقاني مِن عدة مواضع فوجدته كتاباً مفيداً نافعاً في موضوعه ، وقد ألف الأخ الموصوف قبل ذلك كتابه الوقيع في السياسة والدولة ونظام الحكم باللغة العربية وقد ترجم إلى الأردوية والفارسية و ....، كذلك وكان كتاباً ثميناً جداً كذلك .

وهذا الكتاب هو الكتاب الذي يتعلق بموضوع مهم فقد قالوا : مَن كَتَمَ سرّه وصل مراده ، وكان رسول الله ﷺ يكتم أسراره كذلك وخاصة التي تتعلق بالدولة والرياسة والسرايا والغزوات فقد وصل إلى جوار مكة واشعل النيران في الصحراء وظنه أبوسفيان كأنهم خزاعة ، فقال له العباسؓ : لا ، بل رسول الله ﷺ وأصحابهؓ ، و أخبر الرسول ﷺ حذيفة بن اليمان بأسماء المنافقين أن لا يخبر أحداً فلم يفشه حذيفة حتّى مات ، والمرءة التي جاءت مِن مكة إلى رسول الله ﷺ تستعينه وأعانها الرسول ﷺ وأعطاها حاطب بن أبي

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بلتعةٌ مكتوباً كي تذهب به إلى مكة فأمر الرسول علياً أن يعاقب المرءة ويقدّد المكتوب كي يبقى السرّ سرّاً .

ويا للأسف فإن في باكستان هناك أناس تحتهم نساء من دول أخرى وهم على مناصب حساسة ولا تجيز القوانين مثل هذا الزواج لمثل هؤلاء ولكن أين تطبيق القوانين .

و قد أمر عمرؓ عُماله و وُلاته أن يطلقوا نسائهم الأجانب لئلا يفشي السرّ بطريق أو بآخر .

فالمصنف قد بذل جهده إلى الحد الأقصى فجزاه الله الجزاء الأوفىٰ والله يقول الحق وهو يهدي السبيل .

وأنا القاضي فضل الله

من بلاد كيلي فورنيا امريكا

حال نزيل باكستان

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تقريظ :

بركة السلف أستاذالعلماء شيخ القرآن والحديث

مولانا نورالهادی دامت برکاتہ

مهتمم وشيخ التفسير دارالعلوم

تعليم القرآن شاه منصور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى وبعد !

فقد سرحْت النظر في بعض مضامين الرسالة المسماة ب : "حفظُ الأسرار وإفشاؤهافي الشريعة الإسلامية "التي ألفهاالعالم الجليل والمجاهد الكبيرمولانا عبدالباقي الحقاني ، حفظه الله ورعاه .

ولله دره حيث اختارموضوعاًلم يسبق إليه أحد من العلماء الراسخين،و ابتكرفأجادوأحسن وتحتاج إليه الأمة المسلمة من الخواص والعوام في الحيٰوة الانفرادية والاجتماعية مستضيئاًمن ضوء القرآن وسنة سيّد الأبرار (ﷺ)، وسيرالخلفاء الراشدين،وأقول لبلغاء، والشعراء، و الحكماء،والأمراء

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الإسلاميينّ وأوضح أهيمة حفظ السروفوالده،وأضرارَ إفشاء السر،وموضوع حفظ السرأهمّ لكل من الرجال والنساء والتابع و المتبوع والحاكم والمحكوم في السفروالحضروبدونه لايمكن الوصول إلى قضاء الحوائج كماقال عليه الصلوة والسلام :

((استعينواعلى قضاء الحوائج بالكتمان فإن كل ذي نعمة محسود)) .

فالضروري لكل من الخواص والعوام والحُكّام والمحكومين أن يستفيدوامن هذهالرسالة ويعملون بمضامينهافي الحيوٰة الفردية والإجتماعية والله تعالى أسأل أن يتقبل جهوده ويرزقه مزيدالتوفيق .

ولله درالمترجم مولانا محمد جان الحقاني حيث ترجم هذه الرسالة القيّمة واسعي بهاحاجة مَن لايستفيد من العربية.

وبذلك يستحق جزيل الشكر،شكرالله جهدَه ورزقه مزيدَالتوفيق وهو الموفق المعين .

وصلى الله تعالى على خيرخلقه محمدوآله وأصحابه أجمعين

نورالهادي

خادم القرآن شاه منصور

۱۶ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقریظ:

بقیۃ السلف العالم الزاہد استاذ العلماء والأولیآء عارف باللہ حضرت مولانا عبدالسلام صاحب (نوراللہ مرقدہ)

(پیرسباق)

الحمدللّٰہ رب العالمین، والصلوۃ والسلام علی خاتم الانبیآء وسید المرسلین، سیدنا وشفیعنا محمد وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین.

أما بعد:

ہمارے مخلص اور ہمارے دوست محترم مولانا عبدالباقی حقانی صاحب نے تعلیمات نبوی (ﷺ) سے متعلق بہت علمی اور تحقیقی مضامین: "حفظ الأسرار وإفشاؤھا في الشریعة الإسلامیة" کے عنوان کے تحت جمع کیے ہیں۔ اکثر مضامین قرآن مجید کی آیات، معلم کائنات (ﷺ) کی أحادیث مبارکہ اور دوسرے مستند حوالوں سے مزین ہیں اللہ تعالی اس کتاب کو مسلمانوں کے لیے نافع اور محترم حقانی صاحب کے لیے وسیلۂ نجات وفلاح بنادے۔

(آمین)

وصلی اللّٰہ علی سیّدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وأصحابہ وأتباعہ أجمعین

عبدالسلام عفی عنہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقریظ:

بقیۃ السلف، العالم الزاہد، أستاذ العلماء ولاأ ولیاء المجاہد الکبیر مولانا سید محمود دامت برکاتہ (دیر)

الحمد لله الذي فضل بني آدم بالعلم والعمل على جميع العالَم ، والصلوة و السلام على محمد سيد العرب و العجم ، و على آله وأصحابه ينابيع العلوم و الحِكَم ، أمابعد !

فقد درتُ نظرى على عدة مواضع من كتاب : "حفظُ الأسرار وإفشاؤها في الشريعة الإسلامية" الذي ألفه الأخ العزيز الفاضل النبيل الشيخ : عبدالباقي الحقاني ففرحتُ جداً بماطالعتُ فيه من المسائل ، وأقوال الأئمة العظام ، ووجدتُه مدللاً كافياً حول أهمية موضوعه .

ويحتاج إليه كل من آمن بالله واليوم الآخر لاسيّما الذين يجاهدون في سبيله، ويريدون أن يكونوا أمام أعداء الله ورسوله كأنّهم بنيان مرصوص، ولله در الأخ المحترم مولانا محمد جان الحقاني حيث بذل جهوده بترجمة هذا الكتاب القيّم، و بذلك يستحق جزيل الشكر، والله أسأل أن يتقبل جهوده، و يجعل له ذخراً ليوم المعاد. وماذلك على الله بعزيز وصلى الله على سيدالأنبياء والمرسلين ، وعلى آله وصحبه أجمعين

أحقر العباد سيدمحمود صندلى عفى عنه

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقریظ:

برکۃ العصر بقیۃ السلف عارف باللہ مجاہد کبیر حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب دامت برکاتہ

خلیفہ مجاز برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی (نوراللہ مرقدہ)

الحمدللّٰہ رب العالمین،والصلوۃ والسلام علی سیدالرسل خاتم النبیین ، وعلی آلہ وأصحابہ الطیبین الطاھرین ،ومَن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین .

أما بعد :

اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَة)اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ ہر عمل اور قدم میں امام الانبیآء والمرسلین فداہ امی وابی وروحی (ﷺ) کا نمونہ ضروری ہے صحابہ کرامؓ ہر میدان میں کامیاب وکامران تھے اس لئے کہ انکا بھی اسوۂ حسنہ پر عمل تھا اور جب امت مسلمہ نے انفرادی اور اجتماعی کاموں میں اسوۂ حسنہ پر عمل کیا ہے تو کامیابی نے انکے قدم چوم لئے اور جب سے کوتاہی ہوئی ہے تو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ضروری ہے کہ ہر میدان اور ہر کام میں امت اپنے پیارے نبی (ﷺ) کی کامل تابعداری کرے تاکہ کامیاب وکامران ہوجائے۔تعلیم ہو یا جہاد حکمرانی ہو یا زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو اس قرآنی نسخہ کیمیا پر عمل کریں، بہت خوشی ہوئی کہ جب میں نے محترم عظیم مجاہد اور فاضل بھائی مولانا عبدالباقی حقانی کا رسالہ:

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

"حفظ الأسرار وإفشاؤها في الشريعة الإسلامية" دیکھا.

الحمدللہ یہ کتاب اس موضوع پر خاص اہمیت کی حامل ہے اور بہت اہم تحریر ہے مولانا موصوف کو اللہ تعالی نے جہادی، تعلیمی اور تصنیفی میدان میں بہت قابلیت عطاء فرمائی ہے شوق ومحبت کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اگرچہ استاذ گرامی مجاہد کبیر شیخ الشیوخ حضرت اقدس مولانا سید شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم کے تحریر کی بعد کچھ لکھنا مناسب نہیں مگر حصول سعادت کے لیے بندہ نے یہ چند جملے تحریر کئے ہیں۔

اللہ تعالی سے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالی اس کتاب کو تا قیامت شرف قبولیت عطاء فرمائیں اور امت محمدیہ علی صاحبها ألف ألف تحية کو عمل کی توفیق عطاء فرمائیں اور جس مقصد کے لیے یہ کتاب کی لکھی گئی ہے اس مقصد کو اللہ تعالی پورا فرمائے۔

(آمین)

فقیر محمد عزیز الرحمٰن ہزاروی حقانی

۱۱ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقریظ:

بقیۃ السلف العالم الزاہد أستاذ العلماء والأولیآء عارف باللہ

حضرت شاہ نفیس حُسینی (نوراللہ مرقدہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبیّ بعدہ.

پیش نظر رسالہ:"حفظُ الأسرار وإفشاؤھا في الشریعة الإسلامیة " کی تحسین جید علمائے کرام نے فرمائی ہے۔ بندہ بھی ان کی تائید میں یہ چند سطور لکھ رہا ہے۔ اللہ تعالی اس رسالہ کی افادیت کو عام فرمائے اور اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین ثم آمین

احقر نفیس حُسینی

۱۸ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقریظ:

جامع المعقول والمنقول مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی صاحب مدظلہ العالی

مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لانبى بعده .

زیرنظر مختصر کتاب اسرار اور راز کی حفاظت اور اس کے کتمان کے متعلق انتہائی جامع اور نافع کتاب ہے۔اور ہر لحاظ سے اپنے موضوع پر محتوی ہے۔جس میں قرآن وحدیث کے حوالہ جات کے علاوہ دیگر علماء، فضلاء، ادباء، شعراء اور حکماء کے اقوال جمع کردئے گئے ہیں۔فاضل مؤلف نے ہزار ہا صفحات کا مغز اور نچوڑ اس کتاب میں پیش کیا ہے اور انتہائی عرق ریزی وجانفشانی سے موضوع کے متعلق ایسا مواد فراہم کیا ہے کہ اس پر مزید اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔

فجزاه الله عنا وعن جميع المسلمين .

لفظ سر اور راز ہمارے روزمرہ محاورات وگفتگو میں بکثرت مستعمل ہے اور اپنے مصداق کے لحاظ سے جس طرح پر ہیبت ہے اسی طرح لفظی اعتبار سے انتہائی پرشکوہ ہے۔لیکن راز کی حفاظت بہت ہی مشکل اور از حد سخت کام ہے۔اسی وجہ سے عاقل اور دانا شخص اول تو کسی کو راز افشا نہیں کرتا اور اگر کرتا بھی ہے تو انتہائی معتمد اور امین دوست کو تاکہ اس کے لیے مشکلات پیدا نہ ہوجائیں ۔پھر بھی اگر دوست کو بھی کوئی شخص افشائے راز کرتا ہے تو اظہار سے پہلے ایک بار سوچ لے کیونکہ یہ تیر جب کمان سے نکل جائے تو اس کی واپسی مستبعد ومحال ہے اور بے احتیاطی کی صورت میں تمام عمر پچھتانا پڑتا ہے۔

؎ ۔۔۔ لمحوں نے خطا کی صدیوں نے سزا پائی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

؎ کسی کو راز مت کہنا اگر دنیا میں رہنا ہے یہ دنیا خود نقارہ ہے تجھے بدنام کردے گی

منصور حلاج کا مشہور واقعہ ہے جب اس نے اپنے سینے کا راز آشکارا کیا تو انجامِ کار سردار پہنچا۔اسی وجہ سے ہماری پشتو زبان کے مشہور بزرگ صوفی شاعر عبدالرحمٰن باباؒ فرماتے ہیں:

اگر کبک (پرندہ) جابیجانہ چہچہاتا تو کسی شکاری کو معلوم نہ ہوتا کہ فلاں جگہ کبک پرندہ موجود ہے اور پھر وہ اس کو زیردام کرتا ہے جیسا کہ منصور حلاج نے اپنا راز ظاہر کیا تو اسے سولی پر چڑھانے کی سزا مل گئی۔ حکماء کا قول ہے:

((صدور الأحرار قبور الأسرار)) .

بہرحال زیرنظر کتاب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل اور گوناگوں علمی صفات کے حامل مولانا عبدالباقی صاحب نے عربی میں لکھی تھی۔اپنی افادیت اور موضوع کی اہمیت کیوجہ سے اس کو علمی حلقوں میں کافی پذیرائی ملی۔اور بہت ہی کم مدت میں اس کے کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ لئے گئے اس سے مستفیدین و مستفیضین کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوجاتا رہا، چنانچہ ہمارے محترم فاضل مولانا شاہ اورنگزیب حقانی نے اس کو اردو میں منتقل کیا جو کہ بہت بڑی علمی خدمت ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کی اس کوشش کو شرف قبولیت سے نوازیں اور خدا کرے کہ ان کا یہ تالیفی اور قلمی نقشِ اول بارآور ثابت ہو۔کتاب پر ہمارے اکابرین اور بزرگ اساتذہ کی تقاریظ مؤلف ومترجم دونوں کے لیے سندِ داد وتحسین ہیں اور اس کتاب کی مقبولیت عنداللہ کی واضح دلیل ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے رازوں کے کتمان اور دوسرے دوستوں (جنہوں نے ہم پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے اسرار ظاہر کئے) کے اسرار کی حفاظت کی توفیقِ ارزانی فرمائے۔آمین۔اور مؤلف ومترجم کو اجرِ جزیل سے نوازیں، جنہوں نے اس اہم موضوع پر قلم اُٹھا کر اس کا حق ادا کردیا۔واجرہم علی اللہ

العبدالجانی محمد ابراہیم فانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۱۴ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عرض مترجم :

انیسویں اور بیسویں صدی میں صلیبی اتحادیوں نے ایک بار پھر عالم اسلام پر ہلہ بول دیا۔ اس مرتبہ اُن کے عزائم میں یہ بات بھی سرفہرست تھی کہ مسلمانوں کو جسمانی طور پر مغلوب کرنے کے ساتھ ساتھ ذہنی وفکری طور پر بھی غلام بنایا جائے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے انھوں نے جن ہتھکنڈوں کو کام میں لایا ان میں سے ایک اہم ترین ہتھیار اُن کا نظامِ اسرار (secrecy system) ہے۔

بیسویں صدی کے نصف آخر میں دُنیا کے مختلف اسلامی ممالک کو آزادی نصیب ہوئی۔ عالمی سامراجی قوتوں نے ہمیشہ ان ممالک میں مفاد پرست اور نام نہاد مسلمانوں کی پشت پناہی کی تھی۔ اس لیے انھوں نے یہاں سے جانے کے وقت بھی ان کو ان ممالک کے سیاہ وسفید کا مالک بنا دیا۔ دوسری طرف اسلام پسند طبقات نے باوجودیکہ عملی جہاد وسیاست میں سامراجیوں اور صلیبیوں کو پسپا کیا تھا، لیکن وہ مختلف وجوہات کی بناء حکومت اور اس کے مختلف اداروں کے بارے میں علمی اور تحقیقی کام اس سطح پر کرنہ سکے جس کی ایک ریاست کو ضرورت ہوتی ہے، نتیجتاً ان نو آزاد شدہ اسلامی ریاستوں نے اسی حکومت setup کو اپنایا جو سامراجی لادینی قوتوں نے انھیں وراثت میں دیا تھا۔ نظامِ اسرار بھی اس عموم سے مستثنیٰ نہیں رہا۔ اسی وجہ سے ان ملکوں کے خفیہ جاسوسی اداروں اور انٹیلی جنس کی تنظیم بالکل لادینی خطوط پر استوار ہوئی، اس تنظیم کے کس قدر تباہ کن اثرات ونتائج مرتب ہوئے، اس سے ہر وہ شخص واقف ہے جس کو ان ممالک کے حالات سے معمولی واقفیت ہو۔

یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ عالم اسلام کے اکثر اسلامی ممالک کے پاس چونکہ اسرار کا کوئی متبادل نظام منظم علمی شکل میں موجود نہیں، اس لیے اغیار ان کی حکومتی، عسکری اور دفاعی اسرار تک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسائی حاصل کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اغیار کے لیے لقمہ تر ثابت ہو رہے ہیں۔

اسی طرح پورا عالم اسلام موجودہ وقت میں ایک کشمکش میں مبتلا ہے، اس وقت دنیا کے بہت سے اسلامی ممالک اپنی آزادی اور بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس جنگ میں مجاہدینِ اسلام کی کامیابی کا دارومدار جہاں اور بہت سے روحانی اور مادی اسباب پر ہے، وہاں اسرار کی حفاظت سے بغیر یہ جنگ لڑنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اسلامی تاریخ اس پر مشاہد ہے کہ اکثر منظم اور مضبوط اسلامی تحریکیں رازوں کے فاش ہونے کی وجہ سے ناکام ہوگئی ہیں۔

اس صورت حال کو دیکھ کر گزشتہ چند دہائیوں سے علماے کرام نے اس موضوع کی طرف توجہ کی، جس کی وجہ سے اس موضوع پر کئی اہم کتابیں منظر عام پر آئیں۔

لیکن بندہ کے محدود اور ناقص مطالعے میں اس موضوع پر سب سے پہلے ''حفظ الأسرار وإفشاؤها في الشريعة الإسلامية'' جیسی جامع، ٹھوس اور علمی مواد سے بھرپور کتاب نہیں آئی۔ یہ وقیع علمی کتاب محترم جناب مولانا عبدالباقی حقانی صاحب کی عربی تالیف ہے۔ آپ اس موضوع کے عملی شہسوار ہیں، اس سے پہلے اسلام کے سیاسی نظام پر آپ کی ایک ضخیم کتاب اسلام کا نظامِ سیاست وحکومت کے نام سے شائع ہو چکی ہے، جو تقریباً ۲۰۰۰ صفحات پر مشتمل دو ضخیم جلدوں میں ہے۔ اور چار زبانوں: عربی، فارسی، اردو اور پشتو میں ہے، جس میں نبی اکرم ﷺ اور خلفاے راشدینؓ کی طرزِ حکمرانی کو انتہائی مفصل ٹھوس اور شائستہ اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔ ملک بھر کے اہل علم اور اکابر علماء نے اس پر آپ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ زیر نظر تالیف میں آپ نے مختلف تفاسیر، شروح حدیث، سیرت اور اسلامی تاریخ وادب کے ہزاروں صفحات کا عطر کشید کیا ہے اور اسے قارئین کے سامنے پیش کیا ہے۔ نیز کتاب کی تائید وتصدیق ملک کے جید اور اکابر علماے کرام شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، شیخ الحدیث ڈاکٹر سید شیر علی شاہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صاحب اور شیخ الحدیث حضرت مولانا حسن جان شہید رحمہ اللہ جیسی ہستیوں کی ہے اور اپنی قیمتی تقریظات سے کتاب کو مزین کیا ہے۔

کتاب کی اہمیت کے پیشِ نظر پشتو، فارسی اور اردو میں اس کے ترجمے کا اہتمام کیا گیا۔ پشتو اور فارسی کے تراجم کے کئی ایڈیشن چھپ کر قبولِ عام حاصل کر چکے ہیں۔ اس سے پہلے کتاب کا ایک مختصر اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے، لیکن کتاب کی اہمیت اور وقعت کا تقاضا یہ تھا کہ اس کا ایک مفصل سہل، آسان اور عام فہم ترجمہ کیا جائے تا کہ اردو دان حضرات بھی اس سے استفادہ کر سکے۔ اس لیے بندہ نے اس کا ترجمہ کیا جو ابھی مطبوعہ شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

میں اپنے اس ترجمے میں کس حد تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ تو قارئین کریں گے، بہر دست یہی عرض ہے کہ اگر ترجمے میں کوئی سقم یا خلل نظر آئے تو مجھے ضرور مطلع کیجیے تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔

محمد جان حقانی

۲ محرم الحرام ۱۴۳۴ھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ :

الحمدُ للّٰہ ستّار العیوب ، وعلاّم الغیوب ، و نعوذ بک عن کشف أسرار القلوب ، الذي یلحق به من أنواع الکروب .

و الصلوۃ و السلام علی مَن یواری طُرق الحُروب : إذا کانت في الشمال یسئل عن أحوال الجنوب ، أو في الشرق یتفحّص عن أحوال الغروب ، و علی آلہ و صحبہ المتمسّکین بھذا الأسلوب ، وأتباعہ الفائزین بہ علی أقصیٰ الغایۃِ و المطلوبِ ، وبعد !

اسلام کے ہر حکم میں انسانوں کے لیے بہت فوائد ہیں جس کی رعایت رکھنے سے انسان سہولت اور اطمینان کے ساتھ مقصود تک پہنچ سکتا ہے، اور اسی طرح دونوں جہانوں کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور عدمِ رعایت کی صورت میں ان فوائد سے محروم ہوتا ہے اور دنیا میں شقاوت اور بہت سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اسلام کے ان احکامات میں سے ایک حکم آداب مجلس کی رعایت اور مجلس کے راز کو چھپائے رکھنا اور اس کا عدمِ افشاء ہے۔

پیغمبر (ﷺ) نے مجالس کا دارو مدار امانت پر رکھا ہے اور وہ تمام راز جن میں گناہ اور کسی مسلمان کی حق تلفی کا فیصلہ نہ ہو شرکاء مجلس کے پاس امانت ہے اور مجلس کے فیصلے کا راز فاش کرنا امانت میں خیانت ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آجکل مسلمان مجلس کے رازوں کے تحفظ اور چھپائے رکھنے کا اہتمام نہیں کرتے عام مسلمان تو عوام اور بے علم ہیں، بڑا تعجب یہ ہے کہ یہ مرض اہل علم حضرات میں بہت زیادہ ہے اور بہت سے اہل علم اس ناکارہ مرض میں مبتلاء ہیں۔

باوجود یہ کہ شریعت کے احکامات سے خوب واقف ہیں اور موجودہ حالات میں تمام دنیا کے اہل علم عموماً اور افغانستان کے اہلِ علم حضرات خصوصاً باطل کے مدِ مقابل ہیں اور بہت نازک اور حساس دور سے گزر رہے ہیں۔ مقابل جانب بہت بیدار اور متوجہ ہے۔

تو موجودہ حالات میں اہلِ علم حضرات کے لیے رازوں کا تحفظ بہت اہم اور ضروری بات ہے۔ راز محفوظ رکھنے کے بغیر نہ مقابلہ ممکن ہے اور نہ کامیابی حاصل ہوسکتی ہے اور نہ موجودہ نازک حالات کا مثبت جواب دیا جاسکتا ہے، حتی کہ اپنی زندگی کا تحفظ بھی غیر یقینی ہے۔

حفاظتِ وافشاء راز کے مختلف جہت ہے: انسانی، اجتماعی، اقتصادی، طبی، اور عسکری جہت، افشاء راز انسان کے زندگی میں اکیلا خیانت کے قسم نہیں، بلکہ اس سے زیادہ نقصانات رکھتا ہے۔

افشاء راز ایسے خطرناک جرم ہے کہ انسان کے آزادی اور دولت کے نظام کے سلامتی کو نقصان پہنچتا ہے، اس وجہ سے موجودہ حالات میں یہ موضوع تنہا اخلاقی نہیں بلکہ تشریعی بن گیا ہے۔

لہٰذا میں نے یہ مناسب سمجھا کہ اس موضوع پر ایک رسالہ تحریر کروں تا کہ علماءِ دین کے لیے تذکیر کا سبب بنے اور عام مسلمان بھی مستفید ہوجائیں۔

اس رسالے میں محدِثین، مفسرین، محقق مسلمان سیاستدانوں اور عادل حکام کے اقوال کو نقل کیا ہے۔

اور اس کا نام میں نے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ حَفْظُ الْأَسْرَار وَ إِفْشَاؤُهَا فِي الشَّرِيْعَةِ الْإِسْلَامِيَّة ﴾(۱) رکھا۔

یہ رسالہ دوابواب اور بائیس فصلوں پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائیں اور خواص وعوام کے فائدہ کا ذریعہ بنائیں۔ آمین

ربنا تقبل منا إنک أنت السمیع العلیم

وَمَاتَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰه علیه توکلت وإلیه أنیب

فقیر عبدالباقی "حقانی"

(۱) تامل یادداشت ہے کہ رسالے کا قدیم نام: "حفظ الأسرار بتعلیم سید الأبرار ﷺ" تھا بعض اکابر علماء کے مشورے کے اساس پر اب رسالے کا نام: "حفظ الأسرار وإفشاؤها في الشریعة الإسلامیة" ہوگیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل :

راز محفوظ رکھنے کے بیان میں:

یہ باب بارہ (۱۲) فصلوں پر مشتمل ہے:

پہلی فصل:

لفظِ سِر کی تشریح :

السِرّ في اللغة : إسم لما يسر به الإنسان أي: يكتمه . و هو مأخوذ مِن مادة س رر التي تدل على إخفاء الشيء ، و مِن ذلك السر : خلاف الإعلان . يقال: أسررتُ الشيء إسراراً خلاف ما أعلنته . (۱)

سِر لغت میں اس چیز کا نام ہے جو انسان اپنے پاس محفوظ رکھتا ہے اور یہ (س رر) کے مادہ سے ماخوذ ہے جو کسی چیز کے چھپائے رکھنے پر دلالت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سِر اعلان کے مقابلے میں آتا ہے، کہا جاتا ہے کہ: أسررت الشيء اسراراً، (میں نے کسی چیز کو چھپایا) یہ" أعلنته" (میں نے اُسے ظاہر کیا) کا متضاد ہے۔

امام راغب اصفہانیؒ (متوفی ۵۰۲ھ) لکھتے ہیں :

الإسرار خلاف الإعلان .قال الله تعالى : ﴿ سِرّاً وَعَلَانِيَةً ﴾ . (۲)

اسرار (یعنی کسی چیز کو چھپانا) اعلان (اُسے ظاہر کرنے) کا متضاد ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

---

(۱) صالح ملوحی۔ نضرۃ النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم ج ۸ ص ۳۲۰۴۔

(۲) سورۃ البقرۃ آیت: ۲۷۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: پوشیدہ اور آشکارا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴾ . (۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو خبر ہے ان چیزوں کی بھی جن کو وہ مخفی رکھتے ہیں اور ان کی بھی جن کا وہ اظہار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ﴾ . (۲) – (۳)

ترجمہ: اور تم لوگ خواہ چھپا کر بات کہو یا پکار کر کہو، اللہ تعالیٰ اُسے جانتا ہے۔

علامہ مناویؒ (متوفی ۱۰۳۱ھ) لفظِ سر کا معنی لکھتے ہیں:

السرّ ما أخفيت، والجمع أسرار . (۴)

سِر اسے کہا جاتا ہے جس کو آپ چھپاتے ہیں، اس کی جمع اسرار ہے۔

ابن منظورؒ (متوفی ۷۱۱ھ) لفظ سر کا معنی یوں بیان کرتے ہیں:

السرّ الحديث المكتتم في النفس . (۵)

سِر اس بات کو کہا جاتا ہے جو دل میں محفوظ رکھی جاتی ہو۔

---

(۱) سورۃ البقرۃ آیت: ۷۷۔

(۲) سورۃ الملک آیت: ۱۳۔

(۳) المفردات فی غریب القرآن ص ۲۲۸۔

(۴) التوقیف علی مہمات التعاریف ج ۱ ص ۴۰۲۔

(۵) لسان العرب ج ۴ ص ۳۵۶۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ﴾ . (١)

اللہ تعالیٰ چپکے سے کہی ہوئی بات اور اس سے بھی زیادہ پوشیدہ بات کو جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ﴾ . (٢)

بیشک اللہ تعالیٰ کو ان کے دلوں کا راز اور ان کی سرگوشی سب معلوم ہے ۔

لفظ سر اضداد میں سے ہے، پوشیدہ رکھنا اور آشکارا کرنا دونوں کو سر کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے: ''أسررته كتمته، أسررته اعلنته'' 'أسررته' میں نے اُسے چھپایا اور یہ معنی بھی ہے: میں نے اُسے ظاہر کیا۔

والوجهان يفسران في قوله تعالى : ﴿ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ ﴾ . (٣)

قيل :أظهروها، وقال ثعلبُ:معناه أسروها من رؤسائهم .قال ابن سيدة : الأول أصح . (٤)

یہی دونوں معانی آیت (واسروا الندامة) کی تفسیر میں آئے ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ (و اسروا الندامة) کا معنی یہ ہے کہ اپنی ندامت کو ظاہر کیا، امام ثعلبؒ اس کا معنی بیان کرتے ہیں کہ اپنی ندامت کو چھپایا، امام اللغۃ ابن سیدہؒ نے اول معنی کو صحیح کہا ہے۔

---

(١) سورۃ طٰہٰ آیت:٧۔

(٢) سورۃ التوبۃ آیت:٧٨۔

(٣) سورۃ یونس آیت:٥٤۔

(٤) ابن منظور افریقی۔لسان العرب ج ٤ ص ٣٥٦، سرر۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

امام راغب اصفہانیؒ (متوفی ۵۰۲ھ) لکھتے ہیں:

إن الإسرار إلى الغير يقتضي إظهار ذلك لمن يفضي إليه بالسر وإن كان يقتضي إخفاءه عن غيره فإذا قولهم: أسررت إلى فلانٍ يقتضي من وجهِ الإظهار، ومن وجهِ الإخفاء وعلى هذا قوله تعالى: ﴿وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَاراً﴾ (۱)

سر کسی چیز کو ظاہر کرنے کے معنی میں آتا ہے، اس لیے یقیناً کسی سے چھپ کر بات کرنا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یہ بات اس پر ظاہر کی جائے۔ یہ اس کا بھی تقاضا کرتا ہے کہ وہ شخص اس بات کو دوسروں سے راز رکھے گا، پس عربوں کا یہ قول کہ میں نے فلاں کو راز کی بات کہہ دی یہ ایک جانب سے اظہار کا تقاضا کرتی ہے (کہ فلاں کو ظاہر کیا جاتا ہے) اور ایک جانب سے اخفاء کا تقاضا کرتی ہے (کہ فلاں دوسروں سے راز رکھے گا) اور اسی پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول بناء ہے:

ترجمہ: پھر بلایا میں نے ان کو علانیہ بھی سمجھایا اور ان کو بالکل خفیہ بھی سمجھایا۔

لفظِ سر کی اصطلاحی تشریح:

علامہ ابن منظور افریقیؒ لکھتے ہیں:

السرّ ما أخفيت، والجمع أسرار. (۲)

سر اسے کہا جاتا ہے جس کو آپ چھپاتے ہیں، اس کی جمع اسرار ہے۔

علامہ فضل اللہ جیلانی (متوفی ۱۲۹۹ھ) ادب المفرد کی شرح میں لکھتے ہیں:

قال ابن سينا في الرسالة الثانية في العهد: كتمان السر: أن يضبط الكلم من

---

(۱) سورۃ نوح آیت: ۹۔ المفردات فی غریب القرآن ص ۲۲۸۔

(۲) لسان العرب ج ۴ ص ۳۵۶، سرر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الإنسان عن إظهار ما في ضميره ممايضربه إظهاره وإبداؤه قبل وقته .(۱)

ابن سینا نے دوسرے رسالہ کی عہد کی بحث میں لکھا ہے کہ: راز کی حفاظت دل میں اُس بات کو محفوظ رکھنا ہے اور دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کرنا ہے، جس کا وقت سے پہلے ظاہر ہونا اس کے لیے نقصان کا باعث ہو۔

راز کی حفاظت کے متعلق امام ماوردیؒ (متوفی ۴۵۰ھ) لکھتے ہیں:

كتمان السر ماصينتْ به الأقوال من الإذاعة، وسترتْ به الأفعال من الإشاعة . فلم تر آثاره ،ولم تنمّ أخبارَه فإن لم تعمّ لم تنمّ .(۲)

حفاظتِ راز انسان میں وہ قوت ہے جس کی رعایت رکھنے سے وہ اپنے اقوال کو نشر کرنے سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے اس کے امور، اشاعت سے بچتے ہیں، تو اس راز کے آثار سامنے نہیں آئیں گے اور نہ اس کے معلومات کسی پر آشکارا ہوں گے، پس اگر نشر کے ذریعہ عام نہ کیے جائیں، تو لوگوں پر ظاہر نہ ہوں گے۔

علامہ ابن حبانؒ (متوفی ۳۵۴ھ) ''سر'' کی وجہ تسمیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

لأن السِرَّ إنما سُمّي سِراً لأنه يُفشي .(۳)

راز کو راز اس لیے کہا جاتا ہے کہ عموماً یہ فاش کیا جاتا ہے۔

امام جاحظؒ فرماتے ہیں:

منها كتمان السِر وهذا الخُلق مركّبٌ من الوَقَار، وأداء الأمانة .فإن إخراج

---

(۱) فضل اللہ الصمد ج ۱ ص ۵۶۸، باب من أحب كتمان السر وأن يجالس كل قوم فيعرف أخلاقه، رقم: ۵۸۲۔

(۲) تسہیل الفکر وتعجیل الظفر فی أخلاق الملک وسیاسۃ الملک ص ۹۰، الفصل الحادی عشر كتمان السر۔

(۳) روضۃ العقلاء ونزہۃ الفضلاء ص ۳۱۴، ذکر الحث علی لزوم كتمان السر۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

السر من فضول الکلام ، ولیس بوَقورٍ مَن تکلم بالفضول .(۱)

راز کا چھپانا ایک ایسی صفت ہے جو وقار وسنجیدگی اور ادائے امانت کا مجموعہ ہے۔ اس لیے افشائے راز بے مقصد بات ہے اور وہ شخص سنجیدہ نہیں جو بے مقصد باتیں کرتا ہے۔

انسانی اور اسلامی حلقوں میں راز محفوظ رکھنے کی اہمیت:

پس راز انسان کے پیدائش سے پیدا ہوتا ہے اور وہ اس کی زندگی کا اہم جزء ہوتا ہے یا ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ انسان کا جزء ہے۔ بلاشبہ اسلام انسان کی زندگی میں اور اس کی موت کے بعد بھی اُس کی رازداری کا احترام کرتا ہے جس طرح حدود شریعت کے اندر رہتے ہوئے اسلام اس کی حریت کو احترام کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اسلام میں راز کا چھپانا ان اخلاق حسنہ میں سے ہے جس کا سرچشمہ ایمانِ راسخ ہے، اس سے پہلے کہ اس کے لیے کوئی قانونی ضابطہ مقرر ہو جو اس کی مخالفت کرنے والے کو سزا دے، جس طرح کہ تمام دوسرے شرعی منہیات کا حال ہے۔

جس طرح زمانے کی حالت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ رواں دواں ہے ٹھیک اسی طرح انسان کی رازداری بھی مرورِ زمانہ سے بڑھتی ہے اور اس کو چھپانے کی ضرورت اور زیادہ بڑھتی جاتی ہے؛ اس لیے کہ اس کی قسمیں اور اس سے متعلقہ مصالح ومفاسد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا کے ممالک اس پر مجبور ہوتے ہیں کہ وہ رازوں کے بارے قوانین کو مرتب کریں تاکہ امت اور ریاست کے امور بہترین نظم وضبط کے ساتھ انجام پائیں۔ جب ایک فرد اپنے امور کو ترتیب دینے اور اپنے رازوں کے ظاہر کرنے والے کو سزا دینے کا شدید محتاج ہوتا ہے تو ریاست تو اس سے زیادہ ایسا کرنے کی محتاج ہے؛ کیونکہ اس کا ضرر عام اور اکثر ہے اور اس سے پوری امت کو نقصان پہنچتا

(۱) صالح ملوحی۔ نضرۃ النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم ج ۸ ص ۳۲۰۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔(۱)

سِر اور راز کی اقسام:

مختلف اعتبارات سے رازوں کی کئی قسمیں ہوسکتی ہیں، لیکن جب ہم خوب توجہ سے راز کی ماہیت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ اس کے افشا کی حرمت کا دارومدار اس شخص کے منافع کا حصول یا نقصانات کے ازالے پر ہے، جس کے ساتھ اس راز کا تعلق ہے۔ اور اس خرابی کو جس کا ازالہ کیا جارہا ہے یا وہ مصلحت جس کو حاصل کیا جارہا ہے، دو زاویوں سے دیکھا جاسکتا ہے:

(۱) وہ شخص جس کے ساتھ اس راز کا تعلق ہے۔ پھر اس راز کا تعلق یا تو شخص حقیقی سے ہوگا جو کہ انسان ہے۔ یا اس کا تعلق فرضی شخص کے ساتھ ہوگا، جیسے کوئی کمپنی ادارہ یا ریاست وغیرہ۔

(۲) دوسرا زاویہ ان مصالح کی حیثیت ہے جن کی شریعتِ اسلامیہ حفاظت کرتی ہے۔

اول: خاص اسرار: یہ وہ اسرار ہیں جن کے ساتھ انسان کے خاص مصالح متعلق ہوتے ہیں۔ اور شریعت اسلامی اس کی حفاظت اس لیے کرتی ہے؛ تاکہ انسان کی عزت اور اس کا احترام محفوظ ہو۔ ان کو انفرادی اسرار بھی کہتے ہیں۔

دوم: ریاست کے عالی مصالح سے متعلق عام اسرار بنسبت دوسرے اسرار کے زیادہ توجہ اور حفاظت کے حامل ہوتے ہیں اور یہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ اس کی حفاظت قصداً کی جائے اور اس کو محفوظ رکھنے کا مستقل بندوبست ہوجائے۔ شریعت اسلامیہ اس وقت ایک امر یا بات کو عام رازوں کے زمرہ میں شمار کرتی ہے، جب ان کے متعلق کوئی صریح نص موجود ہو جس نے ان عام رازوں کی ماہیت وحقیقت کو محدود کیا ہو، یا ان ممالک کے عرف کے مطابق ان کا شمار عام اسرار میں ہوں۔

---

(۱) شریف۔ کتمان السر وافشاؤہ فی الفقہ الاسلامی ص ۸۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور اس قسم کے اسرار کا تعلق مختلف قسم کے میدانوں کے ساتھ ہے، مثلاً اقتصادی اسرار، سیاسی اسرار، ریاستی اسرار، صنعتی وایجاداتی اسرار، دفاعی اسرار اور ریاست کے امن وامان سے تعلق رکھنے والے اسرار۔

ان اسرار کا تعلق کبھی حقیقی انسانی شخصیات سے ہوتا ہے، جیسے حکومت کی سربراہی اور کبھی فرضی شخصیت سے، جیسے کمپنی، کارخانے، عام ادارہ، یا دفاعی ادارہ۔ اور اس قسم کے اسرار کو بھی حکومتی اسرار کا نام دیا جاتا ہے، اسرار کا فرد کے ساتھ تعلق کے اعتبار سے خاص اسرار کی دو قسمیں بن سکتی ہیں:

(۱)۔ اپنی ذات کے اسرار: یہ وہ ہیں جنھیں صرف صاحب سر جانتا ہے اور دوسروں کو اس کے بارے میں پتا نہیں ہوتا۔

(۲)۔ دوسروں کے اسرار: یہ دوسروں کے وہ خاص اسرار ہیں جو اس کو دوسرے لوگوں سے معاملہ اور میل جول کے نتیجے میں معلوم ہوئے ہوں۔ اس کو معلوم کرنے کے اعتبار سے اس کی تین طرح کی اقسام بن سکتی ہیں:

(۱) رشتۂ زوجیت سے متعلق اسرار اور خاندانی اسرار: جیسے وہ شخص جس نے شادی یا خاندان کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے دوسروں کے اسرار حاصل کیے ہوں۔

(۲) رشتے سے متعلق اسرار: جیسے وہ شخص جس نے دوسروں کے اسرار اپنے پیشے کے ذریعے معلوم کیے ہوں، جیسے کوئی طبیب جو اپنے مریضوں کے اسرار سے واقفیت حاصل کرتا ہو، یا بینک میں ملازم ہو جو کھاتہ داروں کے ان اسرار سے واقف ہو جو بنک کے پاس محفوظ ہوتے ہیں۔

(۳) اجتماعی اسرار: جیسے وہ شخص جس نے دوسروں کے اسرار معاشرے میں میل جول کے ذریعے حاصل کیے ہوں، جیسے بھائی بندی کے تعلق کے اسرار وغیرہ وغیرہ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسرار کو مختلف اقسام میں تقسیم کرنا بہت مشکل ہے؛ اس لیے کہ ان میں ایک قسم کے اسرار دوسرے قسم اسرار کے ذیل میں آجاتے ہیں؛ جیسے پیشے سے متعلق اسرار بعض عام اسرار کو بھی شامل ہوتے ہیں اور کسی مرد کے خاص اسرار کو بھی، جب وہ شخص ان کو اپنے پیشے کے ذریعے حاصل کرے اسی طرح عام اسرار بھی بعض خاص اسرار کو شامل ہو سکتے ہیں جب ان عام اسرار کے افشا میں ریاست کے عام مسائل کو نقصان پہنچتا ہو یا ان کو اسرار میں شامل کرنے کے لیے حکومتی قرارداد پاس ہو۔(۱)

امام راغب اصفہانیؒ (متوفی ۵۰۲ھ) نے سر اور راز کو یوں تقسیم کیا ہے :

السِرّ ضربان : أحدهما مايلقى إلى الإنسان من حديثٍ يستكتم وذلك إمّا لفظاً كقولك لغيرك:اكتمْ ما أقول لك وإما حالاً وهو أن يتحرى القائلُ حالَ انفراده فيمايورده أويخفض صوته أويخفيه عن مجالسه. ولهذا قيل: إذاحدثك إنسان بحديث فالتفَتَ فهو أمانة . (۲)

راز دو قسم کے ہیں، ایک یہ کہ کسی کو بات کہی جائے اور پھر اس کے پوشیدہ رکھنے کا مطالبہ کیا جائے، پھر مطالبہ کی دو قسمیں ہیں: ایک قولاً کہ یوں کہا جائے کہ میری یہ بات چھپائے رکھنا، دوسری قسم زبان حال سے کہا جائے، جس کی صورت یہ ہے کہ کہنے والا تنہائی میں اور پست آواز کے ساتھ بات کہے اور یا مجلس سے باہر کہہ دیں۔ اس لیے کہا گیا ہے کہ جب تجھے بات کہتے وقت قائل اِدھر اُدھر دیکھے، تو یہ بات تیرے پاس امانت ہے۔

و الثاني: أن يكون حديثا في نفسك ما تستقبح إشاعته أوشيئاً تريد فعلَه وإلى الأول من ذلك أشَارَ النبيُّ (ﷺ) بقوله :

---

(۱) شریف۔ کتمان السر وإفشاؤہ فی الفقہ الإسلامی ص ۲۷-۲۹۔

(۲) الذریعۃ إلی مکارم الشریعۃ ص ۱۵۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((مَن أصاب من هذه القاذورات (۱) شيئاً فليستترْ بستر الله)).(۲)

دوسری قسم یہ کہ دل میں ایک ایسی بات ہو یا ایسے کام کا ارادہ ہو، جس کی اشاعت تم درست نہیں سمجھتے، اول کی طرف نبی کریم (ﷺ) نے اس حدیث مبارک میں اشارہ کیا ہے۔ فرمایا: کہ جس نے تم میں سے زنا کا ارتکاب کیا تو اللہ کے پردوں میں سے ان پر پردہ ڈال دو۔

اس سے پتا چلتا ہے کہ شریعت لوگوں کے رازوں کو محفوظ رکھنے پر کس قدر حریص ہے کہ اُس نے متکلم کو اس بات کی تاکید کی ہے کہ وہ راز کی بات کہنے کے وقت کسی خالی جگہ جائے اور اس کو اس کے اس قول کے قائم مقام بنایا ہے کہ یہ راز ہے اس کو چھپا کر رکھ۔(۳)

وإلى الثاني أشار من قال : مِنْ وهن الأمر إعلانه قبل إحكامه ،وكتمان النوع الأول من الوفاء، وهو رخص لعامة الناس ،والثاني من الحزم والإحتياط وهو أخص بالملوك وأصحاب السياسة . (۴)

اور دوسری قسم کی طرف علماے کرام نے یوں اشارہ کیا ہے، فرماتے ہیں: کام ہونے سے پہلے اعلان کرنا کام کے ضعف پر دلالت کرتا ہے، پہلے قسم چیزوں کو راز رکھنا وفا ہے، اور عام لوگوں سے وابستہ ہے اور دوسری قسم حزم اور احتیاط ہے اور یہ حُکّام اور سیاسی لوگوں کے ساتھ خاص ہے۔

مبارک ارمویؒ فرماتے ہیں:

إن السر سران : أحدهما: سرك وكتمانه حزم . والثاني : سر غيرك

---

(۱) القاذورة أُرادبہ مافیہ حدّ کالزنا والشرب، النہایۃ فی غریب الحدیث ج ۴ ص ۲۸، باب القاف مع الذال۔

(۲) موطأ امام مالک ج ۲ ص ۸۲۵، کتاب الحدود باب ماجاء فیمن اعترف علی نفسہ بالزنا۔

(۳) فؤاد بن عبدالعزیز الشلہوب۔ کتاب الآداب ج ۱۰ ص ۳۳۱۔

(۴) الذریعۃ إلی مکارم الشریعۃ ص ۱۵۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وکتمانه کرم . (۱)

راز کی دو قسمیں ہیں: (۱) آپ کا اپنا راز، اور اس کا چھپانا ہوشیاری اور دور اندیشی ہے۔ (۲) دوسروں کے راز، اور اس کا چھپانا شرافت اور اخلاق ہے۔

حدیث شریف میں ذکر ہے:

((استعينوا على نجاح الحوائج بالكتمان لها فإن كل ذي نعمة محسود)). (۲)

اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں حفاظتِ راز کے ذریعے مدد حاصل کرو؛ کیونکہ ہر صاحب نعمت کے ساتھ حسد کیا جاتا ہے۔

شریعت اسلامیہ کے قواعد اور آداب اور مقتضائے حال کو دیکھتے ہوئے راز کا چھپانا مشروع اور جائز دونوں ہوسکتا ہے۔

اور کبھی کبھار یہ پسندیدہ بھی ہوتا ہے، جب کسی مباح یا مشروع کام کے حصول کا ذریعہ ہو اور اس کی حفاظت پر کوئی شرعی دلیل بھی موجود ہو، مثلاً اس کے افشا سے کسی کے جان، مال یا عزت کو کسی قسم کا خطرہ پیش آنے کا اندیشہ ہو یا ان یا اس کے افشا کی وجہ سے اُسے کوئی تکلیف پہنچتی ہو ۔یا راز کو چھپانے میں کوئی ایسا فائدہ ہے جس سے کسی کو نقصان نہیں پہنچتا ہو۔ (۳)

انفرادی اسرار:

انفرادی اسرار کا مفہوم:

انفرادی اسرار یا خاص اسرار وہ ہیں جن کو انسان دوسرے سے چھپانے میں حرص کرتا

(۱) آداب الملوک بالعدل ص ۲۴۰۔

(۲) البیہقی شعب الإیمان ج ۵ ص ۲۷۷ رقم: ۵۵۶۶۔

(۳) یحیی بن عبداللہ المعلمی۔ مکارم الأخلاق فی القرآن الکریم ج ۱ ص ۲۱۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔(۱)

یا کسی شخص کی ذات میں موجود کوئی پوشیدہ چیز اور یہ وہ ہیں جو اس کے عیوب اور ان تمام امراض کو شامل ہے جن کے بارے میں اس کی خواہش ہوتی ہے کہ دوسروں کو اس کا پتا نہ چلے، جس طرح یہ اس کے اموال اور سفر زندگی کو بھی شامل ہوتا ہے۔ انفرادی اسرار کا منبع انسان کی خاص زندگی ہے؛ کیونکہ حیاتِ انسانی کے دو رُخ ہیں:

(۱) وہ رُخ جو باہر کی طرف کھلتا ہے اور اسی سے اجتماعی تعلقات اور عام سرگرمیاں وجود میں آتی ہیں۔

(۲) دوسرا رُخ وہ ہے جس کا تعلق اس کی ذات، خاندان کے افراد اور قریبی دوستوں سے ہوتا ہے۔ پہلے رُخ کو عام زندگی اور دوسرے رُخ کو خاص زندگی سے موسوم کیا جاتا ہے۔ فرد کی زندگی کا خارجی رُخ دوسرے افراد کی ملک میں نہیں ہوتا، اور نتیجے کے طور پر اس رُخ میں ایسے اسرار بھی نہیں ہوتے جو اسی خاص زندگی سے بندھے ہوتے ہیں اور فرد کی زندگی کے اس رُخ سے متعلق امور شرعی اعتبار سے کسی خاص حفاظت کے محتاج نہیں۔(۲)

رشتۂ زوجیت سے متعلق راز:

زوجین کے درمیان رشتۂ زوجیت سے مقصد صرف جنسی خواہشات کی تکمیل نہیں۔ شادی کو مشروع قرار دینے سے شارع کا مقصد یہ ہے کہ یہ رشتہ دایم اور مضبوط ومحفوظ رہے۔ اور اسی مقصد کے لیے اللہ تعالی نے زوجین میں سے ہر ایک کے لیے دوسرے پر کچھ حقوق وواجبات مقرر کیے جن کا پورا کرنا ان دونوں میں سے پر لازم ہے، تاکہ اس کائنات میں باری تعالی کا مقصد کامل

(۱) غنام محمد غنام۔ الحمایۃ الجنائیۃ لأسرار الأفراد لدی الموظف العام ص ۱۰۔

(۲) شریف۔ کتمان السر وإفشاؤہ فی الفقہ الإسلامی ص ۳۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طریقے سے پورا ہو جائے۔

انھی حقوق میں سے رشتۂ زوجیت سے متعلق اسرار بھی ہیں اور وہ میاں بیوی کے درمیان مشترک حق ہے جس کی رعایت رکھنا دونوں پر واجب ہے۔ جب رشتۂ زوجیت ایسا رشتہ ہے جس کی بنیاد امانت پر قائم ہے تو شوہر اور بیوی زندگی کے بہت سے میدانوں میں ایک دوسرے کے امین بنتے ہیں۔ اس لیے ان میں سے کسی ایک کے لیے بھی جائز نہیں کہ شریعت کے مقرر کردہ معاملات کے علاوہ کسی دوسرے معاملہ میں ایک دوسرے کے علم کے بغیر تصرف کرے رہی بیوی تو اُسے چاہیے کہ بہت سارے معاملات میں ہمیشہ اپنے شوہر سے اجازت لیتی رہے۔

اور جن اسرار کی شدید حفاظت کی ضرورت ہے وہ ہمبستری اور اس دوران دونوں کے درمیان ہونے والی باتیں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے متعلق بات کرنے سے منع کیا ہے؛ کیونکہ ایسا کرنا مروت کے خلاف ہے، بلکہ درحقیقت یہ تو ان فاسق لوگوں کی عادات ہیں جن میں حیاء کا نام ونشان تک نہیں ہوتا۔(۱)

تو زوجین میں ہر ایک پر حرام ہے کہ وہ اپنے جوڑی کے اس راز کو فاش کرے جسے وہ بُرا سمجھتے ہوں یا وہ اس کی نیک نامی اور شہرت کو نقصان پہنچاتا ہو۔

جس طرح کہ اس تعلق کے خاص اسرار کا افشا حرام ہے۔

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ رشتۂ زوجیت ایک مقدس رشتہ ہے میاں بیوی کے درمیان ہونے والے تمام معاملات اس وعدے کے باب سے ہے جس کی حفاظت واجب اور ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

(۱) شریف۔ کتمان السر وافشاؤہا فی الفقہ الاسلامی ص ۴۰/۴۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُولًا ﴾.(۱)

ترجمہ: وعدوں کو پورا کرو، بلاشبہ وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

رشتۂ زوجیت کے اسرار، جن کا چھپانا میاں بیوی دونوں پر واجب ہیں، میں سب سے بڑے اسرار وہ ہیں جو ہمبستری سے تعلق رکھتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إن من أشرّ الناس عندالله منزلةً يوم القيمة : الرجل يفضي إلى إمرأته ، وتفضي إليه ثم ينشر سرّها)) . (۲)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن مرتبے کے لحاظ سے سب سے بدترین آدمی وہ ہے کہ وہ بیوی سے ملتا ہے اور بیوی اُن سے ملتی ہے (یعنی ہمبستری کرتے ہیں) پھر وہ (شوہر) اُس کے راز کو پھیلاتا رہتا ہے۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ سے بھی اس بارے میں ایک روایت نقل ہوا ہے کہ فرماتے ہیں:

إن رسول الله ﷺ لما سلّم أقبل عليهم بوجهه ، فقال : مجالسكم ، هل منكم الرجل إذا أتى أهله فأغلق عليه بابه وألقى عليه ستره واستتر بستر الله ؟ قالوا: نعم ، قال :ثم يجلس بعد ذلك فيقول : فعلتُ كذا ، فعلتُ كذا، قال : فسكتوا ، قال : فأقبل على النساء فقال : هل منكن مَن تحدث ؟ فسكتن ، فجثت فتاة على إحدى ركبتيها ، و تطاولت لرسول الله ﷺ ليرها و يسمع كلامها،فقالت: يارسول الله ﷺ إنهم ليتحدثون ، وإنهن ليتحدثنه ، فقال: هل

(۱) سورۃ اسراء آیت: ۳۴۔

(۲) مسلم ج ۱ ص ۴۶۴، کتاب النکاح باب تحریم إفشاء سر المرأۃ، مسند أحمد ج ۲۳ ص ۴۵، رقم: ۱۴۶۹۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تدرون مامثل ذلک؟ فقال: إنمامثل ذلک مثل شیطانة لقیت شیطاناً في السکة، فقضی منها حاجته والناس ینظرون إلیه . (۱)

کہ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو اُن کی طرف رُخ کر کے فرمایا: اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو، کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے کہ جو اپنے اہل کے پاس آتا ہے، پھر دروازہ بند کرتا ہے اور اس پر پردہ ڈالتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے پردے سے اپنے آپ کو ڈھانپتا ہے؟ صحابۂ کرامؓ نے فرمایا: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اس طرح کرنے کے بعد) وہ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: کہ میں نے ایسا کیا اور یوں کیا، حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: کہ صحابہؓ خاموش ہو گئے، پھر آپ ﷺ عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہے جو اس طرح کی باتیں کرتی ہیں؟ وہ بھی خاموش ہو گئیں تو ایک لڑکی اپنے ایک گھٹنے کے بل بیٹھ گئی اور آپ ﷺ کو دیکھنے کے لیے گردن بلند کرنے لگی؛ تا کہ آپ ﷺ اسے دیکھیں اور اس کی بات سنے تو وہ کہنے لگی: یارسول اللہ (ﷺ)! بلاشبہ یہ مرد اس طرح کی باتیں کرتے ہیں اور یہ عورتیں بھی اس طرح کی باتیں کرتی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم کو پتا ہے کہ اس کی مثال کیا ہے؟ پھر فرمانے لگے کہ اس کی مثال ایسی ہے کہ کو مؤنث شیطان گلی میں کسی مذکر شیطان سے ملے تو وہ مذکر شیطان اس سے اپنی ضرورت پوری کرے، حالیکہ لوگ اُس کو دیکھتے رہیں۔

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں:

إن هذا الحدیث وحدیث أبي سعید: یدلان علی تحریم إفشاء أحدالزوجین لمایقع بینهمامن أمورالجماع، وذلک لأن کون الفاعل لذلک من أشرالناس، وکونه بمنزلة شیطان لقي شیطانة فقضی حاجته منها والناس ینظرون، من أعظم

(۱) سنن أبي داود ج ۱ ص ۳۰۳، کتاب النکاح باب ما یکرہ من ذکرالرجل ما یکون من إصابته أهله۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الأدلة الدالة على تحريم نشر أحد الزوجين للأسرار الواقعة بينهما الراجعة إلى الوطء، ومقدماته،فإن مجرد فعل المكروه لايصير به فاعله من الأشرار فضلاً عن كونه من شرهم،وكذلك الجماع بمرأى من الناس،لاشك في تحريمه .(۱)

یہ حدیث اور حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ شوہر اور بیوی کے درمیان ہمبستری سے متعلقہ امور ایک راز ہے جس کا افشا ان دونوں پر حرام ہے۔اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح کرنے والا بدترین لوگوں میں سے ہے اور اس کا اس شیطان کی طرح ہونا جو شیطانی سے ملتا ہو اور اس سے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے حالیکہ لوگ اس کو دیکھ رہے ہو،اُن بڑے دلائل میں سے ہے جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ہمبستری سے متعلق ہونے والے معاملات کو پھیلانا میاں بیوی دونوں پر حرام ہے۔کیونکہ صرف حرام کام کرنے سے آدمی شریر لوگوں میں شمار نہیں ہوتا چہ جائیکہ بدترین لوگوں میں اس کا شمار ہو۔اسی طرح لوگوں کے سامنے ہمبستری کی حرمت میں کسی کا شک نہیں۔

اور یہ حرمت صرف امور جماع اور اس کی تفصیلات کے بیان تک محدود ہے،اسی طرح اسی دوران ہونے والی گفتگو یا کوئی فعل تک محدود ہے۔صرف نفسِ جماع کا ذکر اگر بے فائدہ ہو تو یہ مکروہ اور خلافِ مروت ہے؛ کیونکہ یہ بے مقصد گفتگو ہے۔(۲)

میاں بیوی کے درمیان وہ اسرار جس کا تعلق جماع سے نہ ہو اس کے جائز نہ ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ

(۱) نیل الأوطار ج ۶ ص ۲۵۲، باب نہی الزوجین عن التحدث بما یجری حال الوقاع۔

(۲) مرجع سابق۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بَعْضَهُ وَ أَعْرَضَ عَن بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنبَأَكَ هَذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ﴾ . (۱)

ترجمہ: اور یاد کرو جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے راز کے طور پر ایک بات کہی تھی پھر جب اُس بیوی نے وہ بات کسی اور کو بتلا دی اور اللہ نے یہ بات نبی پر ظاہر کر دی تو اُس نے اُس کا کچھ حصہ جتلا دیا اور کچھ حصے کو ٹال گئے۔ پھر جب اُنھوں نے اُس بیوی کو وہ بات جتلائی تو وہ کہنے لگیں کہ :آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟ نبی نے کہا کہ: مجھے اُس نے بتائی جو بڑے علم والا بہت باخبر ہے۔

آیت میں اَسَرَّ سے مراد نبی کریم ﷺ کی وہ بات تھی جو آپ نے اپنی بیوی حضرت حفصہؓ کو چھپ کر بتائی یعنی یہ کہ میں نے ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کیا ہے۔ ابن عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اسر سے مراد آپ کا حضرت حفصہؓ کو چھپ کر یہ بتانا تھا کہ آپ ﷺ کے بعد خلیفہ کون بنے گا لیکن حضرت حفصہؓ نے اس کا اظہار کر دیا۔ بہر حال راز جو کچھ بھی تھا لیکن حضرت حفصہؓ عائشہؓ کے پاس آئی اور انھیں یہ راز بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے بارے میں خبر دی۔ آپ ﷺ نے حضرت حفصہؓ کو بلا کر انھیں ان کی کہی ہوئی بعض باتیں بتا دیں اور بعض باتوں سے اعراض کر کے ان سے خاموش رہے۔ اور آپ ﷺ حضرت حفصہؓ اس وجہ سے اس قدر ناراض ہوئے کہ آپ نے انھیں ایک طلاق رجعی دی۔ تو حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا:

لو كان في آل الخطاب خيراً لما كان رسول الله ﷺ طلقك ، فأمره جبريل بمراجعتها .(۲)

اگر آلِ خطاب میں کوئی خیر ہوتا تو رسول اللہ ﷺ تجھے طلاق نہ دیتا، پھر جبرائیل علیہ السلام

---

(۱) سورۃ التحریم آیت:۳۔

(۲) القرطبی۔ الجامع لاحکام القرآن ج ۱۸ ص ۱۸۷، سورۃ التحریم آیت:۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ وہ حضرت حفصہؓ کی طرف رجوع کرے تو آپ ﷺ نے رجوع کیا۔

آپ ﷺ نے اپنی زوجہ کا مواخذہ اس بات پر کیا کہ اُس نے آپ ﷺ کا وہ راز فاش کر دیا جس کا تعلق جماع سے نہ تھا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان جیسے رازوں کو بھی چھپانا واجب ہے۔

اس لیے اسرار کی حفاظت کا حکم صرف ہمبستری کے اسرار کے ساتھ خاص نہیں جیسا کہ گزشتہ احادیث سے معلوم ہوا، بلکہ ہر وہ معاملہ جو گھر بار میں پیش آتا ہے اس کے متعلق بات کرنا مناسب نہیں۔ ازدواجی زندگی میں شوہر اور بیوی کے درمیان ہونے والے معاملات میں سے جن کا چھپانا مناسب اور ضروری ہوتا ہے اس کا پتا لوگوں کے عرف وعادت سے چلتا ہے۔ چاہے ایسے معاملات کا تعلق مال، یا کسی نقص یا عیب یا اس کے علاوہ دوسری چیزوں سے ہو۔ اور لوگ عام طور ان رازوں کے افشا کو مناسب نہیں سمجھتے، خصوصاً جب افشا کرنے والا گھر کا بندہ ہو۔

پس ازدواجی زندگی کے اسرار کی حفاظت خوشحال ازدواجی زندگی کے لیے اساس وبنیاد ہے۔ اس لیے جب کندہ کے بادشاہ عمرو بن حجر کے ساتھ ام ایاس بنت عوف بن مسلم الشیبانی کی شادی کا وقت قریب آیا تو اُس کی ماں امامہ بنت الحارس نے اسے نصیحت کرتے ہوئے کہا:

فلا تعصين له أمراً، ولا تفشي له سراً، فإنك إن خالفت أمره أوغرت صدره، وإن أفشيتَ سره لم تأمن غدره . (۱)

''تو کسی معاملے میں اس کی نافرمانی نہ کر اور نہ اُس کے کسی راز کو افشا کر، کیونکہ اگر تم اس کی کوئی بات نہ مانو تو اس کے سینے میں تم سے بغض وعداوت پیدا ہو جائے گی، اور اگر تو اُس کے کسی راز کو افشا کرے گی تو پھر ہو سکتا ہے کہ وہ تمھیں دھوکا دے کر تم سے اپنا انتقام لے''۔ راز کے چھپانے کی اہمیت کی وجہ سے آپ ﷺ نے اپنی زوجہ حضرت حفصہؓ کا مؤاخذہ کیا جب اُس نے

(۱) السید سابق۔ فقہ السنۃ ج ۲ ص ۲۰۹۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ کی راز کو ظاہر کر دیا؛ جیسا کہ قرآن کی آیت میں وارد ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کو شوہر کے کسی قسم کے راز کا افشا نہیں کرنا چاہیے۔

ازدواجی زندگی سے متعلقہ رازوں کی حفاظت صرف نکاح کے قیام تک لازمی نہیں بلکہ بیوی سے جدا ہونے کے بعد بھی ان اسرار کی حفاظت لازمی ہے۔ اس سے متعلق امام غزالیؒ نے ایک حکایت نقل کی ہے کہ ایک نیک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہا، تو کسی نے اس سے پوچھا:

ما الذي يريبک فيها ؟ فقال : العاقل لايهتک ستر امرأته ، فلما طلقها قيل له : لِمَ طلقتها ؟ فقال : مالي ولامرأة غيري ؟ . (۱)

کہ اُس میں کون سا عیب ہے جس کی وجہ سے آپ اُسے طلاق دے رہے ہیں؟ تو اُس نے جواب میں کہا: عقلمند آدمی کبھی بھی اپنی بیوی کے راز دوسروں کو نہیں بتاتا۔ پھر جب اُس نے طلاق دی تو کسی نے پوچھا کہ آپ نے اُسے طلاق کیوں دی؟ تو انھوں نے کہا: کہ مجھے دوسرے لوگوں کی عورتوں سے کیا سروکار؟۔

اپنے اولاد کو راز محفوظ رکھنے کی تعلیم دینا:

علامہ محمد نور سویدؒ لکھتے ہیں:

عَنىَ رسولُ الله (ﷺ) بتنشئة الأطفال على خُلق كتم الأسرار لأنه يمثل صلاح الطفل في حاله ، و مستقبله و سلامة الأسرة و انطلاقها و المحافظة على المجتمع و بنائه.

رسول اللہ ﷺ نے بچوں میں راز کی حفاظت کی عادت ڈالنے پر خصوصی توجہ دی؛ کیونکہ آگے

(۱) إحیاء العلوم ج ۲ ص ۱۱۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چل کر یہ بچے کے حال اور مستقبل میں اس کے درستگی میں بہتر کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طرح بچے کا خودغرضی سے محفوظ ہونے اس کے زائل ہونے، معاشرے کی حفاظت اور اُس کی تعمیر وترقی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

اسی طرح رقمطراز ہیں:

إن الطفل الذي يعوّدكتم الأسرار ينشأقويّ الإرادة، رابط الجأش، ضابط اللسان فتنشأعن ذلك الثقة الإجتماعيّة بين الناس بحفظ الأسرار بعضهم لبعض.(۱)

یقیناً وہ بچہ جو راز رکھنے کا عادی ہو ایسی حالت میں پلے گا کہ مضبوط ارادے، مضبوط قلب اور مضبوط دلیل کا مالک ہوگا لہذا اس سے لوگوں کے درمیان ایک دوسرے کے راز کی حفاظت کا اجتماعی اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ حضرت انسؓ کی تربیت یوں کر کے فرماتے ہیں:

((احفظ سري تكن مؤمنا)) . أخرجه أبو يعلى .(۲)

تم میرے راز چھپائے رکھو تا کہ کامل مؤمن بن سکو۔

حضرت انسؓ پیغمبر ﷺ کی تعلیم اپناتے ہوئے اپنا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیلتا تھا کہ پیغمبر ﷺ تشریف لائے، ہمیں سلام کیا اور پھر مجھے آپ ﷺ نے ایک حاجت کے لیے بھیجا۔ میں آپ ﷺ کی اس ضرورت کو پورا کر کے اپنی والدہ کے پاس دیر سے آیا، تو والدہ نے پوچھا کہ کیوں دیر سے آئے؟ میں نے جواب دیا کہ پیغمبر ﷺ نے ایک ضرورت کے

(۱) منہج التربیۃ النبویۃ للطفل ج۲ص۵۰۹۔

(۲) ابن حجر۔ فتح الباری ج۱۱ص۸۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیے بھیجا تھا۔ والدہ نے پوچھا کہ کون سی ضرورت تھی؟ میں نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا راز ہے تو والدہ نے کہا:

لا تحدثن بسرّ رسول الله (ﷺ) أحداً . (۱)

کہ پیغمبر ﷺ کا راز کسی کو بھی مت بتانا۔

اسی حدیث کی وضاحت میں علامہ محمد نور سویدؒ لکھتے ہیں :

فقالتِ المؤمنةُ ، الواعية ، الذكية ، البصيرة، لتعطي درساً للأمهات في تعليم الطفل حفظَ الأسرار ماقالتْ . (۲)

حضرت انسؓ کو اپنی والدہ نے راز رکھنے کی وصیت فرمائی جو مؤمنہ، ہوشیار، باشعور تھی اور ذکاوت اور بصیرت کی مالکہ تھی۔ اس سے آپ نے امت کی ماؤں کو سبق دیا کہ وہ اپنی اولاد کو راز رکھنے کی تربیت دیں۔

ان لوگوں کے لیے راز کی حفاظت اور زیادہ ضروری ہو جاتی ہے جو ایسے پیشے سے متعلق ہوں جن میں راز کا افشاان کے پیشے کو نقصان پہنچاتا ہو، جیسے طب اور ڈاکٹری کا پیشہ؛ کیونکہ ان کے پاس اکثر حاجتمند لوگ آتے ہیں؛ تاکہ یہ ان کو مشورہ دیں اور اُن کی مدد کریں۔ یہ لوگ اُن کو اپنے ہر قسم کے راز بتاتے ہیں؛ تاکہ یہ طبیب اور ڈاکٹر ان کی مشکلات کے حل کرنے میں اُن کی مدد کریں۔ ان میں ایسے راز بھی ہوتے ہیں جس کو ایک آدمی اپنے قریبی دوستوں اور رشتہ داروں کے سامنے بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔

---

(۱) نووی۔ ریاض الصالحین ص ۲۰۰، مسند احمد ج ۳ ص ۱۰۹، رقم: ۱۲۰۷۹، مسند ابی داؤد الطیالسی ص ۲۷۱ رقم: ۲۰۳۲، مسند ابی یعلی ج ۶ ص ۵۳ رقم: ۳۲۹۹۔

(۲) منہج التربیۃ النبویۃ للطفل ج ۲ ص ۵۱۰۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

راز کے اصلی حکم کتمان ہے یا افشاء؟

راز کے بارے میں اصل یہ ہے کہ اس کو چھپایا جائے اور ظاہر ہونے سے بچایا جائے۔ اس پر مندرجہ ذیل دلائل ہیں:

(۱) وہ احادیث جو اس بارے میں ہے کہ انسان پر اپنے خاص اسرار کا چھپانا لازم ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

كل أمتي معافى إلاّ المجاهرين ، وإن من المجاهرين أن يعمل الرجل بالليل عملاً ، ثم يصبح وقد ستره الله فيقول : يافلان عملت البارحة كذا وكذا، وقد بات يستره ربه ، ويصبح يكشف ستر الله عنه .(۱)

میری تمام اُمت کی بخشش کی جائے گی لیکن علانیہ گناہ کرنے والوں کی نہیں کی جائے گی۔ اور علانیہ گناہ کرنے والوں میں بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ رات کو کوئی عمل کرتا ہے لیکن باوجود یکہ کہ حق تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا ہوتا ہے، جب صبح ہو جاتی ہے تو کہنے لگتا ہے: اے فلاں! میں نے تو گذشتہ رات یہ عمل کیا۔ حالانکہ رات اس نے ایسی حالت میں بسر کی کہ اس کا رب اس پر پردہ ڈالتا رہا لیکن جب صبح ہوئی تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس پردے کو اپنے آپ سے ہٹانے لگا۔

اسی طرح امام مالک زید بن اسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص نے اپنے حق میں زنا کا اقرار کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر حد جاری کرنے کی غرض سے کوڑا منگوایا۔ تو ایک ٹوٹا ہوا کوڑا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے ذرا اوپر کے درجے کا کوڑا چاہیے۔ پھر ایک نیا کوڑا لایا گیا کہ جس کی لکڑی سے ابھی تک پھل بھی نہیں تھوڑا گیا تھا۔

---

(۱) بخاری ج ۲ ص ۸۹۶، کتاب الآداب باب ستر المؤمن علی نفسہ، مسلم ج ۲ ص ۴۱۲، کتاب الزہد باب النہی عن ہتک الانسان۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے ذرا کم درجے کا ہونا چاہیے۔ پھر ایک تیسرا کوڑا لایا گیا جو استعمال سے ذرا نرم اور لچکدار ہو گیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اُسے کوڑے دیے جائیں۔ تو اس کو کوڑے دیے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أيها الناس اقد آن لكم أن تنتهوا عن حدود الله ،من أصاب من هذه القاذورات شيئاً فليستتر بستر الله ، فإنه من يبدي لنا صفحته نقم عليه كتاب الله . (۱)

اے لوگو! تمھارے لیے وقت آن پہنچا ہے کہ تم اللہ کے قائم کردہ حدود سے منع ہو جاؤ۔ جو شخص ان گندگیوں میں سے کسی گندگی کا ارتکاب کر لے تو اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے پردے سے اپنے آپ کو ڈھانپ لے (اور اپنے فعل کا اظہار نہ کرے)؛ کیونکہ جو شخص ہمارے سامنے اپنے جرم کا اظہار کرے گا، ہم ان پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مقرر کردہ حدود جاری کریں گے۔

یہ دونوں حدیث اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ انسان اپنی رازوں کے چھپانے کا مکلف ہے، چاہے یہ بُرے ہوں یا اچھے۔ لیکن جب وہ اس کا اعتراف کرے گا تو پھر اس پر شریعت اسلامیہ میں مقرر کردہ سزائیں جیسے حدود وتعزیزات نافذ کی جائیں گی۔ جب کوئی صاحب سر اپنے راز کو ظاہر کرے تو پھر وہ راز نہیں رہتا۔

شیخ ابوعثمان الجاحظ لکھتے ہیں:

السر ابقاک الله إذا تجاوز صدر صاحبه ، أفلت من لسانه إلى أذن واحدة، فليس حينئذ بسر ،بل ذاك أولى بالإذاعة ومفتاح النشر والشهرة. (۲)

اللہ تجھے سلامت رکھے! جب کوئی راز صاحب راز کے سینے تجاوز کر جاتا ہے اور اس کی زبان

---

(۱) مؤطا امام مالک ج ۲ ص ۸۲۵، کتاب الحدود باب ماجاء فیمن اعترف علی نفسہ بالزنا۔

(۲) رسائل الجاحظ ص ۲۰۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے ایک کان تک بھی پہنچ جاتا ہے تو پھر وہ راز نہیں رہتا۔ بلکہ وہ اس قابل ہے کہ اسے پھیلایا ہے اور مشہور کیا جائے۔

۲۔ دوسری راز کے محفوظ رکھنے کے وجوب پر استدلال:

کسی شخص کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آجائے اور دوسرا بندہ اس کو دیکھ لے اور اس واقعے کا تعلق اس کی ذاتی زندگی سے ہو، پھر یہ دوسرا شخص اس راز کو افشاء کرے تو یہ خیانت ہے، اور اگر کوئی آدمی دوسرے شخص کو کوئی راز بتا رہا ہو اور ایک اور شخص بھی اس کو سن لے اور پھر وہ اس کو ظاہر کرے تو یہ چغلی ہے اور یہ دونوں افعال شریعت کی نظر میں حرام اور قابل مذمت ہیں۔

امام ماوردیؒ فرماتے ہیں:

إظهار الرجل سرّ غيره أقبح من إظهار سرّنفسه ، لأنه يبوء بإحدى وصمتين: الخيانة إن كان مؤتمناً ، أو النميمة إن كان مستودعاً، فاما الضرر فربما استويا فيه أوتفاضلاً ، وكلاهما مذموم وهو فيهما ملوم .(۱)

آدمی کا دوسرے شخص کے اسرار پھیلانا اپنے اسرار کے پھیلانے سے بھی زیادہ بُری بات ہے۔ کیونکہ یہ دو خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کا اظہار ہے۔ یا تو یہ امانت میں خیانت ہے، اگر اس کے سامنے اس کو کوئی شرمناک واقع پیش آیا ہو یا اُس نے اسے اپنے کسی راز کے بارے میں بایا ہو۔ اور یا یہ چغلی ہے، اگر اس نے اسے کسی دوسرے شخص کے متعلق کوئی راز بتایا ہو۔ جہاں تک افشائے راز سے حاصل ہونے والے ضرر ونقصان کا تعلق ہے تو وہ دونوں حالتوں میں یا تو برابر ہے یا معمولی سا فرق ہے، لیکن بہر حال یہ دونوں فعل مذموم ہیں اور افشاء کرنے والا دونوں حالتوں میں

---

(۱) أدب الدنیا والدین ص ۳۸۴، الفصل الرابع فی کتمان السر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مستحق ملامت ہے۔

اسی طرح امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

من ذلک له ان یسکت عن إفشاء سرّه الذي استودعه، وله أن ینکره وإن کان کاذباً، فلیس الصدق واجباً في کل مقام، فإنه کمایجوز للرجل أن یخفي عیوب نفسه وأسراره وإن احتاج إلی الکذب، فله أن یفعل ذلک في حق أخیه، فإن أخاه نازل منزلته، وهما کشخص واحد لایختلفان إلا بالبدن، هذه حقیقة الأخوة، وکذلک لایکون بالعمل بین یدیه مرائیاً وخارجاً عن أعمال السر إلی أعمال العلانیة فإن معرفة أخیه بعمله کمعرفته بنفسه من غیر فرق. (۱)

امین کے لیے چاہیے کہ وہ اس راز کے بارے میں خاموش رہے جو اس کے پاس ودیعت کی گئی ہو۔ اُس کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اس سے مکمل انکار بھی کرے، اگر چہ وہ اپنے انکار میں جھوٹا بھی ہو۔ کیونکہ ہر جگہ سچ بولنا واجب نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ ایک شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے عیوب اور اسرار کو چھپائے، اگر چہ اس کے لیے اسے جھوٹ بولنا پڑے تو اسی طرح اُس کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ وہ اپنے بھائی کے حق میں بھی ایسا کرے؛ کیونکہ اس کا بھائی بھی اسی کی طرح ہے اور یہ دونوں ایک فرد کی طرح ہیں۔ ان میں اگر فرق ہے تو بدن کے لحاظ سے ہے۔ یہ اخوت کی حقیقت ہے۔ اسی طرح جب وہ اس کے سامنے کوئی عمل کرتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ اپنے افعال کو راز کے زمرے سے خارج ہونے والا نہیں سمجھا جاتا؛ کیونکہ اس کے بھائی کا اس کے اعمال سے واقف ہونا ایسا ہے جیسے وہ خود اپنے اعمال سے واقف ہے اور ان دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں۔

---

(۱) إحیاء علوم الدین ج ۳ ص ۲۶۸، باب الثانی فی حقوق الاخوة والصحبة۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کے رازوں کی حفاظت کا مبدا اور نقطۂ ماسکہ اخوت کی وہ علامت ہے جو تمام مسلمانوں کو آپس میں مربوط ومتحد کیے رکھتی ہے اور اس مبدا کا تحقق صرف انسان کی زندگی میں نہیں ہوتا بلکہ اس کی موت کے بعد بھی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میت کو غسل دینے والے کے لیے جو آداب لازمی اور ضروری ہیں، اُن میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بغیر کسی مصلحت کے ان عیوب کا ذکر نہ کرے جو اُس کو غسل دیتے وقت نظر آئے ہوں۔

خطیب شربینیؒ لکھتے ہیں:

فإن رأى الغاسل من بدن الميت خيراً كاستنارة وجهه وطيب رائحته ذكره ندباً، ليكون أدعى لكثرة المصلين عليه والدعاء له، أو غيره كأن رأى سواداً أو تغير رائحته أو انقلاب صورة حرم ذكره، لأنه غيبة لمن لا يتأتى الاستحلال منه(۱)

اگر غسل دینے والے کو میت کے بدن میں کوئی اچھی چیز نظر آجائے، جیسے اس کے چہرے کا پُرنور ہونا اور اُس سے اچھی خوشبو کا اُٹھنا، تو اس کا ذکر بہتر اور مستحب ہے؛ تاکہ اس کی وجہ سے اس پر نماز جنازہ پڑھنے والوں اور اس کے لیے دعا کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ لیکن اگر کوئی بُری چیز دیکھے مثلاً اُس کی بو کا بدل جانا یا شکل میں تبدیلی آجانا، تو اس کا ذکر کرنا حرام اور ناجائز ہے کیونکہ یہ اس کی غیبت ہے جو کہ جائز نہیں۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم)) .(۲)

اپنے مُردوں کی اچھائیاں بیان کرو اور اُن کی بُرائیوں کے بیان سے درگزر کرو۔

---

(۱) مغنی المحتاج ج ۲ ص ۴۶، فصل فی دفن المیت وما یتعلق بہ۔

(۲) أبوداؤد ج ۲ ص ۳۲۳، کتاب الأدب باب فی النہی عن سب الموتی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے:

((مَن غسل ميتاً فكتم عليه غفرله أربعين مرة)).(۱)

جس نے میت کو غسل دیا اور (اس میں دیکھے گئے) عیوب کو چھپایا تو چالیس مرتبہ اُس کی بخشش کی جاتی ہے۔

۳۔ زنا کے گواہان کے زیادتِ عدد پر استدلال:

زنا میں گواہوں کی تعداد چار تک بڑھا دی گئی ہے کہ عفت و پاکدامنی کا چادر لوگوں پر باقی رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً ﴾.(۲)

ترجمہ: اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں، تو ان کو اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ۔

اسی کی طرف آنحضرت ﷺ نے بھی اشارہ کیا ہے، آپ ﷺ نے ہلال بن اُمیہؓ سے فرمایا:

أربعة شهداء ، وإلا فحد في ظهرك .(۳)

(اپنی بیوی کی زنا پر) چار گواہ پیش کرو ورنہ حد (قذف) میں تمھارے پیٹ پر کوڑے لگائے جائیں گے۔

---

(۱) الحاکم۔ المستدرک ج ۱ ص ۵۰۵، کتاب الجنائز رقم: ۱۳۰۷۔

(۲) سورۃ النور آیت: ۴۔

(۳) نسائی ج ۶ ص ۱۷۲، باب کیف اللعان رقم: ۳۴۶۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۔ زنا کے خفیہ رکھنے اور توصیہ کرنے پر استدلال:

زنا بڑے گناہوں میں ہے اور جب انسان اس کا ارتکاب کرے تو اللہ تعالیٰ کو پسند یہ ہے کہ وہ اسے چھپائے اور اس کا اظہار نہ کرے، نہ قاضی کی عدالت میں اس کا اعتراف کرے تاکہ بے حیائی کی باتیں نہ پھیلیں۔ کیونکہ نفس زنا کے ارتکاب سے اسلامی معاشرے کے حق میں بے حیائی کی باتوں کا پھیلنا زیادہ نقصاندہ ہے۔ اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا:

أيها الناس قد آن لكم أن تنتهوا عن حدود الله، مَن أصاب مِن هذه القاذورات شيئاً فليستتر بستر الله فإنه من يبدي لنا صفحته نقم عليه كتاب الله . (۱)

اے لوگو! اب تمھارے لیے وقت آن پہنچا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حدود سے رک جاؤ۔ جو کوئی ان گندگیوں میں سے کسی گندگی کا ارتکاب کر لیتا ہے تو اُسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی چادر عفو سے اپنے آپ کو ڈھانپ لے، کیونکہ جو شخص ہمارے سامنے اپنے جرم کا اظہار کرے گا، ہم اس پر اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق سزا جاری کریں گے۔

امام مالکؒ یحییٰ بن سعید بن المصیبؒ سے نقل کرتے ہیں کہ اسلم قبیلے کا ایک آدمی حضرت ابوبکرؓ کے پاس آکر کہنے لگا کہ میں نے تو زنا کیا، تو حضرت ابوبکرؓ نے اُس سے فرمایا کہ کیا میرے علاوہ کسی اور کے سامنے تم نے یہ بات کہی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔

تو آپ نے اُس سے فرمایا:

فتب إلى الله ، واستتر بستر الله ، فإن الله يقبل التوبة عن عباده . . . . (۲)

---

(۱) مؤطا امام مالک ج ۲ ص ۸۲۵، کتاب الحدود باب ماجاء فیمن اعترف علی نفسہ بالزنا، رقم: ۱۵۰۸۔

(۲) مرجع سابق ج ۲ ص ۸۲۰، کتاب الحدود باب ماجاء فی الرجم، رقم: ۱۴۹۸۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ سے توبہ کرو اور اس کے چادر عفو سے اپنے آپ کو ڈھانپ لو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے توبہ کو معاف کرتا ہے۔

لہٰذا جب راز چھپانا کبیرہ گناہ میں مستحب ہے تو پھر چھوٹے معاصی یا وہ راز جو کہ سرے سے معصیت نہیں، ان کا چھپانا تو بطریق اولیٰ مستحب ہے، بہتر یہ کہ اپنے دل میں انھیں چھپائے رکھے اور بغیر کسی ضرورت کے اس کا افشاء نہ کرے۔

۵۔ وہ آثار جو پیشوں سے متعلق رازوں کے بارے میں وارد ہیں:

شریعت اسلامیہ نے پیشوں سے متعلقہ رازوں کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔

حضرت ثابت حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں:

أتى عليّ رسول الله ﷺ وأنا ألعب مع الغلمان ، قال : فسلم علينا ، فبعثني إلى حاجة ،فأبطأتُ على أمي، فلما جئتُ قالت: ماحبسك؟.قلتُ :بعثني رسول الله ﷺ لحاجة ، قلتُ: ماحاجته ؟ قلتُ: إنها سرّ، قالت : لا تحدثن بسرِّ رسولِ الله ﷺ احداً.قال انسٌ :واللهِ لوحدثتُ به أحداًلحدثتك، ياثابتُ!. (۱)

کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے حالیکہ میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، آپ نے ہم پر سلام کیا اور پھر مجھے اپنی کسی ضرورت کے واسطے بھیجا۔ اس وجہ سے میں نے اپنی ماں کے پاس جانے میں تاخیر کی۔ جب میں واپس آیا تو اس نے کہا: تم کیوں تاخیر سے آئے؟ میں نے جواب میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی کسی ضرورت کے سلسلے میں بھیجا تھا۔ انھوں نے پوچھا کہ وہ کیا ضرورت تھی؟ میں نے کہا کہ وہ تو راز ہے۔ انھوں نے کہا ٹھیک ہے، رسول اللہ ﷺ کے راز کو

---

(۱) مسلم ج ۲ ص ۲۹۹، کتاب الفضائل باب من فضائل أنس بن مالک، مسند أحمد ج ۳ ص ۱۰۹ رقم: ۱۲۰۷۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کسی کے سامنے ظاہر مت کرنا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اے ثابت! اللہ کی قسم! اگر اسے کسی کو بتانا چاہتا تو تمھی کو بتا دیتا۔

۶۔ شریعت اسلامی نے مسلمانوں کو اس کی ترغیب دی ہے کہ اپنے راز بغیر ضرورتِ شرعی افشاء نہ کرے:

مخرب اخلاق رازوں کا افشاء اس اشاعت فاحشہ میں شامل ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان کے ذریعے روکا ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَن تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ﴾ . (۱)

ترجمہ: یاد رکھو کہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے، اُن کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

۷۔ مسلمانوں کے اسرار چھپانا اخروی کامیابی کے اسباب میں سے ہے:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((مَن ستر مسلماً ستره الله يوم القيامة)) . (۲)

جو کسی مسلمان پر پردہ ڈالے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈال دے گا۔

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے:

---

(۱) سورۃ النور آیت: ۱۹۔

(۲) بخاری ج ۲ ص ۳۶۲، کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم ولا یسلمہ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((لايستر عبدٌ عبداً في الدنيا إلا ستره الله يوم القيامة)) .(۱)

کہ دنیا میں کوئی بندہ دوسرے کے راز کو نہیں چھپاتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے عیوب پر پردہ ڈال دے گا۔

اور جب فلاح اخروی اور اس کے اسباب کا حصول شریعت کی نظر میں مطلوب ہے تو یہ بھی واضح ہوگیا کہ اسرار کا چھپانا بھی لازمی ہے، کیونکہ یہ اسباب فلاح میں سے ہے۔

جو دلائل ہم نے ذکر کیے یہ اس کی کافی دلیل ہیں کہ اسلام میں اصل کتمان راز اور عدم افشاء ہے۔(۲)

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعين

(۱) مسلم ج ۲ ص ۳۳۱، کتاب البر والصلۃ باب بشارۃ من ستر اللہ تعالیٰ علیہ فی الدنیا أن یستر علیہ فی الآخرۃ۔

(۲) شریف۔ کتمان السر وإفشاؤہ فی الفقہ الإسلامی ص ۱۰۰-۱۰۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل :

راز کی حفاظت قرآن مجید کی روشنی میں :

قرآن مجید میں حفظ اور سر دونوں الفاظ مذکور ہیں، البتہ دونوں (حفظ السر) کا ذکر اکٹھا ذکر نہیں ہے، ہاں راز کے محفوظ رکھنے کے فوائد و مقاصد کا ذکر ہے، اور یہ اس لیے کہ یہ صفت ایک اعتبار سے امانت اور وفا میں داخل ہوتی ہے اور ایک اعتبار سے وقار، سنجیدگی اور مستقل مزاجی میں، یہ اس لیے کہ حفظ السر مقابل ہے افشاء السر کا اور افشاء السر ان بیہودہ کاموں میں سے ہے جن سے ہمیں منع کیا گیا ہے۔ لھذا راز محفوظ رکھنا وقار اور سنجیدگی ہے اور اس کا افشاء ایک بیہودہ کام ہے جس شخص کو راز رکھنے کا امین قرار دیا گیا اور اس نے راز محفوظ رکھا تو اس نے امانت کا حق ادا کیا۔

پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں :

((إذا حدث الرجلُ بالحديث ، ثم التفتَ فهي أمانة)) . (۱)-(۲)

جب ایک آدمی دوسرے آدمی کو بات کہتا ہے اور ادھر ادھر دیکھتا ہے، تو یہ بات اس آدمی کے پاس امانت ہے۔

اسی طرح اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا راز دار ہے اور اس نے اس کے راز کو محفوظ رکھا تو اس نے اُس آدمی کے ساتھ وفا کی اور اگر راز کو افشاء کیا، تو اس نے خیانت کی۔ ایک مسلمان کا دوسرے پر یہ حق ہے کہ راز کو چھپائے رکھے، خصوصاً جب چھپائے رکھنے اور عدم افشاء کا وعدہ لیا گیا ہو۔ علامہ صالح ملوحی لکھتے ہیں :

---

(۱) أبوداؤد ج ۲ ص ۳۲۰، کتاب الأدب باب فی نقل الحدیث، ترمذی ج ۲ ص ۱۷، أبواب البر باب ما جاء أن المجالس بالأمانۃ۔

(۲) صالح ملوحی۔ نضرۃ النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم ج ۸، ص ۳۲۰۶۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

من ھھنا کان کتمان السر نوعاً مِن الوفاء بالعھد،وقد قال اللّٰہ تعالی : ﴿ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُولاً ﴾ .(۱) – (۲)

اسی وجہ سے راز رکھنا ایک قسم کے عہد و پیمان کو پورے طور پر نبھانا ہے۔

اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

ترجمہ: کہ روز قیامت انسانوں سے وعدے کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی۔

تو جن آیتوں میں امانت رکھنے اور ایفاے عہد کی تاکید آئی ہے، تو یہی راز رکھنے کی بھی تاکید ہے۔اور جن آیتوں میں امانت میں خیانت اور وعدے کی خلاف ورزی پر وعید آئی ہے، تو یہی وعید راز کے افشاء کرنے پر ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

﴿ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴾ .(۳)

ترجمہ: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھنے والے ہیں۔

﴿ وَأَوْفُواْ بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ ﴾ .(۴)

ترجمہ: اور جب تم نے کوئی معاہدہ کیا ہو تو اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرو۔

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَخُونُواْ اللّٰهَ وَ الرَّسُولَ وَ تَخُونُواْ أَمَانَاتِكُمْ وَ أَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ . (۵)

---

(۱) سورۃ الاسراء آیت:۳۴۔

(۲) صالح ملوحی۔نضرۃ النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم ج۸،ص۳۲۰۶۔

(۳) سورۃ المؤمنون آیت:۸۔

(۴) سورۃ النحل آیت:۹۰۔

(۵) سورۃ أنفال آیت:۲۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے بے وفائی نہ کرنا، اور نہ جانتے بوجھتے اپنی امانتوں میں خیانت کے مرتکب ہونا۔

اس آیت میں لفظ کے عموم کا اعتبار ہے نہ کہ یہ اس سبب کے ساتھ خاص ہے جس میں یہ وارد ہوئی ہے۔ لہٰذا یہ ہر قسم کی امانت کو شامل ہوئی۔ ان امانتوں میں یہ بھی شامل ہے کہ کوئی شخص کسی کو راز کی کوئی بات بتائے اور پھر وہ اس کا افشاء کرے تو یہ بھی ایک خیانت ہے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے ڈرایا ہے کہ ہر سنی سنائی بات کو آگے نقل کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

((کفیٰ بالمرء کذباً أن یحدث بکلّ ماسمع)). (۱)

کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے پھیلائے۔

مختصراً قرآن کریم کی چند آیتیں اور بعض مفسرین کی آراء ذکر کی جاتی ہیں:

اللہ تعالیٰ حضرت یعقوب علیہ السلام سے حکایۃً فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو فرمایا:

﴿ یَا بُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْیَاکَ عَلَی إِخْوَتِکَ فَیَکِیْدُوا لَکَ کَیْدًا ﴾. (۲)

ترجمہ: بیٹا! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتانا، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے لیے کوئی سازش تیار کریں۔

www.kitabosunnat.com

۱۔ علامہ قرطبیؒ کا قول:

علامہ قرطبیؒ (متوفی ۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

---

(۱) صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۱، باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع۔

(۲) سورۃ یوسف آیت ۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فيها أيضاً ما يدل على جواز ترک إظهار النعمة عند مَن تخشى غائلته حسداً . (۱)

اس آیت کریمہ سے اس بات کا جواز معلوم ہوتا ہے کہ نعمت اس کے سامنے ظاہر نہ کی جائے ،جس سے حسد کا خوف ہو۔

۲۔ علامہ خازنؒ کا قول :

علامہ خازنؒ (متوفی ۷۴۱ھ)اس آیت :(فلمانبات به) (۲) کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں :

اي أخبرتْ بذلک حفصةُ لعائشةَ،أي عرف بعضَ الذي فعلته حفصةُ ، فغضب عليه السلام من إفشاء سرّه، وجَازاها عليه بأن طلقها .

فلمابلغ عمرؓ ذلک، قال : لو كان في آل الخطابِ خيراً لما طلقكِ رسولُ الله ﷺ. (۳)

قال القرطبي : فأمره جبرئيل بمراجعتها ، وشفَّعَ فيها . (۴)

آپ ﷺ کی خفیہ بات کی حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو خبر دیدی،تو پیغمبر ﷺ کو معلوم ہوا کہ حضرت حفصہؓ سے راز ظاہر ہو چکا ہے،اس پر آپ ﷺ ناراض ہوئے اور حضرت حفصہؓ کو سزا دینے کی غرض سے طلاق رجعی دے دی۔

---

(۱) أحکام القرآن ج ۵ ص ۱۲۷۔

(۲) سورۃ التحریم آیت:۳۔

(۳) علی بن محمد الخازن۔الخازن ج ۴ ص ۲۸۴۔

(۴) الجامع لأحکام القرآن ج ۱۸ ص ۱۸۰۔ابن جوزی۔زادالمسیر ج ۸ ص ۳۰۹۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جب حضرت عمرؓ کو حضرت حفصہؓ کے صورت حال پہنچی تو فرمایا: اگر آلِ خطاب میں خیر ہوتی، تو آپ کو رسول اللہ ﷺ طلاق نہیں دیتے۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں:

حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور حکم دیا کہ حضرت حفصہؓ کو رجوع کریں اور ان کے حق میں سفارش کی۔

۳۔ حافظ ابن کثیرؒ کا قول :

حافظ ابن کثیرؒ (متوفی ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

مِن هذا يؤخذ الأمر بكتمان النعمة حتى يوجد، ويظهر كما ورد في الحديث: ((استعينوا على قضاء الحوائج بكتمانها فإن كل ذي نعمة محسود)) . (۱)

اس آیت مبارک سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نعمت کو اس وقت تک چھپانا چاہیے جب تک وہ خود ظاہر نہ ہو، جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے:

اپنی ضروریات کے حصول میں راز چھپانے کے ذریعے مدد حاصل کرو، کیونکہ ہر نعمت والے کے ساتھ حسد کیا جاتا ہے۔

۴۔ علامہ آلوسیؒ کا قول :

علامہ آلوسیؒ (متوفی ۱۲۷۰ھ) لکھتے ہیں :

استدل بالآية على أنه لا بأس بإسرارِ بعضِ الحديث إلى مَن يركن إليه من

---

(۱) تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۴۸۰۔ شعب الایمان بلفظ استعينوا على نجاح الحوائج بالكتمان لها۔۔۔ ج ۵ ص ۲۷۷ رقم: ۵۵۶۶۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زوجةٍ أو صديقٍ وأنه يلزمه كتمه . (۱)

اس آیت مبارکہ کو اس بات کی دلیل قرار دیا ہے کہ جس کو دل کا میلان ہو، اسے راز بتانے میں کچھ مضائقہ نہیں، چاہے وہ اپنی بیوی ہو یا دوست البتہ ان دونوں پر لازم ہے کہ راز چھپائے رکھیں۔

مؤمن اس بات پر مکمل یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اوامر ماننا صرف دنیوی فوائد کے لیے نہیں بلکہ اس سے بھی اوپر مقصد کے لیے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رضا اور اخروی فوائد ہے۔

حفاظتِ راز سُنّتِ الٰہیہ ہے:

علامہ ماوردیؒ (متوفی ۴۵۰ھ) لکھتے ہیں :

إذا وجد اللّٰهُ مطلعاً على سرائر عباده على ما أظهروا، وأضمروا، و أعلنوا، و أسروا من معاصيهم، وفسوقهم، وذنوبهم، وسروقهم، وفجورهم، و كفرهم، فلم يفضح كثيراً منهم، و لم يهتك أستارهم، و لم يظهر أسرارهم، و قد وصف بذلك نفسه، حيث قال : ﴿ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَداً إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِن رَّسُولٍ ﴾ . (۲) (۳)

باوجود یکہ اللہ کو بندوں کے ان تمام معاصی، فسق وفجور، چوری وکفر کا علم ہے، چاہے وہ اسے چھپ کر کریں یا علانیہ طور پر کریں، پھر بھی اللہ تعالیٰ ان کی برسرِ عام رسوائی نہیں کرتا، نہ ان کی پردہ

---

(۱) روح المعانی ج ۱۴ ص ۱۵۱۔

(۲) سورۃ جن آیت ۲۶۔

(۳) نصیحۃ الملوک ص ۱۷۶، تحصیل العلوم الدینیۃ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوری کرتا ہے، نہ اُن کے رازوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستاری کی تعریف بیان کی ہے فرمایا:

ترجمہ: غیب کا جاننے والا وہی ہے، سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، ہاں! مگر اپنے برگزیدہ بندوں کو۔

وإذا كان هذا لله تبارك وتعالى فالعباد أحوج إلى كتمان أسرار حياتهم ؛ لأن كتمان الأسرار من أقوى أسباب النجاح للإنسان في كل مجالات الحياة ، وأدوم لأحوال الصلاح .(۱)

جب اللہ تعالیٰ کے رازوں کا معاملہ یہ ہے تو بندے تو اپنے اسرار حیات کو چھپانے کے زیادہ محتاج ہیں؛ کیونکہ انسان کے لیے زندگی کے تمام میدانوں میں کامیابی کے لیے اخفاے راز سب سے قوی سبب ہے۔ مومن کا اس پر ایمان ہوتا ہے کہ اوامرِ الٰہی کی اطاعت کا مقصد صرف یہ نہیں کہ دنیوی اغراض ومفادات حاصل کیے جائیں، بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اخروی مصالح حاصل کیے جائیں۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعين

(۱) ماوردی۔ تسہیل النظر ص ۸۹، کتمان السر۔ أدب الدنیا والدین ص ۳۸۳، الفصل الرابع فی کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل :

حفاظتِ راز احادیث کی روشنی میں:

نبی کریم ﷺ کے قول وعمل سے راز کی حفاظت معلوم ہوتی ہے، جس کی اتباع مسلمانوں کے لیے ضروری ہے، یہ دنیا میں سعادت وکامیابی اور آخرت میں فلاح ونجات کا ذریعہ ہے۔

قولی احادیث :

نبی کریم ﷺ نے اپنی امت پر یہ واضح کیا ہے کہ مسلمان اپنے رازوں کو چھپائے رکھے جس کے ذریعے امت اپنے مقاصد حاصل کرے، قولی احادیث سے چند مختصر احادیث ذکر کیے جاتے ہیں :

۱۔ نبی کریم ﷺ حضرت انسؓ کو فرماتے ہیں :

((احفظ سرّي تكن مؤمناً)) . (۱)

اے انسؓ! میرے راز کو محفوظ رکھو، تم کامل مؤمن بن جاؤ گے ۔

۲۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ :

((إنما يتجالس المتجالسان بالأمانة فلايحل لأحد أن يفشي على صاحبه ما يكره)) . (۲)

دو آدمیوں کی آپس کی بات امانت ہے، اس لیے کسی ایک کے لیے جائز نہیں کہ دوسرے کی اُس بات کو لوگوں پر ظاہر کرے، جس کے افشاء کو وہ ناپسند کرتا ہے۔

---

(۱) ابن حجر۔ فتح الباری ج ۱۱ ص ۸۲، کتاب الاستئذان باب حفظ السر۔

(۲) شعب الایمان ج ۷ ص ۵۲۰، فصل فی حفظ المسلم سر أخیہ رقم: ۱۱۱۹۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

((إنّ من أعظم الأمانة عندالله يوم القيمة : الرجل يفضي إلى إمرأته وتفضي إليه ثم ينشر سرّها)) . (۱)

روز قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں امانت میں خیانت کرنے والا سب سے بڑا شخص وہ ہے، جو اپنی بیوی سے ہمبستری کرے اور بیوی شوہر کے ساتھ کرے، پھر شوہر اپنی بیوی کا راز (جماع کی تفصیل) لوگوں کو بیان کرتا ہے۔

۴۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے :

((المجالس بالأمانة)) . (۲)

مجالس امانت کے ساتھ وابستہ ہیں ۔

۵۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے :

((إنكم تجالسون بينكم بالأمانة)) . (۳)

یقیناً تم جو آپس میں بیٹھتے ہو، اس کا دارومدار امانت پر ہے۔

۶۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے :

((استعينوا على قضاء الحوائج بالكتمان، فإن كل ذي نعمة محسود)). (۴)

اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں حفاظتِ راز کے ذریعے مدد حاصل کرو؛ کیونکہ ہر صاحب

---

(۱) صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۷۴، کتاب النکاح باب تحریم افشاء سر المرأۃ۔

(۲) رواہ أبوداود ج ۲ ص ۳۲۰، کتاب الأدب باب فی نقل الحدیث۔

(۳) الحاکم۔ المستدرک ج ۴ ص ۳۰۰ رقم: ۷۷۰۶۔

(۴) بیہقی فی شعب الإیمان ج ۵ ص ۲۷۷ رقم: ۵۵۶۶۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نعمت کے ساتھ حسد کیا جاتا ہے۔

لہٰذا یہ حدیث صفت کتمان کو اختیار کرنے کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ کیونکہ یہ مصالح کے حصول اور فرد و جماعت سے ضرر دفع کرنے کا ایک سبب ہے۔ اور امت کے خاص امور میں اس صفت سے مزین ہونا بہت ضروری ہے۔ جیسے عسکری امور ہیں کہ جن کا دوست دشمن سے ایک جیسا چھپانا انتہائی ضروری اور لازمی ہے۔

۷۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے :

((إذا حدّث الرجلُ الحديث ثم التفتَ ، فهي أمانةٌ)) . (۱)

جب ایک آدمی دوسرے کو کوئی بات کہتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھے، تو یہ بات اس کے پاس امانت ہے۔

علامہ عظیم آبادیؒ اس حدیث مبارک کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

معنى الحديث إذاحدث الرجلُ عندأحدبحديث يريدإخفاءَه ثم (التفتَ) يميناً وشمالاً احتياطاً فإن هذا الحديث يعتبر أمانةً عند مَن حدّثه فلا يجوز إضاعتها بإشاعتها. (۲)

حدیث شریف کا معنی اور مطلب یہ ہے کہ جب ایک آدمی کو دوسرا آدمی کوئی بات کہہ دے اور اس کے راز رکھنے کا ارادہ ہو، پھر احتیاطاً دائیں بائیں دیکھا، تو یہ بات اس آدمی کے پاس امانت ہوگی، جس کو یہ بات کہی گئی۔ تو اس بات کو اشاعت کے ذریعے ضائع کرنا جائز نہیں ہوگا۔

---

(۱) ترمذی ج ۲ ص ۱۷، فی البر والصلۃ باب أن المجالس بالأمانۃ۔ أبوداؤد ج ۲ ص ۳۲۰، باب فی نقل الحدیث۔

(۲) عون المعبود ج ۱۳، ص ۲۱۶، باب فی نقل الحدیث۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۸۔آپ ﷺ کا بھی فرمان ہے:

((مَن سمع مِن رجل حديثاً لا يشتهي أن يذكر عنه فهو أمانة و إن لم يستكتمه)) .(۱)

جس نے کسی کی ایسی بات سنی جس کے بارے میں وہ نہیں چاہتا کہ کسی سے اس کا ذکر کیا جائے،تو یہ اُس کے پاس امانت ہے،اگر چہ اس نے اس سے اس کے چھپانے کا مطالبہ نہ کیا ہو۔

۹۔حضرت جابرؓ آپ ﷺ سے نقل کر کے فرماتے ہیں: کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

إذا التفت المحدث فهي أمانة .(۲)

کہ جب کوئی بات کرنے والا بات کرنے کے دوران ادھر اُدھر دیکھے تو یہ باتیں امانت ہیں۔

ان تمام احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ راز کی حفاظت واجب ہے اور یہ امانت کی ایک قسم ہے جس کی حفاظت کا حکم حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ .(۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے بے وفائی نہ کرنا اور نہ جانتے بوجھتے اپنی امانتوں میں خیانت کے مرتکب ہونا۔

دوسری جگہ فرمان ہے:

---

(۱) مسند أحمد ج ۶ ص ۴۴۵، ومن حدیث أبي الدرداء عویم رقم: ۲۷۵۴۹۔

(۲) ابن بطال شرح صحیح البخاری ج ۹ ص ۶۳۔

(۳) سورۃ أنفال آیت: ۲۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴾ .(۱) (۲)

ترجمہ: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پس رکھنے والے ہیں۔

اسی طرح علامہ ابن حبانؒ (متوفی ۳۵۴ھ) تحریر فرماتے ہیں :

لأن السر أمانة وإفشاءه خيانة . (۳)

کیونکہ راز امانت ہے اور اس کا اظہار خیانت ہے۔

علامہ طرطوشیؒ (متوفی ۵۲۰ھ) تحریر فرماتے ہیں:

قلتُ : وإذا كانت أمانةً حرمت فيها الخيانة كالأمانة في الأموال . (۴)

میں کہتا ہوں کہ جب راز رکھنا امانت ہے، تو اس میں خیانت حرام ہے، جیسا کہ مال کی امانت میں خیانت حرام ہے۔

علامہ عینیؒ (متوفی ۸۵۵ھ) شرح بخاری کے اندر ''باب حفظ السر'' کی تشریح میں یوں رقمطراز ہیں :

حفظ السر يعني ترك إفشاءه وإظهاره لأنه أمانة وحفظ الأمانة واجب ، وذلك من أخلاق المؤمنين . (۵)

راز محفوظ رکھنے کا مطلب عدم افشاء واظہار ہے اور یہ اس لیے کہ راز ایک امانت ہے اور شریعت

---

(۱) سورۃ المؤمنون آیت: ۸۔

(۲) محماس بن عبداللہ الجلعود۔ الموالاۃ والمعاداۃ فی الشریعۃ الإسلامیۃ ج ۱ ص ۲۴۱۔

(۳) روضۃ العقلاء ونزہۃ الفضلاء: ص ۳۱۳، ذکر الحث علی لزوم کتمان السر۔

(۴) سراج الملوک: ج ۲، ص ۴۱۸، الباب الثالث والثلاثون فی کتمان السر۔

(۵) عمدۃ القاری ج ۲۲ ص ۲۶۸، کتاب الاستیذان، باب حفظ السر۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں امانت محفوظ رکھنا واجب ہے۔تو راز محفوظ رکھنا واجب ہوا۔اور اس کا محفوظ رکھنا مؤمنوں کے اخلاق میں سے ہے۔

فعلی احادیث :

راز کا چھپانا بہترین اخلاق ہے، دین حنیف اس کا داعی ہے اور ہمارے لیے اس میں بہت سے سارے مصالح مضمر ہیں، چاہے ان مسائل کا تعلق افراد سے ہیں یا جماعتوں اور ریاستوں سے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی عمومی غزوات میں اس صفت کو اختیار کیا ہے، کیونکہ آپ ﷺ کے بارے میں ہے:

((قلما يريد غزوة يغزوها إلّا ورّى بغيرها)).(۱)

کہ آپ ﷺ جب کبھی کسی غزوے کے لیے جاتے تو توریہ فرماتے۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ غزوات میں توریہ کرنا آپ ﷺ کی عادت تھی۔توریہ اسے کہتے ہیں کہ اظہار تو کسی ایک چیز کا کیا جائے اور مراد دوسری چیز ہو۔یہ کتمان کا ایک طریقہ ہے۔

علامہ ماوردیؒ (متوفی ۴۵۰ھ) لکھتے ہیں:

وجَبَ عليه في جلالة مرتبته ورفعة منزلته أن يعوّدنفسه كتمان السر فلا يطلع عليه أحد .(۲)

نبی کریم ﷺ پر اپنے بڑے رتبے اور بلند وعظیم مقام کے ساتھ یہ واجب تھا کہ اپنے آپ کو راز محفوظ رکھنے کا عادی رکھیں گے، تاکہ کوئی اس پر مطلع نہ ہونے پائے۔

---

(۱) صحیح البخاری ج ۱ص ۴۱۴، کتاب الجہاد باب من أراد غزوۃ فوری بغیرہا۔

(۲) نصیحۃ الملوک ص ۱۷۷، تحصیل العلوم الدینیۃ۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ میں حضرت حذیفہؓ کو راز کے لیے منتخب کیا تھا جس کو ''صاحب السر'' کہا جاتا تھا ان کے بارے میں:

كان حذيفة بن يمانؓ لقربه منه ،وثقته به ،وعلوّمنزلته عنده صاحب السر لرسول الله ﷺ . (۱)

حضرت حذیفہ نبی کریم ﷺ کی قربت، قوی اعتماد، اور عظیم المرتبہ ہونے کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے رازدار بھی تھے۔

حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ اُن سے سوال کیا کہ کیا میرے عمال میں کوئی منافق ہے؟ انھوں نے جواب میں کہا ہاں! ایک ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نہیں بتاؤں گا پھر حضرت عمرؓ نے اس کو معزول کیا۔ شاید حضرت عمرؓ اس کو پہچان گئے تھے۔ حضرت عمرؓ کی عادت تھی کہ جب کوئی شخص مرجاتا تو وہ حضرت حذیفہؓ سے پوچھتے۔ اگر وہ اس کے جنازے میں شریک ہوتے تو حضرت عمرؓ بھی شریک ہوتے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو حضرت عمرؓ بھی شرکت نہ فرماتے۔ (۲)

رسول اللہ ﷺ نے جب عبداللہ بن جحش کو ہجرت کے دوسرے سال ایک مہم پر روانہ کیا تو اُسے مہاجرین کی ایک جماعت کا امیر بنایا اور اُس کے لیے ایک خط لکھا۔ اور اُسے حکم دیا کہ دو دن تک چلتے رہیں، پھر اس خط کو کھولے۔ جب وہ اس تحریر شدہ مقام تک پہنچے تو انھوں نے خط کھولا، اس میں یہ لکھا ہوا:

سِرْ حتى تنزل نخلة على اسم الله ولا تكرهن أحداً مِن أصحابك على

---

(۱) عینی۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۲ ص ۳۰۰۴، باب قول المحدث حدثنا أو أخبرنا أو أنبأنا۔

(۲) تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳۲۳، التوبۃ۔ أسد الغابۃ ج ۱ ص ۲۴۸، حذیفۃ بن یمانؓ۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

السیر معک وامض فیمن تبعک منهم حتی تقدم بطن نخلة فترصد بها عیر قریش .(۱)

تو چلتا جا یہاں تک کہ اللہ کے نام پر نخلہ نامی مقام تک پہنچے۔ وہاں پر اپنے ساتھیوں میں کسی کو اس پر مجبور نہ کرنا کہ وہ تمھارے ساتھ جائیں۔ جو تمھارے ساتھ جانا چاہے، اُن کو ساتھ لے کر روانہ ہو۔ یہاں تک کہ تم مقام نخلہ کے درمیان تک پہنچ جاؤ۔ پھر وہاں قریش کے قبائل پر نظر رکھو اور ان کی جاسوسی کرو۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ:

((مَن نظر في كتاب أخيه بغير إذنه فإنما ينظر في النار)).(۲)

جو اپنے بھائی کے خط کو اس کی اجازت کے بغیر دیکھے، یہ ایسا ہے جیسے وہ آگ کو دیکھتا ہے۔

یہ حدیث اس کی واضح دلیل ہے کہ کسی دوسرے شخص کے سامنے پڑے ہوئے لکھی ہوئی تحریر کو دیکھنا جائز نہیں، چاہے وہ کوئی ذاتی رسالہ ہو یا خاص کتاب ہو یا اس کے علاوہ کچھ اور ہو، جب تک وہ اس کی مالک اجازت نہ دے۔(۳)

نبی اکرم ﷺ کی سیرت طاہرہ میں بہت سی جگہوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اپنے دشمنوں پر کامیابی پانے کے لیے راز کے چھپانے پر اعتماد کیا۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تو لوگوں کے سامنے دوسری جگہ جانے کا ارادہ ظاہر فرماتے۔(۴)

---

(۱) السیرۃ لابن حبان ج ۱ ص ۱۵۱۔

(۲) سنن أبی داؤد ص ۲۱۶، کتاب الصلاۃ باب الدعاء رقم: ۱۴۸۵۔

(۳) محمد راکان الدغمی۔ حمایۃ الحیاۃ الخاصۃ فی الشریعۃ الإسلامیۃ ص ۱۱۷۔

(۴) صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۱۴، کتاب الجہاد باب من أراد غزوۃ فوری بغیرہا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معیت رسول اللہ ﷺ سے شامل حال تھی۔ وہ ہر حال میں آپ کی تائید اور مدد کرتے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ فتح ونصرت کے لیے تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لاتے تھے، تاکہ امت کے لیے ایک بہترین اور مثالی نمونہ ہو۔ اور اس سے تمام جہادی آیتوں کی عملی تطبیق ووضاحت بھی ہو جائے۔

جنگ کے اہم ضروریات کے جملے سے ایک کتمان اور راز محفوظ رکھنا ہے، جنگ میں کامیابی کے لیے کتمان راز کے لیے بہت عمیق اثر رکھتا ہے۔ وہ ملت جو حفاظت راز کا خیال نہیں رکھتا ہرگز اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہوں گے۔(۱)

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین

(۱) شریف۔ کتمان السر وافشاؤہ فی الفقہ الاسلامی ص ۱۰۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل :

قائدین اور لیڈر حضرات اپنے ماتحتوں کو حفاظتِ راز کی تعلیم دیں:

جماعتوں کے قائدین اور لیڈروں کے فرائض میں سے یہ بھی ہے کہ اپنے ماتحتوں کو راز رکھنے کی تعلیم دیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو وہ پیش آمدہ انقلابات میں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکیں گے، اُن کے صفوں میں ابتری پھیل جائے گی، اور وہ دشمن کے لیے لقمہء تر بن جائیں گے۔ ان کی قوت کمزور ہوکر ختم ہوجائے گی، یہاں تک کہ وہ خود اپنے دفاع کے قابل نہ رہ سکیں گے، اسلامی تاریخ میں حفاظتِ راز کی تعلیم اور اس کی اہمیت پر مندرجہ ذیل دلائل شاہد ہیں:

مکی دور میں رسول (ﷺ) کی صحابہ کرامؓ کو راز محفوظ رکھنے کی تعلیم:

مکی دور کے اوائل میں پیغمبر ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو راز محفوظ رکھنے کی تربیت دی۔

علامہ ہرفیؒ فرماتے ہیں :

لقد حَرَصَ المصطفی ﷺ منذ بداية دعوته على تربية أتباعه على حفظ الأسرار مهما صغرتْ ،وتعويدهم على عدم إفشائهاللصديق أو العدوّ،وضرب الصحابة الكرام من رجال ،ونساء ،وأطفال أروع الأمثلة لهذه التربية .

فقدكان الرسول عليه السلام كتومألسره مدرِكاًلمخاطر الثرلرة على دعوته ودولته فكان يقول:((كفى بالمرء كذبا أن يحدّث بكلّ ما سمع)) (۱) (۲)

---

(۱) مسلم ج ا ص ۱۰، باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع۔

(۲) الخابرات فی الدولۃ الاسلامیۃ ص ۱۹۵، الفصل الثالث حمایۃ أسرار الدولۃ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ دعوت اسلام کے آغاز ہی سے صحابہ کرامؓ کو راز محفوظ رکھنے کی تربیت پر حریص تھے، چاہیے وہ کتنے ہی معمولی راز کیوں نہ ہو، آپ ﷺ اپنے تمام متبعین کو اس طرح راز کے عدم افشاء کا عادی بنا لیتے کہ نہ دوست کو اور نہ دشمن کو راز فاش کریں۔ مرد، عورتیں، نابالغ صحابہ کرامؓ اس تربیت کی بہترین اور عظیم مثال تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ خود راز کے بہت بڑے محافظ تھے اور راز کے افشاء کی صورت میں دعوت اور اسلامی سلطنت کو درپیش خطرات سے واقف تھے۔ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے :

آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کو وہ بیان کر دے (راز اور عام بات کے درمیان فرق نہ کرے)۔

اسی طرح علامہ ہرفی لکھتے ہیں:

زيادة في السرية،ومحافظة على أتباعه خلال الفترة المكيّة فترة التعذيب كان يأمرهم إذا حَانَ موعدُ الصلوة بأن يتفرقوا في الشعاب حتى لا تكشف قريشٌ أمرَهم من ملاحقتهم ،وتعذيبهم لتفتنهم عن دينهم .(۱)

راز محفوظ رکھنے اور صحابہ کرامؓ کے تحفظ کی خاطر، جب مکی دور میں مسلمانوں کو کافروں کے ہاتھوں اذیتیں پہنچتیں، تو جب نماز کا وقت قریب ہو جاتا، تو پیغمبر ﷺ حکم فرماتے کہ صحابہ کرامؓ اطراف میں پھیل جائیں تا کہ قریش کو مسلمانوں کی حالت معلوم نہ ہو سکے اور وہ انھیں تکلیف نہ پہنچائیں اور کہیں دین سے صحابہ کرامؓ کو نہ ہٹائیں۔

---

(۱) الخابرات في الدولة الإسلامية ص ۱۹۵، الفصل الثالث حماية أسرار الدولة۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حفاظتِ راز کا اہتمام اور پیغمبرِ اسلام (ﷺ):

نبی کریم ﷺ اس بات کے شدت سے خواہاں تھے کہ میرا ہر صحابی راز محفوظ رکھنے کا پابند ہو۔

حضرت انسؓ کا واقعہ:

خادم سے تین قسم کی امانتوں کی حفاظت بہت مطلوب ہے: (۱) مال، (۲) عزت وآبرو، (۳) راز۔ خاص کر راز کی حفاظت تو بہت ضروری ہے؛ کیونکہ اس کو مالک کے بہت سے خفیہ امور کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ علامہ ہرفیؒ لکھتے ہیں:

لم تقصر تربية المصطفىٰ لأتباعه على الرجال و النساء، بل تشربها الصغار، وخير شاهد على ذلك أنسُ بن مالكؓ . (۱)

نبی کریم ﷺ نے حفاظتِ راز کے سلسلے میں صحابہ کرامؓ کی تربیت کو صرف مرد وعورت تک مخصوص نہیں کیا، بلکہ نابالغ بچوں کی بھی تربیت فرماتے تھے، اس کا بہترین مظہر حضرت انسؓ کا واقعہ ہے جو وہ خود یوں بیان کرتے ہیں:

ثابتؓ نے فرمایا کہ انسؓ نے فرمایا کہ:

((أتى عليّ رسولُ اللّٰه ﷺ وأنا ألعب مع الغلمان. فسلّمَ علينا. فبعثني في حاجةٍ. فأبطأتُ على أميّ. فلما جئتُ. قالتْ: ماحبسك؟ قلتُ: بعثني رسولُ اللّٰه ﷺ لحاجةٍ. قالتْ: ما حاجته؟ قلتُ: إنها سرٌّ. قالتْ: لاتحدثن بسرّ رسول اللّٰه ﷺ أحداً. قال أنسٌ: واللّٰهِ لو حدثتُ به أحداً لحدثتُك به يا ثابتُ!)). (۲)

---

(۱) المخابرات في الدولة الإسلامية ص ۱۹۶، الفصل الثالث حماية أسرار الدولة۔

(۲) مسلم ج ۲ ص ۲۹۹، کتاب الفضائل باب من فضائل أنس بن مالک، مسند أحمد ج ۳ ص ۱۰۹ رقم: ۱۲۰۷۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں بچوں کے ساتھ کھیلتا تھا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے، ہمیں سلام کیا اور پھر مجھے نبی کریم ﷺ نے ایک حاجت کے لیے بھیجا، میں نبی کریم ﷺ کی یہ حاجت پوری کر کے اپنی والدہ کے پاس دیر سے آیا، تو والدہ نے پوچھا کہ کیوں دیر سے آئے؟ میں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک حاجت کے لیے بھیجا تھا، والدہ نے پوچھا کہ کونسی حاجت تھی؟ میں نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا راز ہے، تو والدہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کا راز کسی کو بھی مت بتانا، انسؓ نے فرمایا کہ اے ثابتؒ! اگر میں یہ بات کسی کو کہتا تو آپ کو بتا دیتا۔

حضرت انسؓ کی والدہ نے ان کو ہدایت کی کہ وہ آپ علیہ السلام کے کسی راز کو ظاہر نہ کرے۔

اس میں خادموں کے بڑوں اور سرپرستوں کے لیے ایک سبق ہے کہ وہ ان سے ان واقعات و حالات کی معلومات کے بارے میں اصرار نہ کرے جو اُن کو خدمت کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔ نہ اپنے مخدومین و مالکین کے خبروں کو آگے پھیلانا چاہیے۔ جیسا کہ حضرت انسؓ کا موقف اور اُن کی سختی حفاظتِ اسرار کے بارے میں معلوم ہوئی۔ یہ ایک نمونہ ہے جس کی اطاعت لازمی ہے۔ یہاں تک کہ اپنے انتہائی قریبی اور عزیز دوست کے سامنے بھی افشاے راز سے احتراز لازمی ہے۔

وہ خادم جو مخدومین کے گھروں کے راز فاش ہے کرتا ہے، خائن ہے۔ اس کو کام سے فارغ کرنا کوئی ناجائز بات نہیں، تاکہ اس کے ضرر سے بچا جائے۔ شاید اُس کو کام سے نکالنا اس کو سبق سکھا دے کہ وہ افشاے راز سے توبہ کرے۔ اور دوسرے بھی اس سے نصیحت لے کہ اسرار کی حفاظت کا ادب اختیار کریں اور ان کا پورا التزام کریں۔(۱) - (۲)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ:

---

(۱) فتاوی لأزہر ج ۱۰ ص ۳۵۵، الخدم وأسرار البیوت۔

(۲) شریف کتمان السر وإفشاؤہ فی الفقہ الإسلامی ص ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أولُ ما أوصاني به رسولُ اللّٰه(ﷺ):أن قال:(يابنيّ! اكتمْ سرّي تكن مؤمناً) فكانت أمي وأزواج النبي(ﷺ) يسئلنني عن سرِّ رسول الله (ﷺ) فلا اخبرهم به.وماأنا بمخبرِسرِّ رسول الله (ﷺ) أحداً أبداً . (۱)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اول بات جس کی مجھے نبی کریم (ﷺ) نے وصیت فرمائی، وہ یہ ہے کہ مجھے فرمایا کہ اے بیٹے! تم میرے راز چھپائے رکھو، تا کہ کامل مؤمن بن سکو، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ امہات المؤمنینؓ اور میری والدہ مجھ سے رسول اللہ (ﷺ) کے راز کے متعلق پوچھتی لیکن میں ان کو بتلاتا نہیں تھا اور نہ میں نے کبھی کسی کو رسول اللہ (ﷺ) کے راز کی خبر دی۔

مذکورہ حدیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ ہر مسلمان اپنے گھر میں بچوں کو راز محفوظ رکھنے کی تربیت بھی دے۔

علامہ محمد نور سویدؒ جس نے اولاد کی تربیت پر ایک بے مثال کتاب لکھی ہے، اس میں تحریر فرماتے ہیں:

اتبعَ رسول اللّٰه(ﷺ) لتنمية ثِقة الطفل بنفسه عدداً من الطُرُق ،وذلك لينشأ طفلاً قوياً وذلك بالطُرُق التالية : تقوية إرادة الطفل،وذلك بتعويده على أمرين النين :وهما تعويده حفظ الأسرار كمافعل أنسؓ،وعبدالله بن جعفرؓ إذ عند ما يتعلم الطفل كتمان الأسرار، ولا يفضحها فإن إرادته تنمو وتقوى ، و بالتالي تكبر ثقته بنفسه . (۲)

نبی کریم ﷺ نے کئی طریقے سکھائے ہیں، جن کے ذریعے بچے کے اندر خود اعتمادی بڑھتی

---

(۱) أحمد بن علی المثنی ۔ مسند أبی یعلی ج ۶ ص ۳۰۶۔

(۲) منہج التربیۃ النبویۃ للطفل ج ۱ ص ۱۷۶۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے اور وہ ایک قوی شخصیت بن سکتا ہے، ان طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ بچے کا ارادہ قوی اور پختہ بنایا جاسکے اور یہ دو باتوں سے ممکن ہے: اول یہ کہ بچہ کو راز محفوظ رکھنے کا عادی بنایا جائے جس طرح انس بن مالکؓ اور حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے یہ خصلت نبی کریم (ﷺ) کی تربیت سے حاصل کی تھی، کسی پر بھی راز ظاہر نہیں کرتے، یہ اس لیے کہ جب بچہ راز محفوظ رکھنے کی عادت اپنالے، تو اس کے ارادے میں تقویت اور پختگی پیدا ہوتی ہے نتیجتاً اس میں خود اعتمادی کی قوت بڑھتی ہے۔

دارارقم کا واقعہ:

نبی کریم (ﷺ) نے اپنی امت کو انقلاب لانے کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے کہ وہ کس طرح اپنے نظریاتی افراد میں اضافہ کرے، نازک اور حساس حالات میں اپنی مشاورتی کونسل کس طرح قائم کی جائے؟ علامہ ہرفیؒ اس باب کے متعلق یوں رقمطراز ہیں:

فكان عليه الصلوة والسلام يجتمع مع أتباعه في دار الأرقم بن أبي الأرقم بطريقة سرّية دون أن تكشف قريشٌ ذلك، ونحن حتى اليوم لانعلم ما كان يدور في تلك الدار إثناء اجتماع الرسول ﷺ بأتباعه ولانعرف نوعية الموضوعات التي تطرح، وكيف كانت تدار الجلسات، وكيف كانت تنظم الحراسة، وكيف كانوا يصلون إلى الدار، وفي أيّ الأوقات إلى غير ذلك من الأمور. وهذا إن دلّ على شيء فإنما يدل على حرص الرسول ﷺ على السرية والكتمان. (۱)

نبی کریم ﷺ خفیہ طریقے سے دارارقم میں صحابہ کرامؓ کے ساتھ ملاقات کرتے، تاکہ قریش

(۱) الخابرات في الدولة الإسلامية ص ۱۹۶، الفصل الثالث حماية أسرار الدولة۔ الرحیق المختوم ص ۹۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قریش کو اس کا اظہار نہ ہو سکے اور ہمیں آج تک اس بات کا علم نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی اس ملاقات میں کونسی بحث کرتے، اور اُن موضوعات کی نوعیت بھی معلوم نہیں جو اس مجلس میں زیرِ بحث ہوتے تھے، اور ہم نہیں جانتے کہ یہ مجالس کس طرح منعقد ہوتے، اور کس طرح ان مجالس کے تحفظ کا انتظام کیا جاتا تھا، وہ سب دارارقم کیسے اور کس وقت آتے تھے؟ اس کے علاوہ دیگر بہت سے امور ہیں جن کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں یہ سب امور اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ ﷺ رازوں کی حفاظت کا شدید اہتمام کرتے تھے۔

دوسری بیعت عقبہ کا واقعہ :

نبی کریم (ﷺ) صحابہ کرامؓ کو قولاً وفعلاً راز کی حفاظت کی تعلیم وتربیت دیتے تھے۔

اس کے بارے میں علامہ ہرفیؒ لکھتے ہیں:

في بيعة العقبة الثانية قدم المصطفى عليه الصلوة والسلام لأتباعه درساً عملياًفي السرية والكتمان عندمااشترط على الأنصار التكتم على خبر اجتماعهم به،وزيادة في السرية أختارَالثلث الأخيرمن الليل موعداللقاء ،ونجح الإجتماع، وبدأت مرحلة جديدة من حياة الدعوة الإسلامية . (۱)

بیعت عقبہ دوم کے موقع پر نبی کریم (ﷺ) نے صحابہ کرامؓ کو راز محفوظ رکھنے کے متعلق عملی درس دیا، اس طرح کہ انصار پر لازم کیا کہ اس اجلاس کے راز کو افشاء نہ کیا جائے اور راز کو زیادہ محفوظ رکھنے کی خاطر شب کے آخری حصے کو ملاقات کے لیے منتخب کیا، نتیجہ میں اجتماع کامیاب ہوا اور دعوت اسلامی کا ایک نیا مرحلہ شروع ہوا۔

---

(۱) ابن ہشام۔السیرۃ النبویۃ ج ۲ص ۸۴، ہرفی۔الخابرات فی الدولۃ الاسلامیۃ: ص ۱۹۷۔ابن جوزی۔المنتظم ج ۳ص ۷۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جس کی تفصیل انصاری صحابی حضرت کعب بن مالکؓ یوں بیان کرتے ہیں :

فنمنا تلك الليلة مع قومنا في رحالنا حتى إذا مضى ثلث الليل خرجنامن رحالنا لميعاد رسول الله(ﷺ) نتسلل تسلل القَطَا مستخفين حتى اجتمعنا في الشعب عندالعقبة .(۱)

اسی رات ہم اپنی قوم کے ساتھ اپنے مقامات میں سوگئے جب رات کا تیسرا حصہ گزر گیا،تو ہم اپنی جگہوں سے نبی کریم (ﷺ) کے ساتھ کیے گئے وعدے کو پورا کرنے کے لیے نکل گئے، قطا پرندے کی طرح ہم چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ خفیہ طریقے سے نکلے اپنے پروگرام کو محفوظ رکھتے ہوئے،ہم عقبہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل گئے:

بعد تعهد الأنصار بالدفاع عن الرسول ﷺ ،والتضحية من أجله بالغالي و النفيس في بيعة العقبة الثانية أوعَظَ لأصحابه بالهجرة إلى المدينة المنورة بأقصى درجة من السرية ،وكانت تعليماته تنصّ على عدم السماح بالهجرة الجماعيّة بل المسموح هوالتسلّل بشكل فرديّ إلى المدينة المنورة حتى لا تفطن قريشٌ لهم .(۲)

اورانصار کے نبی کریم (ﷺ) سے دفاع کرنے کے عہد کے بعد اور نبی کریم (ﷺ) کے لیے مالی وجانی قربانی دینے کے عہد کے بعد نبی کریم (ﷺ) نے بیعت عقبہ دوم کے موقع پر صحابہ کرامؓ کو خفیہ طریقے سے مدینہ منورہ کو ہجرت کا حکم فرمایا۔ نبی کریم (ﷺ) نے صراحت کے ساتھ اس بات کی تعلیم دی کہ ہجرت اجتماعی طریقے سے نہیں کی جائے گی، بلکہ انفرادی اور انتہائی خفیہ

---

(۱) ابن ہشام۔السیرۃ النبویۃ ج۱ص۴۴۰/۴۴۱۔تاریخ طبری ج۲ص۳۶۲۔

(۲) الخابرات فی الدولۃ الاسلامیۃ :ص۱۹۷،الفصل الثالث حمایۃ أسرار الدولۃ۔ابن جوزی۔المنتظم ج۳ص۵۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طریقے سے، تاکہ قریش کو علم نہ ہو سکے۔

ہجرت مدینہ منورہ اور راز کا تحفظ :

جب نبی کریم (ﷺ) نے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی، تو اس طریقے سے فرمائی کہ ہجرت کا راز محفوظ تھا۔

اس کے بارے میں علامہ ہرفی" لکھتے ہیں:

عندماقرر الرسول عليه الصلوة والسلام اللحاق بأتباعه في المدينة المنورة نجده يأخذ بكلّ الأسباب التي تكفل خروجه من مكة دون علم قريش .(۱)

جب نبی کریم (ﷺ) نے مدینہ منورہ میں صحابہ کرامؓ سے ملنے کا ارادہ فرمایا، تو ہم دیکھتے ہیں کہ نبی کریم (ﷺ) نے وہی تمام اسباب اپنائے، جن کی مدد سے آپ (ﷺ) قریش سے خفیہ طور پر مکہ مکرمہ سے نکل سکے۔

جس کی تفصیل علامہ ہرفی" یوں تحریر فرماتے ہیں :

فعندماقرر الهجرة أتى إلى أبي بكر في وقت الهاجرة على غير عادته وعندما دخل البيتَ أمَرَ أبابكر زيادةً في التحوط بأن يخلي البيتَ من جميع الموجودين من أهل بيته حتى لايعلم أحدٌ بمخططه للخروج من مكة،ثم بيّن لأبي بكر: أنه عازمٌ على الهجرة ، وأنه أختارَ رفيقاًله،وبعدذلک وضعوا خطة الخروج التي كانتْ تنص على سلوک طريقٍ مغايرٍ للطريق المعهود إلى المدينة.(۲)

---

(۱) المخابرات في الدولة الإسلامية ص ۱۹۷، الفصل الثالث حماية أسرار الدولة۔

(۲) المخابرات في الدولة الإسلامية :ص ۱۹۷، الفصل الثالث حماية أسرار الدولة ۔تاریخ طبری ج ۲ ص ۳۷۸۔

12289

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب نبی کریم (ﷺ) نے ہجرت کا ارادہ فرمایا، تو دو پہر کے وقت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس خلاف عادت تشریف لائے۔ جب ان کے گھر داخل ہوئے تو ان کو حکم دیا کہ احتیاطاً کمرے کو تمام اہل خانہ سے خالی کیا جائے؛ تاکہ مکہ مکرمہ سے نبی کریم (ﷺ) کے نکلنے کی کسی کو بھی اطلاع نہ ہو جائے۔ پھر نبی کریم (ﷺ) نے ہجرت کا ارادہ ظاہر فرمایا اور بتایا کہ میں نے آپ کو رفیق سفر منتخب کیا ہے، اس کے بعد دونوں حضرات نے مکہ مکرمہ سے نکلنے کا نقشہ ترتیب دیا، جس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ نامعلوم راستے سے مدینہ منورہ جائیں گے۔

باقی تفصیل یوں ہے :

أمَرَ ابوبکرؓ ابنَه عبدَالله أن يتسمع لهما مايقول الناس نهاره، ثم يأتيهما إذا أمسى بها يكون ذلك اليوم من الخبر .(۱)

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ کو حکم دیا کہ ہمارے لیے وہ باتیں چپکے سے سُنیں جو لوگ دن کو کرتے ہیں، پھر شام کے وقت ہمارے پاس اس دن کی خبریں لے کر آئیں۔

فكان عبدالله بن أبي بكر يكون في قريش نهاره معهم يسمع مايأتمرون به و مايقولون في شأن رسول الله (ﷺ) وأبي بكر، ثم يأتيهما إذا أمسى فيخبرهما الخبرَ .(۲)

حضرت عبداللہؓ حکم کے مطابق مکہ مکرمہ میں قریش کے ساتھ دن گزارتے اور قریش حضور (ﷺ) اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے متعلق جو مشورے کرتے یا کچھ کہتے تو سنتے اور شام کے وقت

(۱) ابن ہشام۔ السیرۃ النبویۃ ج ۲ ص ۱۲۹/۱۳۰، ابن کثیر۔ البدایۃ والنہایۃ ج ۳ ص ۱۹۶۔

(۲) ابن ہشام۔ السیرۃ النبویۃ ج ۲ ص ۱۲۹/۱۳۰، ابن کثیر۔ البدایۃ والنہایۃ ج ۳ ص ۱۹۶۔ تاریخ طبری ج ۲ ص ۳۷۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غار کو آتے اور آپ دونوں کو قریش کے تاثرات سے مطلع کر دیتے۔

آگے چل کر مزید لکھتے ہیں:

وأمر عامر بن فهيرة مولاه: أن يرعى غنمه نهاره، ثم يريحها عليهما إذا أمسى في الغار. فكان عامر بن فهيرة يرعى في رعيان أهل مكة فإذا أمسى أراح عليهما غنم أبي بكر فاحتلبا وذبحا فإذا عبدالله بن أبي بكر من عندهما أتبع عامر بن فهيرة ألره بالغنم يعفي عليه. (۱)

حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اپنے غلام عامر بن فہیرہ کو حکم دیا کہ وہ دن کے وقت آپ کی بکریوں کو چرائے اور شام کو غار تک بکریاں لے آئے، تو عامر بن فہیرہ حکم کے مطابق دن کو بکریاں چراتے اور شام کو غار کے منہ تک لاتے، تاکہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور نبی کریم (ﷺ) بکریوں کے دودھ اور گوشت سے استفادہ کریں۔ دوسری بات یہ کہ جب حضرت عبداللہ ؓ غار سے واپس ہوتے، تو عامر بکریوں کے ذریعے ان کے قدموں کے نشانوں کو ختم کر دیتے۔

آگے مزید تفصیل بیان کرتے ہیں:

كانت أسماء بنت أبي بكرؓ تأتيهما من الطعام إذا أمست بما يصلحهما (۲)

دون أن تكشف من قبل قريش ضاربة لبنات جنسها المثل الأعلى في التضحية للإقتداء بهما. (۳)

---

(۱) البدایۃ والنہایۃ ج ۳ ص ۱۹۶، باب ہجرۃ رسول اللہ بنفسہ الکریم ومعہ أبوبکر، ابن ہشام۔ السیرۃ النبویۃ ج ۲، ص ۱۳۰۔ ابن جوزی۔ المنتظم ج ۳ ص ۵۱، تاریخ طبری ج ۲ ص ۳۷۸۔

(۲) ابن کثیر۔ البدایۃ والنہایۃ ج ۲، ص ۱۲۶، باب ہجرۃ رسول اللہ بنفسہ الکریم ومعہ أبوبکر۔

(۳) سلامۃ محمد ہرفی۔ المخابرات فی الدولۃ الإسلامیۃ ص ۳۱، الفصل الأول مخابرات الرسول ﷺ ضد قریش۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی بیٹی حضرت اسماءؓ شام کے وقت دونوں کے لیے کھانے کا سامان اس طریقے سے لاتیں کہ قریش کو خبر نہ ہوتی۔ حضرت اسماءؓ اس عمل میں اپنی ہم جنسوں کے لیے قربانی دینے کے لیے اور اقتداء کے لیے ایک عظیم مثال قائم کرنے والی ہیں۔

وأما عبدالله بن اريقط فقد اخلَصَ للرسول عليه الصلوة والسلام رغم شركه فكتَمَ أسرارَ المهاجرين على الرغم من الجائزة الضخمة التي وضعتها قريشٌ لمن يأتيها بالرسول حيّاًأو ميتاًفسلك بهم أسلم الطُرُق إلى المدينة المنورة بعد مانقل إليه جهاز مخابرات المصطفى (ﷺ) بعد ثلاثة أيام بأن قريشاً كفت عن المطاردة .(۱)

عبداللہ بن اریقط نے مشرک ہونے کے باوجود پیغمبر (ﷺ) کے ساتھ مخلصانہ طور پر مہاجرین کے راز کو چھپائے رکھا، باوجود یکہ قریش نے اس شخص کے لیے جس نے پیغمبر ﷺ کو زندہ یا مردہ حاضر کیا بھاری انعام کا اعلان کیا تھا (جو سو اُونٹ تھے)، لیکن پھر بھی عبداللہ بن اریقط نے مہاجرین کو صحیح اور سالم طریقے سے مدینہ منورہ پہنچادیا، یہ اس وقت جب نبی کریم (ﷺ) کے استخباراتی ذرائع نے تین دن بعد یہ خبر پہنچادی کہ قریش نے نبی کریم (ﷺ) پر حملے کا ارادہ ترک کیا ہے۔

مدنی دور اور راز کا تحفظ :

مکی دور کے بنسبت مدنی دور میں مسلمان بہت مضبوط تھے، لیکن پھر بھی رسالت مآب (ﷺ) مکی دور کی طرح صحابہ کرامؓ کو راز محفوظ رکھنے کی تربیت دیتے۔

---

(۱) سلامۃ محمد ہرفی ۔ المخابرات فی الدولۃ الاسلامیۃ ص ۳۲، الفصل الأول مخابرات الرسول ﷺ ضد قریش۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علامہ ہرفیؒ لکھتے ہیں:

عند ماقامت دولةُ الإسلام في المدينة المنورة تابعَ الرسولُ عليه الصلوة والسلام دروسَه العملية لأتباعه في السريّة والكتمان،وقدّم العديد من وسائل الإيضاح في معاركه ليقتدوا به ،ويسيروا على نهجه . (۱)

جب مدینہ منورہ میں اسلامی سلطنت قائم ہوئی،تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو راز محفوظ رکھنے کا عملی درس جاری رکھا،اس وقت آپ ﷺ نے حفاظت راز کی اہمیت کے وضاحت کے نئے طریقے متعارف کروائے،تاکہ صحابہ کرامؓ راز محفوظ رکھنے میں آپ ﷺ کا اقتداء کریں۔

جنگِ بدر کا واقعہ:

پیغمبر خدا (ﷺ) غزوات میں ایسی ترتیب اختیار کرتے کہ مسلمان اپنے راز چھپائے رکھتے اور دشمنوں کے راز واحوال معلوم ہوتے،اسی وجہ سے مسلمان کامیاب ہوتے۔

حدیث شریف میں ہے:

إن رسول الله ﷺ أمر بالأجراس أن تقطع من أعناق الإبل يوم بدر.(۲)

نبی کریم (ﷺ) نے غزوہ بدر کے دِن صحابہ کرامؓ کو حکم فرمایا کہ اونٹوں کی گردنوں سے آواز دینے والی چیزوں (گھنٹیوں) کو اُتار دیں۔

اس کی مزید تشریح علامہ ہرفیؒ یوں کرتے ہیں:

ففي بدر نلاحظه يأمر بقطع الأجراس من أعناق الإبل من أجل إخفاء حركات

---

(۱) الخابرات فی الدولۃ الإسلامیۃ ۱۹۸،الفصل الثالث حمایۃ أسرار الدولۃ۔

(۲) ہیثمی۔مجمع الزوائد ج ۵ ص ۶۷ رقم:۸۰۶۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الجيش الإسلامي .(۱)

جنگ بدر کے موقع پر ہم نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے اونٹوں کی گردنوں سے جرسوں کو نکالنے کا حکم دیا تا کہ اسلامی لشکر کی حرکت محفوظ ہو۔

رازوں کی حفاظت کے لیے ایک دوسرا وسیلہ بھی اختیار کیا گیا ہے۔ اور اس میں انتہاء درجے کا کتمان واخفاء ہے۔ راز کے بارے میں یہ وسیلہ اور ذریعہ دراصل رسول اللہ ﷺ کے وہ لازمی اور واجب اوامر تھے جو آپ دوسرے صحابہ کو دیتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ بعض اوقات قائدِ لشکر کو ایک خط دے دیتے اور حکم کرتے کہ امیر اور لشکر میں کوئی دوسرا شخص بھی اس کو نہ پڑھے۔

جیسا کہ ہجرت نبوی ﷺ کے دوسرے سال آپ ﷺ نے عبداللہ بن جحشؓ کو ۱۲ صحابہ کرام کا ایک لشکر دے کر ایک خفیہ مہم پر روانہ کیا۔ آپؐ نے اس کو ایک خط دیا اور یہ حکم دیا کہ ایک معین رُخ میں دو دن تک سفر کرنے کے بعد اس کو کھولیں۔ جب دو دن گزر گئے تو عبداللہ بن جحشؓ نے خط کھولا۔ اس میں لکھا ہوا تھا:

إذانظرتَ في كتابي هذافامض حتى تنزل (نخلة) بين مكة والطائف فترصد لناعير قريش وتعلم لنامن أخبارهم فلمانظرفي الكتاب قال: سمعاً وطاعةً، ثم قال ذلك لأصحابه وقال: قدنهاني رسول الله ﷺ أن أستكره أحداً منكم فمضوا لم يتخلف منهم أحد ومضى عبدالله بن جحش وأصحابه حتى نزل بنخلة .(۲)

کہ جب تم اس خط کو پڑھ لو تو پھر چلتا جا، یہاں تک کہ مکہ اور طائف کے درمیان واقع مقام

---

(۱) المخابرات فی الدولۃ الاسلامیۃ ص ۱۹۸، الفصل الثالث حمایۃ أسرار الدولۃ۔

(۲) مجمع الزوائد ج ۶ ص ۱۹۸، حسن ابراہیم حسن۔ تاریخ الاسلام ج ۱ ص ۱۰۸، عیون الأثر ج ۱ ص ۲۲۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نخلہ تک پہنچے۔ وہاں پھر قریش کے قافلوں کے لیے گھات لگا کر بیٹھ جا اور اُن کی معلومات ہم تک پہنچا جب وہ خط پڑھ چکے تو کہنے لگے کہ میں نے تو آپ ﷺ کی بات سنی اور اب اس کی اطاعت کروں گا۔ پھر یہ بات اپنے ساتھیوں کو بتادی اور اُن سے کہا کہ مجھے تو رسول ﷺ نے روکا ہے کہ زبردستی تم میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے جاؤں۔ لہٰذا وہ بھی ان کے ساتھ ہو لئے۔ کوئی ایک بھی پیچھے نہ رہا۔ حضرت عبداللہ بن جحشؓ اور ان کے ساتھی چلتے گئے یہاں تک کہ وہ مقام نخلہ پہنچ گئے۔

إضافةً إلى أنه لم يخبر أحداً في المدينة إلى أين وجهته، وهذه من الأمور التي كان يتمسك بها فكان عليه الصلوة والسلام في معظم غزواته إذا أراد ناحيةً ورّى بغيرها.(۱) وفي غزوة الفتح نجده يخفيٰ وجهته حتى عن أقرب الناس إليه من أجل مباغتة قريش، وجعلها تستسلم دون قتال .(۲)

اس کے علاوہ مدینہ منورہ میں کسی کو بھی خبر نہیں دیتے کہ اسلامی لشکر کس طرف جا رہا ہے۔ یہ ان امور میں سے ہے، جو راز محفوظ رکھنے کی دلیل ہے، غزوات میں نبی کریم (ﷺ) ایک طرف کا قصد فرماتے، تو حکمت کی بنیاد پر دوسری جانب کے معلومات حاصل کرتے اور اصل طرف کو چھپاتے۔

غزوہ فتح مکہ کے موقع پر ہم نے دیکھا کہ نبی کریم (ﷺ) نے سفر کے روخ کو خفیہ رکھا تھا حتی کہ قریبی صحابہ کرامؓ سے بھی چھپاتے اس لیے کہ اچانک قریش پر ایسا حملہ کریں کہ بغیر مزاحمت کے امن سے کامیاب ہو جائیں۔

---

(۱) عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: ج ۱۴، ص ۲۱۶، باب من أراد غزوۃ فورّی بغیرہا۔ المخابرات فی الدولۃ الإسلامیۃ: ص ۱۹۸، الفصل الثالث حمایۃ أسرار الدولۃ۔

(۲) ابن ہشام۔ السیرۃ النبویۃ ج ۴ ص ۳۹۔ المخابرات فی الدولۃ الإسلامیۃ ص ۱۹۸، الفصل الثالث حمایۃ أسرار الدولۃ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پانچویں فصل :

صحابہ کرامؓ اور راز کی حفاظت:

سرورِ کائنات (ﷺ) کی تعلیمات پر صحابہ کرامؓ نے پورا عمل کیا تھا۔ صحابہ کرامؓ اپنے قائد پیغمبر (ﷺ) کے نقش قدم پر چلتے تھے، حکومت اور مجالس کے راز محفوظ رکھنے کا خوب اہتمام کرتے تھے، چاہے راز کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہوتا اور سلطنت ورعیت کے مصالح پر اثر انداز نہیں ہوتا:

سارَ الصحابةُ الكرام على خط قائدهم المصطفىٰ (ﷺ) فحرصوا على كتمان أسرار دولتهم ومجتمعهم مهما كانتْ هذه الأسرار بسيطة ،ولايترتب عليها ضررٌ بمصالح الدولة والأمة . (١)

صحابہ کرامؓ اپنے قائد (ﷺ) کے نقش قدم پر چلتے، چاہے یہ اسرار کتنے ہی معمولی کیوں نہ ہوں، اور چاہے ان کے افشاء سے ریاست اور امت کے مصالح کو کوئی نقصان بھی نہیں پہنچتا ہو۔

اب کچھ صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کے آثار انتخاباً ذکر کیا جاتا ہے کہ اس سے موضوع کے وضاحت اور اہمیت واضح ہو جائے گا، اور اس کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ اور رسول اللہ ﷺ کے عمومی تربیت کے اثر واضح ہو جائے گا جو صرف مرد اور نابالغ تک محدود نہیں تھا، اور نہ یہ تربیت انفرادی زندگی تک خاص تھا، بلکہ یہ تربیت اجتماعی اور سیاسی زندگی کو بھی شامل تھا:

---

(١) الخابرات في الدولة الإسلامية: ص ١٩٨، الفصل الثالث حماية أسرار الدولة۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خلفاے راشدینؓ کا راز کی حفاظت کرنا:

چاروں خلفاے راشدینؓ سیدنا ابوبکرؓ، سیدنا عمر فاروقؓ، سیدنا عثمانؓ، سیدنا علیؓ راز کی حفاظت کرنے والے تھے۔

ا۔ حضرت ابوبکرؓ اور راز کی حفاظت:

خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ راز رکھنے کا بہترین نمونہ تھے، امام بخاریؒ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے راز رکھنے کے متعلق روایت نقل کرتے ہیں، جس میں ابوبکر صدیقؓ کا اثر یوں نقل کیا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت حفصہؓ بیوہ ہوگئیں، تو حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ سے ملا، تو میں نے انھیں حضرت حفصہؓ کو نکاح میں لینے کے لیے پیش کش کی، میں نے کہا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں، تو میں آپ کے ساتھ حضرت حفصہؓ کا نکاح کردوں، حضرت عثمانؓ نے کہا کہ میں سوچوں گا، کئی روز انتظار کے بعد پھر ملاقات ہوئی، تو آپؓ نے کہا فی الحال نکاح کے لیے تیار نہیں ہوں۔

پھر میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ ملاقات کی، تو میں نے کہا کہ اگر آپ کو پسند ہو تو میں حضرت حفصہؓ کو آپ کے نکاح میں دے دوں، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سکوت اختیار کیا اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا، میں ابوبکر صدیقؓ پر حضرت عثمانؓ کی بنسبت زیادہ غصہ تھا۔

کئی روز انتظار کے بعد پیغمبر (ﷺ) نے نکاح کا پیغام بھیجا اور ہم نے قبول کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا کہ آپ مجھ پر غصہ تھے، جب آپ نے حضرت حفصہؓ کے نکاح کی پیشکش کی تھی اور میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ: ہاں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ جب آپ نے مجھے حضرت حفصہؓ کی نکاح کی پیشکش کی اور میں خاموش رہا تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کا باعث یہ تھا کہ پیغمبر ﷺ نے حضرت حفصہؓ کا ذکر کیا تھا۔

فلم أكن لأفشي سر رسول الله (ﷺ)، ولو تركها النبيُ (ﷺ) لقبلتُها. (۱)

تو میں نہیں چاہتا تھا کہ پیغمبر (ﷺ) کے راز کو فاش کروں، اگر پیغمبر (ﷺ) اس ارادے کو ترک فرماتے، تو پھر میں نکاح کے لیے تیار تھا۔

۲۔ حضرت عمرؓ اور راز کی حفاظت :

خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروقؓ بھی راز محفوظ رکھنے کے پابند تھے، وہ فرماتے ہیں:

مَن كتم سرّه كانت الخيرة في يده. (۲)

جس نے اپنے راز کو محفوظ رکھا، تو اس کا اختیار اس کے ہاتھ میں ہے۔

حضرت عمرؓ انصار میں سے ایک شخص کے ساتھ بیٹھا تھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاریؒ آ گیا اور ان دونوں کے ساتھ بیٹھ گیا، حضرت عمرؓ اس کو فرمایا:

إنا لا نحب مَن يرفع حديثنا فقال له عبدالرحمن : لستُ أجالس أولئك يا أمير المؤمنين ؟! قال عمر: بلىٰ فجالس هذا وهذا ، ولا ترفع حديثنا. (۳)

ہم ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا ہوں جو ہمارے مجلس کے باتیں افشاء کرتے ہیں، حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: ای امیر المؤمنین! آیا ہم آپ کے ساتھ نہ بیٹھیں گے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا: کہ ہاں! آپ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ لیکن ہمارے مجلس کے احوال افشاء نہ کریں۔

---

(۱) بخاری ج ۲ ص ۷۶۷، کتاب النکاح باب عرض الرجل أخته او ابنته لرجل صالح۔ ریاض الصالحین ص ۱۹۹، حیاۃ الصحابۃ ج ۲ ص ۱۹۴

(۲) ابن جوزی۔ مناقب عمر بن الخطاب ص ۲۲۹، الباب الثامن والخمسون فی ذکر ما تمثل به من الشعر۔

(۳) أدب المفرد ج ۱ ص ۲۰۴، باب من أحب كتمان السر وأن جالس كل قوم فيعرف أخلاقهم۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حضرت عثمانؓ اور راز کی حفاظت :

خلیفۂ سوم حضرت عثمانؓ راز محفوظ رکھنے کے محافظ تھے، اور اراکین خلافت کو بھی اس کی تربیت دیتے اور جس شخص سے خلافت کا راز ظاہر ہو جاتا، اسے سخت سزا دیتے۔

امور خلافت کے کاتب حمرانؓ نے ایک مرتبہ خلافت سے متعلق راز کو ظاہر کیا، ثبوت کے بعد حضرت عثمانؓ نے اُسے سخت سزا دی، اور اُسے مدینہ منورہ سے بصرہ کو بطور سزا بھیج دیا اور فرمایا:

أعاهد اللّٰهَ أن لايساكنني حمرانُ أبداً .(۱)

میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ اس کے بعد حمرانؓ کبھی بھی ہمارے ساتھ مدینہ منورہ میں نہیں رہے گا، حضرت عثمانؓ کے پورے دور خلافت میں حمرانؓ مدینہ منورہ کو نہیں آئے۔

اس کی پوری تفصیل دوسرے باب تیسری فصل میں مذکور ہے۔

۴۔ حضرت علیؓ اور راز کی حفاظت:

خلیفۂ چہارم حضرت علیؓ راز محفوظ رکھنے کے پابند تھے۔

حفاظتِ راز کے بارے میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ:

سرک أسیرک فإذا تکلمتَ به صِرتَ أسیرہ . (۲)

تمھارا راز تمھارے پاس قیدی کی طرح محفوظ ہے، جب تم اس کو زبان پر ظاہر کرلو، تو پھر تم اپنے راز کے قیدی بن گئے۔

امام مبردؒ کہتے ہیں کہ:

---

(۱) سراج الملوک ج ۲ ص ۴۱۴/ ۴۱۵، الباب الثالث والثلاثون فی کتمان السر۔

(۲) ماوردی۔ أدب الدنیا والدین ص ۴۸۳، تسہیل النظر وتعجیل الظفر ص ۹۰، سراج الملوک ج ۲ ص ۴۱۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أحسن ماسمعتُ في حفظ السر ماروي لأمير المؤمنين: علي بن أبي طالبؓ:

۱. فلا تفشِ سرک إلاّ إليک ☆ فإن لكلّ نصيح نصيحاً

۲. فإني رأيتُ بُغَاة الرجا ☆ لِ لايتركون أديماً صحيحاً (۱)

راز رکھنے کے متعلق سب سے بہتر جو قول ہے میں نے سنا ہے جو امیر المؤمنین حضرت علیؓ سے نقل کیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ:

۱۔ تم اپنے آپ کے علاوہ کسی کو بھی راز مت ظاہر کرنا، اس لیے کہ اگر تو اس کو ایک خیر خواہ مخلص دوست پر ظاہر کرے، تو اس کا بھی ایک خیر خواہ دوست ہوگا، وہ اس کو ظاہر کرے گا، پھر اس کا بھی کوئی خیر خواہ دوست ہوگا، وہ اس کو ظاہر کرے گا اور آخر کار راز فاش ہو جائے گا۔

۲۔ یقیناً میں ظالم اور باغیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ سالم اور صحیح جگہ کو ویران کر دیتے ہیں۔

باقی صحابہ کرامؓ اور راز کی حفاظت کرنا:

خلفاے راشدینؓ کے علاوہ باقی سب صحابہ کرامؓ کی رازوں کی حفاظت کرنے والے تھے۔

۱۔ حضرت عباسؓ اور راز کی حفاظت :

حضرت عباسؓ راز محفوظ رکھنے کے پابند تھے اور دوسروں کو اس کی تلقین کرتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے والد محترم نے فرمایا کہ:

أرىٰ هذا الرجل (عمر بن الخطابؓ) يستفهمک ،ويقدّمک على الأكابر من أصحاب محمد ﷺ وإني أوصيک بخلالٍ أربع: لاتفشين له سراً... .(۲)

---

(۱) ابراہیم البیہقی۔ المحاسن والمساوی: ص ۲۷۸، بحاسن حفظ اللسان۔

(۲) ابن قتیبہ۔ عیون الأخبار ص ۲۲۴، احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۹۵، الباب الثانی فی حقوق الاخوۃ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں دیکھتا ہوں کہ حضرت عمر فاروقؓ آپ سے سوالات پوچھتے ہیں اور آپ کو حضرت محمد ﷺ کے اکابر صحابہؓ پر مقدم رکھتے ہیں، تو میں آپ کو چار چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں پہلی بات یہ کہ حضرت عمرؓ کے راز کو فاش نہ کرنا۔

۲۔ حضرت عنبسہؓ اور راز کی حفاظت :

حضرت عنبسہؓ راز محفوظ رکھنے کے پابند تھے ،اس بارے میں اُن کے صاحبزادے عثمان بن عنبسہؓ کا بیان ہے:

أسَرّ معاويةُؓ إلى عثمان بن عنبسةؓ حديثاً. فقلتُ لأبي: إن أمير المؤمنين أسرّ إليّ حديثا أفأحدثك به ؟ قال : لا .مَن كتَمَ حديثاً كان الخيار له ومن أظهره كان الخيار عليه فلاتجعل نفسك مملوكا بعد أنْ كنتَ مالكا. قلتُ: يا أبتِ! أفيدخل هذا بين الرجل وأبيه؟قال: لا .يابنيّ !ولكن أكره أن تذلل لسانك بإفشاء السر. قال: فحدثتُ به معاويةؓ فقال: أعتَقَكَ أخِي(عنبسةؓ أخوه) من رقّ الخَطأ . (۱)

حضرت عثمان بن عنبسہؓ کو حضرت امیر معاویہؓ نے ایک راز کہا، عثمان بن عنبسہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم کو کہا کہ: معاویہؓ نے مجھے ایک راز کہا ہے، تجھے بتاتا ہوں ؟ والد محترم نے جواب دیا کہ مت بتانا اور کہا: کہ جس نے راز محفوظ رکھا، تو اس کا اختیار اپنے ہاتھ میں ہے اور جس نے راز کو ظاہر کیا، تو دوسرے کا اختیار ان پر ہے۔ بیٹے !تو اپنے نفس کو کسی اور کے اختیار میں مت دینا، جبکہ ابھی اختیار آپ کے ہاتھ میں ہے، میں نے کہا والد محترم ! کہ کیا باپ بیٹے کے درمیان بھی اس طرح ہوسکتا ہے کہ بیٹا باپ کے سامنے اپنا راز ظاہر کرے تو وہ باپ کے اختیار میں

---

(۱) طرطوشی۔سراج الملوک ج ۲ ص ۴۱۶ الباب الثالث والثلاثون فی کتمان السر۔،ابن قتیبہ۔عیون الأخبار ص ۳۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آجاتا ہے، والد محترم نے جواب دیا کہ میں نہیں چاہتا کہ آپ کی زبان راز کے اظہار سے ذلیل اور اس کی عادی بن جائے، عثمان بن عنبسہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ مکالمہ حضرت معاویہؓ کو بتایا، تو انھوں نے کہا کہ میرے بھائی عنبسہؓ نے تجھے غلطی اور تقصیر کی غلامی سے نجات دلائی۔

۳۔ حضرت معاویہؓ اور راز کی حفاظت :

۱۔ حضرت معاویہؓ راز محفوظ رکھنے کے پابند تھے۔

كان معاويةؓ يقول :اعنتُ علىٰ عليؓ بخلال : منها: أنه كان رجلاً ظَهَرة عُلَنةً (لايكتم سرّه بل يظهره ويعلنه) وكنتُ كتوماً لأمري .(۱)

حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ: کئی خصلتوں کی بناء پر میں نے حضرت علیؓ پر کامیابی پائی تھی۔ ان میں سے بعض یہ ہے وہ راز نہیں رکھتے تھے اور میں راز رکھنے والا تھا۔

۲۔ حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ :

ماأفشيتُ سرّي إلى أحدإلاّ أعقبني طولُ الندم ،وشدةُ الأسف،ولاأودعتُه جوانحَ صدري،فخطمته بين أضلاعي إلاكتسبني ذلك مجداً،وذكراً،وسناءً، ورفعةً فقيلَ له:ولا إبن العاص؟ فقال:ولاإبن العاص.وكان يقول : ماكنتَ كاتمهُ من عدوّ فلا تظهر عليه صديقك . (۲)

جس راز کو میں نے کسی کے سامنے ظاہر کیا، اس کے نتیجے میں بہت پشیمانی ہوئی اور حد درجہ افسوس کرنا پڑا، لیکن جس راز کو میں نے اپنے سینے میں دبائے رکھا اور اُسے اچھی طرح چھپانا، تو اُس

---

(۱) أبو منصور ثعالبی ۔آداب الملوک ص ۱۰، فصل فی کتمان السر۔ابراہیم بیہقی۔المحاسن والمساوی ص ۲۷۶۔

(۲) ابراہیم بیہقی۔المحاسن والمساوی ص ۲۷۶۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے میری عزت ونیک نامی اور شہرت وناموری میں اضافہ کیا۔ کسی نے کہا کہ اگر آپ اپنے راز کو حضرت ابن العاصؓ پر ظاہر کریں، تو پھر بھی یہ حالت ہوگی؟ انھوں نے کہا کہ ہاں! یہی حال ہوگا ۔کہتے تھے کہ جس راز کو تم اپنے دشمن سے محفوظ رکھتے ہو، اس کو اپنے دوست پر بھی ظاہر نہ کرو۔

۳۔اسی طرح حضرت معاویہؓ نے حضرت ولید بن عتبہؓ کو فرمایا کہ:

إفشاء السرّ خيانة . (۱)

راز افشاء کرنا خیانت ہے۔

۴۔ حضرت عمرو بن العاصؓ اور راز کی حفاظت:

حضرت عمرو بن العاصؓ راز رکھنے کے محافظ تھے۔ عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ:

ماأفشيتُ سري إلى رجل فأفشاه عليّ فلمتُه إذاكان صدري أضيق به (۲)

جب بھی میں نے اپنا راز کسی کو بتایا، پھر اس نے میرا راز فاش کیا، تو میں نے کبھی اس شخص کو ملامت نہیں کیا، بلکہ میں نے خود اپنے آپ کو ملامت کیا، کہ کیوں میرا سینہ اپنے ہی راز کی حفاظت کے لیے تنگ پڑ گیا۔

حضرت عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ:

ما وقعتُ سرّي عند أحد فلمتُه على إفشاء سرِه وكيف ألومه ؟ و قد ضقت به ذرعاً .(۳)

میں نے اپنے راز کو جب کسی پر ظاہر کیا تو اپنے آپ کو افشاے راز پر ملامت کی، اور کس طرح

---

(۱) غزالی۔احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۴۱۔

(۲) سراج الملوک ج ۲ ص ۴۱۹، ابن عبد ربہ۔العقد الفرید ج ۱ ص ۶۹، حفظ الأسرار۔

(۳) بخاری الأدب المفرد باب افشاء السر ص ۲۴۰ رقم: ۳۹۴، العقد الفرید ج ۱ ص ۶۹، حفظ الأسرار۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں دوسرے کو ملامت کروں، حالانکہ میرا سینہ اس راز کی حفاظت کے لیے تنگ ہو چکا تھا (ظاہر کرنے کی صورت میں)۔

۵۔ حضرت ابوذر غفاریؓ اور راز کی حفاظت:

حضرت ابوذر غفاریؓ بھی راز رکھنے کے پابند تھے۔

عن رجل من عنزة انه قال لأبي ذر حين سير من الشام أنه أقبل مع أبي فلما رجع تقطع الناس عنه .فقلت ياأباذر إني سائلک عن بعض أمر رسول الله (ﷺ) . قال : إن كان سِراً من سِرّ رسول الله(ﷺ) لم أحدثک . (۱)

قبیلہ عنزہ کے آدمی نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ جب حضرت ابوذر غفاریؓ شام کے سفر سے آتے ہوئے میرے والد سے ملے، پھر واپس ہونے کے بعد لوگ اِدھر اُدھر جدا ہو گئے، تو میں نے کہا کہ اے ابوذرؓ! میں آپؓ سے حضور اقدس ﷺ کے بعض امور کے متعلق پوچھتا ہوں، تاکہ مجھے آپ معلومات فراہم کریں، تو آپ نے جواب دیا کہ اگر یہ پیغمبر (ﷺ) کے راز میں سے ہو، تو پھر میں بیان نہیں کر سکتا۔

۶۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور راز کی حفاظت:

حضرت حذیفہؓ کیلا وہ صحابی تھا جس کو رسول اللہ ﷺ نے منافقین کے نام بتائے تھے اس کے سوا اور کسی منافقین کا علم نہیں تھا اور حضرت حذیفہؓ منافقین کے بارے میں آپ ﷺ کا رازدار ایک ہی تھا، جو ان سے واقف تھا۔ حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ ان سے سوال کیا کہ کیا اُن کے عمال میں کوئی ایسا شخص ہے جو منافق ہے؟ تو آپ نے فرمایا: کہ جی ہاں! ایک ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ وہ

---

(۱) احمد بن حنبلؒ۔ مسند احمد ج ۵ ص ۲۶ رقم: ۲۱۴۸۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ:

لا أذكره. قال حذيفة: فعزله كأنما دل عليه، وكان عمر إذا مات يسأل عن حذيفة فإن حضر الصلاة عليه صلى عليه عمر وإن لم يحضر حذيفة الصلاة عليه لم يحضر عمر. (۱)

میں نہیں بتاؤں گا پھر حضرت عمرؓ نے اس منافق عامل معزول کیا۔ شاید حضرت حذیفہؓ نے آپ کو اُس کی کوئی نشانی بتائی تھی۔ حضرت عمرؓ کی عادت تھی کہ جب کوئی شخص مرجاتا، تو اگر اُس کے جنازے میں حضرت حذیفہؓ شریک ہوتے، تو آپ بھی اس کا نماز جنازہ پڑھتے اور اگر وہ نہ ہوتے تو آپ بھی شرکت سے گریز کرتے۔

حضرت عمرؓ نے ایک دن حضرت حذیفہؓ سے ان فتنوں کے بارے میں پوچھا کہ وہ سمندر میں بھی موجیں برپا کردیں گے۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں:

وحدثته أن بينها وبينه باباً مغلقاً يوشك أن يكسر، فقال عمر: لو أنه فتح كان يعاد فيغلق قلت: لا بل يكسر، وحدثته أن ذلك الباب قتل رجل أو موته حديثاً ليس بالأغاليط. (۲)

کہ میں نے ان کو بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ ان فتنوں اور آپ کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے جو کہ قریب ہے کہ ٹوٹ کر گر جائے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ اگر وہ کھل گیا تو کیا پھر کبھی بند ہوگا؟ میں نے جواب نہیں دیا بلکہ وہ کھل تو ٹوٹ جائے گا میں نے انھیں یہ بھی بیان کیا کہ وہ دروازہ در حقیقت ایک آدمی کا قتل یا موت ہے اور یہ جو میں نے بیان کیا یہ آپؐ کی حدیث ہے نہ کہ ادھر اُدھر۔

(۱) أسد الغابة ج ۱ ص ۴۴۸ تذکرۃ حذیفۃ بن الیمان۔

(۲) مسند البزار ج ۷ ص ۳۱۸ رقم ۲۸۴۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی گڑبڑ باتیں ہیں۔

ابن منیرؒ فرماتے ہیں:

آثر حذيفة الحرص على حفظ السر ولم يصرح لعمر بما سأل عنه وإنما كنى عنه كناية وكأنه كان مأذوناً له في مثل ذلك .(۱)

حضرت حذیفہؓ حفاظتِ راز کے حرص وشوق کو ترجیح دی اور حضرت عمرؓ کے سوال کے جواب میں اس کی تصریح نہیں کہ دروازے سے مراد حضرت عمرؓ ہی ہیں۔ البتہ کنائے کے انداز میں بیان کیا اور شاید اس طرح کے کنائے کے بارے میں اُن کو اجازت حاصل تھی۔

علامہ ہرقی لکھتے ہیں:

كان حذيفة بن يمانؓ بمثابة ظابط كبير في هذا الجهاز يطلق أوامره مباشرة من النبي ﷺ والتي كانت تنص على عدم البوح بالمعلومات الموكل إليه حفظها لأيّ شخص مهما علت مكانته في الدولة الإسلامية فالتزم بالأوامر ورفض الإدلاء بأيّة معلومات لبعض الصحابة الذين كانوا يلحون عليه في بعض الأحيان للحصول على بعض التفصيلات عن بعض الأشخاص فكان بذلك مثالا لرجل المخابرات الناجح . (۲)

حضرت حذیفہؓ آنحضرت ﷺ کے جاسوسی ادارے کے سب سے بڑے افسر تھے، آپ براہ راست آنحضرت ﷺ کے معلومات اور احکام حاصل کرتے، ان میں یہ حکم بھی تھا کہ جن معلومات کی حفاظت کا حکم ہے انھیں کسی کے سامنے بھی ظاہر نہ کیا جائے، چاہے وہ ریاست میں اس

---

(۱) ابن حجر۔ فتح الباری ج ۶ ص ۲۰۶۔

(۲) المخابرات فی الدولۃ الاسلامیۃ: ص ۳۳، الفصل الاول مخابرات الرسول ﷺ ضد قریش۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شخص کا مقام ومرتبہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ آپ نے ان تمام احکامات کی حفاظت کا شدید التزام کیا اور اُن صحابہ کو بھی کسی قسم کی معلومات کا اظہار نہ کیا جو بعض اوقات بہت اصرار کے ساتھ بعض لوگوں کے متعلق آپ سے پوچھا کرتے۔ اس وجہ سے آپ ایک کامیاب اور مثالی انٹیلی جنس افسر ثابت ہوئے، اور اسی وجہ سے آپ کو صاحب سر رسول اللہ (رسول اللہ ﷺ کے رازدار) کا لقب ملا۔

۷۔ حضرت انس بن مالکؓ اور راز کی حفاظت:

حضرت انسؓ بھی راز رکھنے کے محافظ تھے۔ انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ:

أسرَّ إليّ النبيُ(ﷺ) سراً فما أخبرتُ به أحداً بعده ، ولقد سألتني أمُ السليم فما أخبرتُها به. (۱)

پیغمبر ﷺ نے مجھے راز کی بات فرمائی، میں نے پیغمبر ﷺ کی اُسے بات کو کسی پر ظاہر نہیں کیا میری والدہ نے مجھ سے اس راز کے متعلق پوچھا، لیکن میں نے انھیں بھی راز پر مطلع نہیں کیا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ:

أولُ ما أوصاني به رسولُ اللّٰه(ﷺ): أن قال: ((يابنيّ! اكتمْ سرِّي تكن مؤمناً)). فكانت أمي وأزواج النبي(ﷺ) يسئلنني عن سرِّ رسول الله (ﷺ) فلا أخبرهم به. وماأنا بمخبرٍ سرَّ رسول الله (ﷺ) أحداً أبداً . (۲)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اول بات جس کی مجھے نبی کریم (ﷺ) نے وصیت فرمائی، وہ یہ ہے کہ مجھے فرمایا کہ اے بیٹے! تم میرے راز چھپائے رکھو، تا کہ کامل مؤمن بن سکو، حضرت انسؓ

---

(۱) بخاری شریف ج ۲ ص ۹۳۱، کتاب الاستیذان، باب حفظ السر۔

(۲) طبرانی۔ المعجم الاوسط ج ۶ ص ۱۲۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں کہ امہات المؤمنینؓ اور میری والدہ مجھ سے رسول اللہ (ﷺ) کے راز کے متعلق پوچھتی لیکن میں ان کو بتلاتا نہیں تھا اور نہ میں نے کبھی کسی کو رسول اللہ (ﷺ) کے راز کی خبر دی۔

۸۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ اور راز کی حفاظت :

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بھی راز کے امین تھے، خود اس کا تذکرہ کرتے ہیں :

أردفني رسولُ اللّٰه ﷺ ذاتَ يوم فأسرّ إليّ لا أحدّث به أحداً من الناس. (۱)

ایک دن پیغمبر (ﷺ) نے مجھ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا، تو مجھے راز کی بات کہی، جو میں کسی کو بھی بتانے والا نہیں ہوں۔

مسند احمد کی ایک روایت میں منقول ہے کہ ساتھیوں نے اس راز کے بتادینے پر اصرار کیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا:

لا أفشي على رسول اللّٰه ﷺ سرّه حتى ألقى اللّٰه تعالى . (۲)

میں پیغمبر (ﷺ) کے راز کو قیامت تک کسی پر ظاہر نہیں کرسکتا ۔

۹۔ حضرت قتادہؓ اور راز کی حفاظت:

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں:

إذا تكلمتَ بالنهار فانظر من عندك، وبالليل فاخفض صوتك، وقد نظمه الشاعر بقوله : اخفض الصوت إن نطقت بليل ☆ والتفت بالنهار قبل الكلام

ودنا رجل من آخر فكلمه فقال: ليس هنا أحد، فقال: مِن حق السر التداني (۳)

(۱) مسلم ج ۲ ص ۲۸۳، کتاب الفضائل باب فضائل عبداللہ بن جعفر۔

(۲) مسند احمد ج ۳ ص ۱۷۵۴، الحاکم ج ۳ ص ۹۹/۱۰۰، موسوعۃ نضرۃ النعیم ج ۹ ص ۳۱۵۱۔

(۳) أصفہانی۔ محاضرات الأدباء ج ۱ ص ۵۲، الرخصۃ فی إفشاء السر إلی الصدیق۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ جب آپ دن کے وقت کسی سے گفتگو کرتے ہیں تو دائیں بائیں نظر کریں اور رات کے وقت اپنی آواز کو کم رکھیں۔ شاعر نے اس قول کو شعر کے پیرائے میں بیان کیا ہے۔

اگر تو رات کے وقت کلام کرے تو اپنی آواز پست رکھ اور دن میں کسی سے بات کرتے وقت پہلے اِدھر اُدھر دیکھ لے۔

ایک شخص گفتگو میں دوسرے شخص کے قریب ہوا تو اس نے کہا یہاں تو کوئی نہیں پھر آپ کیوں قریب آ کر بات کر رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ راز داری کا حق ہے کہ باہم قریب بیٹھ کر بات کی جائے۔

صحابیات کا راز کی حفاظت کرنا:

حضرات صحابہ کرامؓ کے ساتھ ساتھ، اُمہات المؤمنین اور باقی صحابیات بھی راز کی حفاظت کرنے والی تھیں۔

ا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا راز کی حفاظت کرنا:

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رازوں کی حفاظت کرنے والی تھیں، آپؓ رسول اللہ ﷺ کے رازوں کی اتنی حفاظت فرماتی تھیں کہ اپنے والد محترم کے سامنے بھی بیان نہیں کرتی تھیں، حالانکہ آپؓ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک اپنے والد محترم کا مرتبہ ومقام جانتی تھیں۔ اس طرح آپؓ نے مسلمانوں کے لیے راز داری کی بے مثال تعلیم دی۔

حافظ ابن کثیرؒ (متوفی ۷۷۴ھ) نے فتح مکہ کے واقعے میں لکھا ہے کہ جب ابوسفیان مدینہ منورہ سے نا اُمید اور مایوس ہو کر لوٹے اور رسول اللہ (ﷺ) نے تیاری شروع فرمائی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أن تجهزه وتخفي ذلک،لم خرج رسول الله ﷺ إلى المسجداوإلى بعض حاجاته،فدخل أبوبكر على عائشه فوجدعندهاحنطة تنسف وتنقى، فقال لها: يا بنيّةالم تصنعين هذاالطعام؟فسكتت. فقال: أيريدرسول الله ﷺأن يغزو؟ فصمتت فقال: يريدبني الأصفروهم الروم؟فصمتت. فقال: فلعله يريدأهل نجد؟ فصمتت قال فلعله يريدقريشاً؟فصمتت. قال فدخل رسول الله ﷺ فقال له: يارسول الله ﷺ ا أتريدأن تخرج مخرجاً؟قال نعم. قال: فلعلک تريدبني الأصفر؟قال: لا. قال: أتريدأهل نجد؟قال: لا. قال: فلعلک ترید قريشاً؟قال: نعم .(۱)

کہ آپ کے لیے سفر کا سامان تیار کرے اور سفر کے ارادہ کو پوشیدہ رکھے۔ پھر آپ (ﷺ) مسجد یا کسی دوسری ضرورت کے لیے باہر تشریف لے گئے، تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ گھر میں داخل ہوئے۔ تو دیکھا کہ حضرت عائشہؓ گندم صاف کر رہی ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ اے بیٹی! یہ کس لیے صاف کر رہی ہو؟ تو وہ چپ رہیں۔ پھر پوچھا کہ آیا رسول (ﷺ) کا جہاد کا ارادہ ہے؟ تو وہ چپ رہیں پھر پوچھا آیا رسول اللہ (ﷺ) نے رومیوں کے طرف ارادہ فرمایا ہے؟ تو وہ چپ رہیں پھر فرمایا کہ شائد نجد کی طرف ارادہ ہے؟ تو وہ چپ رہیں، پھر فرمایا شائد رسول اللہ (ﷺ) کا ارادہ قریش کی طرف ہے؟ تو وہ چپ رہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ کا کہیں جانے کا ارادہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے پوچھا کہ کیا روم والوں کے طرف ارادہ ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے

(۱) البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۲۸۲، باب غزوۃ فتح لا عظم۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پوچھا کہ کیا اہل نجد کی طرف ارادہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پوچھا کہ شاید آپ کا ارادہ قریش کی طرف ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں۔

۲۔ حضرت ام سلمہؓ اور راز کی حفاظت:

حضرت اُمّ سلمہؓ بھی راز رکھنے کی حفاظت کرتی تھی :

دَخَلَ ناسٌ من أصحاب رسول الله ﷺ على أمّ سلمةؓ فقالوا: يا أم المؤمنين! حدّثينا عن سرّ رسول الله ﷺ قالتْ: كانت سرُّه، وعلانيته سواء، ثم ندمتُ. فقلتُ: أفشيتُ سرّ رسول الله ﷺ قالتْ: فلما دخل أخبرتُه فقال: ((أحسنتِ)) (۱)

صحابہ کرامؓ میں سے ایک جماعت اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور فرمایا کہ اے اُمّ المؤمنین! ہمیں پیغمبر (ﷺ) کے راز کے سلسلے میں خبر دو، اُمّ المومنینؓ نے کہا کہ پیغمبر (ﷺ) کی ظاہر اور خفیہ حالت برابر تھی، اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں اپنی بات پر پریشان تھی کہ میں نے پیغمبر (ﷺ) کے راز کو فاش کیا، جب پیغمبر (ﷺ) گھر میں داخل ہوئے تو میں نے انھیں اس بات کی خبر دے دی، تو فرمایا کہ اچھا کیا ہے۔

۳۔ حضرت فاطمہؓ اور راز کی حفاظت :

حضرت فاطمہؓ راز رکھنے کی پابند تھیں۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ کے ساتھ امہات المؤمنین

---

(۱) امام احمدؒ۔ مسند احمد ج ۶ ص ۳۰۶ رقم: ۲۶۶۷۹، سلیمان بن احمد۔ المعجم الکبیر ج ۲۳ ص ۳۲۳ رقم: ۷۴۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تشریف فرما تھیں کہ حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کے قدموں جیسے قدم اٹھاتی ہوئی آئیں، جب پیغمبر ﷺ نے دیکھا تو مرحبا کہہ کر دائیں یا بائیں طرف بٹھایا، ان کے کان میں کچھ کہا، تو حضرت فاطمہؓ بہت روئیں، جب پیغمبر ﷺ نے آپ کی پریشانی دیکھی، تو چپکے سے دوسری بات کہی تو وہ ہنس دیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے کہا: کہ پیغمبر ﷺ نے آپ کو اپنا خاص راز بتایا اور بیویوں کو نہیں بتایا تو پھر کیوں روتی ہو؟ جب پیغمبر ﷺ باہر نکلے تو میں نے پوچھا کہ پیغمبر ﷺ نے آپ کو کون سی بات کہی؟ حضرت فاطمہؓ نے کہا:

ما كنتُ لأفشي على رسول (ﷺ) سرّه . (۱)

میں پیغمبر (ﷺ) کے راز کو فاش کرنے والی نہیں ہوں۔

۴۔ حضرت فاطمہ بنت خطابؓ اور راز کی حفاظت:

حضرت فاطمہ بنت خطابؓ بھی راز محفوظ رکھنے کی پابند تھیں، اُن کا یہ واقعہ کتابوں میں منقول ہے:

فاطمة بنت الخطابؓ فقدضربت لنامثلاً رائعاًفي المحافظة على الأسرار، و عدم البوح بها لأحدفقد كانتْ فاطمةُ تخفي إسلامها بمكة و كانت على صلة بالرسول عليه الصلوة والسلام، و بالمسلمين بمكة . و عند ما انهالتْ قريشٌ ضرباً على النبي ﷺ وصاحبه الصديقؓ، وأغمي على الصديق ونقل إلى بيته نجده بعدمافاق يرسل أمّه التي كانت لاتزال على الشرك إلى فاطمةؓ لتسألها عن حال رسول الله ﷺ لكن فاطمةؓ ظنتْ أن سوال هذه المشركة عن رسول الله ﷺ من أجل الإيقاع به أو من أجل معرفة موقفها من الدعوة الجديدة فرفضت الإجابة

(۱) مسلم ج ۱ ص ۴۶۴، کتاب النکاح باب تحریم افشاء سر المرأۃ۔ مسند احمد ج ۶ ص ۲۸۲ رقم: ۲۶۳۵۶۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وقالت: مالي ولمحمد ﷺ لستُ على دينه، ولا أعلم عنه شيئاً، وقالتْ: إن شئتِ ذهبتُ، وإياكِ إلى ولدك فجاء ت فاطمةُ، و قالت: يا أبابكرٌ! لاعلم لي بمحمد ﷺ عندهاقال الصديقُ: تكلمني يافاطمةُ! فإنها مامونة. عندها قالت: أما الآن فهو بخير. (۱)

حضرت عمر فاروقؓ کی بہن فاطمہ بنت خطابؓ ہمارے لیے راز رکھنے اور عدم افشاء کا بہترین نمونہ ہیں۔ مکہ مکرمہ میں اپنے اسلام کو چھپایا اور پیغمبر ﷺ اور صحابہ کرام کے ساتھ تعلق بھی رکھتیں، جب قریش نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابی اور دوست حضرت ابوبکر صدیقؓ کو تکلیف پہنچائی اور ابوبکر صدیقؓ پر بے ہوشی طاری ہوئی، اسی حالت میں آپؓ کو اپنے گھر پہنچایا گیا، جب ہوش میں آئے، تو اپنی مشرکہ والدہ کو حضرت فاطمہؓ کے ہاں بھیجا کہ پیغمبر ﷺ کی حالت معلوم کریں، لیکن حضرت فاطمہؓ نے یہ گمان کیا کہ یہ مشرکہ پیغمبر ﷺ کے متعلق پوچھتی ہے تو شاید اذیت پہنچانے کی نیت سے پوچھتی ہے یا حضرت فاطمہؓ کی دعوت کے متعلق نئے نظریے اور موقف سے واقفیت حاصل کرتی ہے، تو جواب نہیں دیا اور کہا کہ میں محمد ﷺ کو نہیں جانتی، نہ میں ان کے دین پر ہوں اور نہ مجھے ان کی حالت معلوم ہے، اگر تم چاہتی ہو تو آپ کے بیٹے کے پاس دونوں حاضر ہو جائیں گے دونوں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاں آئیں، حضرت فاطمہؓ نے آپ کو کہا کہ مجھے پیغمبر ﷺ کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔ اسی وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ اے فاطمہؓ تم امن میں ہو، میری والدہ کی طرف سے خطرہ محسوس نہ کرو اور پیغمبر ﷺ کے متعلق مجھے معلومات فراہم کرو، جب انھوں نے یہ بات سنی تو کہا کہ جب ان سے خطرہ نہیں ہے، تو آپ ﷺ خیریت سے ہیں۔

---

(۱) الخابرات فی الدولۃ الاسلامیۃ: ص ۲۰۰، حیاۃ الصحابۃ ج ۱ ص ۲۳۹، حجل أبي بكر الشد ائد۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھٹی فصل :

راز کا تحفظ تابعین اور تبع تابعین کی نظر میں:

تابعین اور تبع تابعینؒ حضور (ﷺ) اور صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلتے تھے :

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا فرمان :

۱۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ:

القلوبُ أوعِيَةٌ،والشفاه أقفالها،والألسن مفاتيحها.فليحفظْ كل إمرئ مفتاحَ سرّه .(۱)

دلوں کی مثال برتنوں کی طرح ہے،اور منہ کی مثال قفل (تالے) کی طرح ہے،اور زبان کی مثال چابی کی طرح ہے،لہذا ہر انسان اپنے راز کی چابی کو محفوظ رکھے۔

۲۔اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ:

مَن صحبنا فليصحبنا بأربع خصال: يدلنا على عيوبنا،ويرفع إلينا حاجة مَن لايصل إلينا ، ولايفشين لنا سِرّاً ، ولايغتابنّ عندنا أحداً . (۲)

جو ہم سے دوستی کرتا ہے،تو چار باتوں میں ہم سے دوستی کرے :

۱۔ہم کو ہمارے عیوب سے آگاہ کرے۔۲۔ان محتاجوں کی ضروریات سے ہمیں آگاہ کریں ،جو ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔۳۔اور ہمارے راز فاش نہ کرے۔۴۔اور ہمارے سامنے کسی کی غیبت نہ کرے۔

---

(۱) طرطوشی۔سراج الملوک ج ۲ص ۴۱۴،ماوردی۔أدب الدنیا والدین ص ۳۹۵۔

(۲) قلعی۔تہذیب الریاسۃ وترتیب السیاسۃ ص ۱۲۳،باب فی مصاحبۃ الملوک۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام شافعیؒ کا فرمان :

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ :

۱. احفظْ لسانک ایّها الإنسان ☆ لا یلد غنّک أنه ثُعبان

۲. کم في المقابر من قتیلِ لسانه ☆ کانتْ تهاب لقاءَ ه الأقرانُ

۳. إذ ا لمرء أفشی سرّه بلسانه ☆ ولامَ علیه غیرَه فهو أحمق

۴. إذاضَاقَ صدرُ المرء عن سر نفسه ☆ فصدر الذي یستو د ع السرَ أضیق(۱)

۱۔ کہ اے انسان اپنی زبان کو محفوظ رکھو، یہ بڑا سانپ (اژدہا) ہے، کہیں تمھیں ڈس نہ لے

۲۔ مقبروں میں زبان کے مارے ہوئے بہت سے ایسے جوان ہیں کہ ہم عمر، ان کے مقابلے سے بھاگتے تھے ۔

۳۔ جو انسان راز فاش کرتا ہے اور اس پر دوسروں کو ملامت کرتا ہے، تو یہ احمق ہے۔

۴۔ جب ایک انسان کا سینہ اپنے راز سے تنگ ہو جائے، (یعنی راز فاش کرے) تو راز کے امین کا سینہ تو اس سے کہیں زیادہ تنگ ہے ۔

وصلی اللّٰہ تعالی علی خیرخلقه محمد وآله وأصحابه أجمعین

(۱) دیوان الشافعی ص ۹۸۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتویں فصل :

راز کی حفاظت کی اہمیت حکماء کی نظر میں :

حکماء کی نظر میں بھی راز کی حفاظت ضروری ہے۔

قال بعض الحكماء لإبنه : يابنيّ ا كنْ جواداً بالمال في مواضع الحق ، ضنيناً بالأسرار عن جميع الخَلق فإن أحمدجود المرء الإنفاقُ في وجه البر ، و البخلُ بمكتوم السر . (۱)

بعض دانشمند نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا ہے :اے بیٹے! نیکی کی جگہوں میں مال خرچ کرنے میں سخی رہنا اور تمام لوگوں سے راز کو چھپائے رکھنے میں بخیل رہنا، کیونکہ انسان کی بہترین خصلتوں میں سے نیکی کے راستوں میں خرچ اور راز کی حفاظت میں بخل شامل ہے۔

ارسطاطالیس اپنے خط میں اسکندر کو لکھتے ہیں:

أيّ ملكٍ جاوز سرّه وزيرَه فهو في حد ضعيفي السُّوقة . (۲)

ہر وہ بادشاہ جس کا راز ان کے وزیر سے تجاوز کرے تو یہ بادشاہ مرتبہ میں کمزور رعیت جیسا ہے، یعنی کمزور رعیت اور لوگوں کی طرح ہے اور یہ صفت بڑوں کی نہیں بلکہ عام ضعیف لوگوں کی ہے۔

ایک حکیم کا قول ہے کہ :

ما كتمتَه من عدوّك فلا تطلعن عليه صديقَك . (۳)

---

(۱) ماوردی۔ أدب الدنیا والدین ص ۳۸۳، الفصل الرابع فی کتمان السر۔ طرطوشی۔ سراج الملوک ج ۲ ص ۳۲۱۔

(۲) نصیحۃ الملوک ص ۱۷۷، تحصیل العلوم الدینیۃ، وص ۳۵۲ تحصین الأسرار۔

(۳) طرطوشی۔ سراج الملوک ج ۲ ص ۳۲۰، الباب الثالث والثلاثون فی کتمان السر۔ العقد الفرید ج ۱ ص ۲۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہر وہ راز جس کو تم اپنے دشمن سے محفوظ رکھتے ہو، تو قطعاً اس پر اپنے دوست کو بھی مطلع نہیں کرنا۔

أصبر الناس مَن صبرَ على كتمان سره فلم يبده لصديقه فيوشك أن يصير عدوا . (۱)

• صابرین میں سے کامل صابر وہ ہے، جو صابر ہو راز کے چھپائے رکھنے میں اور اپنے دوست پر بھی راز افشاء نہ کرتا ہو، کیونکہ قریب ہے کہ وہ دوست دشمن بن جائے۔

راز محفوظ رکھنے کی اہمیت ادباء کی نظر میں :

ادباء کی نظر میں بھی راز کی حفاظت بہت اہمیت رکھتی ہے :

بعض ادیبوں نے کہا ہے :

من كتَمَ سرَّه كان الخيار إليه ومن أفشاه كان الخيار عليه . (۲)

جس نے اپنے راز کو محفوظ رکھا، تو یہ شخص خود مختار ہے اور جس نے راز کو فاش کیا، تو اس کا اختیار دوسرے کے پاس ہے۔

بعض ادیبوں کا قول ہے کہ:

لاتصحبْ من الناس إلاّ من يكتم سرّك . (۳)

کسی کے ساتھ دوستی مت کرنا، مگر ان کے ساتھ جو تمہارے راز کو محفوظ رکھتا ہے۔

---

(۱) طرطوشی۔ سراج الملوک ج ۲ ص ۴۱۸، ابن مفلح۔ الآداب ص ۲۳۱۔

(۲) ماوردی۔ أدب الدنیا والدین ص ۳۸۳۔

(۳) غزالی۔ احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸۷، بیان صفات الشر وذم فیہن جلد۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعض ادیبوں سے کہا گیا کہ :

كيف حفظك للسر؟. قال: أناقبره. وقدقيل: صدورُ الأحرار قبورُ الأسرار، وقيل : إن قلبَ الأحمق في فيه ، ولسان العاقل في قلبه. (۱)

آپ کے راز کی حفاظت کی صورت کیا ہے؟ تو اُس نے کہا کہ میں راز کے لیے قبر جیسا ہوں، اور کہا گیا ہے کہ آزاد لوگوں کے سینے، راز کے تحفظ کے لیے قبروں کی طرح ہوتے ہیں، کسی نے کہا ہے کہ بیوقوف آدمی کا راز منہ میں ہوتا ہے اور عقلمند کی زبان دل میں ہوتی ہے، یعنی بے وقوف کا ہر راز ظاہر ہوتا ہے اور عقلمند کا ہر راز محفوظ ہوتا ہے۔

راز محفوظ رکھنے کی اہمیت بُلغاء کی نظر میں :

بعض دانشمندوں نے کہا ہے کہ :

ما أسرّك ما كتمتَ سرَك .

جو راز تمہاری خوشی کا سبب بنے، وہ یہ ہے کہ تم اسے محفوظ رکھو ۔

انس بن اسیدؒ فرماتے ہیں کہ :

۱. لاتفشِ سرّك إلاّ إليك ☆ فإن لكل نصيح نصيحا

۲. فإني رأيتُ وُشاةَ الرجا ☆ لِ لايتركون أديماً صحيحاً (۲)

۱۔ اپنے راز کو صرف اپنے آپ تک محدود رکھنا اور کسی کو ظاہر نہیں کرنا، کیونکہ ہر خیر خواہ کے لیے خیر خواہ ہوتا ہے (اگر تو کسی کو ظاہر کرے، تو وہ دوسرے خیر خواہ کو ظاہر کرے گا اسی طرح

---

(۱) غزالی۔ احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۹۴، الباب الثانی فی حقوق الاخوۃ والصحبۃ۔

(۲) أدب الدنیا والدین ص ۳۸۴، ابن قتیبہ۔ عیون الأخبار ص ۳۷، ابن عبد ربہ۔ العقد الفرید ج ۱ ص ۶۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ بھی دوسرے خیر خواہ ظاہر کرے گا، تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ راز محفوظ نہیں رہے گا)۔

۲۔ تحقیق میں نے چغل خور لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ سالم اور صحیح جگہوں کو نہیں چھوڑتے ہیں (وہ لوگ جو صاحب نعمت ہوں، ان کے ساتھ حسد کیا جاتا ہے)۔

راز محفوظ رکھنے کی اہمیت شعراء کی نظر میں:

شعراء کی نظر میں بھی راز محفوظ رکھنا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ متنبی نے کہا ہے:

وللسرّ مني موضع لايناله ☆ نديمٌ ولايفضي إليه شرابٌ (۱)

حفاظتِ راز کے لیے میرے پاس ایک ایسا ٹھکانہ کہ جس تک نہ کسی ہم نشین کی رسائی ہوسکتی ہے اور نہ ہی شراب پینے کی وجہ سے بے خود ہو کر میں اُسے ظاہر کرتا ہوں۔

ایک دیہاتی کو کسی نے کہا:

مابلغ من حفظک للسر ؟ قال : أفرقه تحت شغاف قلبي ، ثم أجمعه وأنساه كأني لم أسمعه .(۲)

کہ کس چیز نے تجھے راز کا محافظ بنایا ؟ اس نے کہا کہ: میں راز کو دل کے پردے کے نیچے تقسیم کر کے پھر جمع کر کے بھول جاتا ہوں، گویا کہ میں نے سرے سے راز سنا ہی نہیں ہے۔

ایک شاعر کہتا ہے:

۱. سأكتمه سرّي ،وأكتم سره ☆ ولاغَرْوبي إني عليه كريم

۲. حليمٌ فيفشي أوجهول يذيعه ☆ ومن الناس إلاّجاهلٌ وحليمٌ (۳)

---

(۱) ابشیہی۔ المستطرف: ص ۳۲۸۔

(۲) مرجع سابق۔

(۳) ابن حبان۔ روضۃ العقلاء ص ۳۱۳، ذکر الحث علی لزوم کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۔ میں اپنے اور دوسروں کے راز کو چھپائے رکھتا ہوں اور یہ تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ میں اس پر کرم کا مالک ہوں ۔

۲۔ اکثر بردبار اور حلیم شخص راز افشانی کرتا ہے یا جاہل راز کو نشر کرتا ہے اور لوگوں میں سے جاہل اور حلیم لوگ ہیں ۔

علامہ کریزیؒ فرماتے ہیں :

۱. اجعلُ سرّک من فؤادک منزلاً ☆ لایستطیع له اللسان دخولاً

۲. إن اللسان إذا استطاع إلی الذي ☆ کَتَمَ الفؤاد من الشؤون وصولا

۳. ألفیتُ سرک في الصدیق وغیره ☆ من ذي العداوة فاشیاًمبذولاً (۱)

۱۔تم اپنے راز کے لیے دل کے اندر ایسی جگہ منتخب کرو، کہ تمھاری زبان وہاں داخل ہونے سے عاجز ہو۔

۲۔ دل کے چھپائے ہوئے راز کو اگر زبان پہنچ جائے ۔

۳۔تو تم اس راز کو عام دوست ودشمن کے ساتھ پاؤ گے دشمنوں کو ظاہر اور لوگوں کو پہنچے ہوئے۔

ولستُ إذا ما صاحب خَانَ عهده ☆ وعندي له سر مذیعاً له سراً (۲)

اور جب میرا ساتھی اپنے عہد میں خیانت کرے اور اس کا راز میرے پاس ہو، تو میں اس کو فاش کرنے والا نہیں ہوں ۔

ایک دوسرے شاعر کا قول ہے :

۱. ولاأکتم الأسرار ،ولکن أذیعها ☆ ولاأدع الأسرار تعلو علی قلبي

(۱) ابن حبان۔روضۃ العقلاء ص ۳۱۳، ذکر الحث علی لزوم کتمان السر۔

(۲) ابن قتیبہ۔عیون الأخبار ص ۴۰، ۱ ابشیہی۔المستطرف ص ۳۲۸۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲. وأن قليل العقل مَن بات ليلةً ☆ تقلبه الأسرار جنباً إلى جنبِ (۱)

۱۔ نہ میں لوگوں کے رازوں کو محفوظ کرتا ہوں اور نہ ان رازوں کو محفوظ کرتا ہوں، جو میرے دل کے اوپر ہوں۔

۲۔ بے وقوف شخص وہ ہے جو ایسی رات گزاریں کہ راز کی وجہ سے ایک طرف سے دوسری طرف کروٹیں بدلتا ہے۔

شاعر کہتا ہے:

۱. مايكتم السّرَّ إلاّ كلُّ ذي خطر ☆ والسرُّ عند خيار الناس مكتومٌ

۲. والسر عندي في بيت له غلقٌ ☆ قد ضَاَعَ مفتاحُه ،والبابُ مختومٌ (۲)

۱۔ راز کی حفاظت نہیں کرتا مگر صاحب عظمت اور راز بہتر لوگوں کے پاس محفوظ رہتا ہے۔

۲۔ راز میرے پاس اس کمرے میں ہے، جو بند ہے اور اس کی چابیاں ضائع ہو چکی ہیں اور اس کے دروازے پر مہر لگا ہوا ہے (یعنی میرے پاس راز بہت زیادہ محفوظ ہے)۔

شاعر کہتا ہے:

ولها سرائر في الضمير طويتُها ☆ نسي الضميرُ بأنها في طيّه (۳)

دل کے اندر لیلی کے خیال کے راز ہیں، جو میں نے لپیٹ دیے ہیں۔ دل لیلی کے خیالات کو بھلا دیتا ہے، کیونکہ یہ راز دل کے اندر ہے۔

جعفر بن عثمان کہتا ہے:

---

(۱) ابن قتیبہ۔ عیون الأخبار ص ۴۰، ابشیہی۔ المستطرف ص ۳۲۸۔

(۲) ابشیہی۔ المستطرف ص ۳۲۸۔

(۳) مرجع سابق ص ۳۲۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱. یا ذا الذي أودعني سرّه ☆ لاترج أن تسمعه مني

۲. لم أجره قط على فكرتي ☆ كأنه لم يجر في أذني (۱)

۱۔اے وہ شخص جس نے میرے پاس راز رکھے ہیں، تم اس امید سے باز رہو کہ تم اپنے راز کو مجھ سے سن سکتے ہو۔

۲۔ میں نے تمھارے راز کو اپنی فکر پر بھی جاری نہیں کیا ہے، گویا تمھارے راز کو میرے کانوں نے بھی نہیں سنا ہے۔

کعب بن سعد غنوی کہتا ہے :

ولستُ بمبدٍ للرجال سريرتي ☆ ولا أنا عن أسرارهم بسؤول (۲)

میں دوسروں کو اپنے راز ظاہر کرنے والا نہیں ہوں اور نہ میں دوسروں سے ان کے راز کے متعلق پوچھ گچھ کرتا ہوں ۔

تمام لوگوں کی نظر میں راز کی اہمیت :

مجموعی طور پر لوگ راز کی حفاظت کو پسند کرتے ہیں اور اس کے اظہار کو برا خیال کرتے ہیں۔

علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں :

الناس كافة لم يزالوا يمدحون ويمتدحون بكتمان السروطيه ،ويذمون ويتذامون على إذاعته ونشره . (۳)

---

(۱) الہاشمی۔المستطرف ص ۳۲۷۔

(۲) تسہیۃ الملوک ص ۱۷۷، تحصیل العلوم الدینیۃ۔

(۳) مرجع سابق۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لوگ ہمیشہ راز محفوظ رکھنے کی تعریف کرتے ہیں اور اسے پسند کرتے ہیں اور راز افشانی کی مذمت بیان کرتے ہیں اور اسے بُرا خیال کرتے ہیں ۔

راز محفوظ رکھنے میں احتیاط ضروری ہے:

جب راز رکھنے والے کم ہوں تو تمام لوگوں، دوستوں، مخالفین، مطمئن اور غیر مطمئن، قریب اور دور رشتہ داروں میں خوب غور وفکر کرنی چاہیے، صرف دوستوں، اپنوں اور مطمئن لوگوں پر راز رکھنے کا اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔ جب تک راز دار امین کے اوصاف پر متصف نہ ہو (جو آگے آرہے ہیں) کوئی بھی ہو اس کے ساتھ راز رکھنے میں کافی احتیاط سے کام لیا جائے۔

کہا گیا ہے کہ:

أحزم الناس مَن لايفشي سِرّه إلى صديقه مخافة أن يقع بينهما شرٌ فيفشيه عليه . (۱)

لوگوں میں سے زیادہ محتاط وہ شخص ہے، جو اپنے راز کو دوست پر بھی ظاہر نہ کرے، اسی وجہ سے کہ کہیں دونوں کے درمیان مخالفت پیدا ہو جائے، تو وہ اس راز کو فاش کرے گا۔

اسی طرح علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں:

لاعذر لمن ظَفَرَ بسرٍ لم يؤمن عليه أن يذيعه كما لاعذر لمن ظفر بمالٍ لم يؤتمن عليه أن يستبيحه . (۲)

اس شخص کے لیے کوئی عذر نہیں جو کسی راز کے جاننے پر کامیاب ہو جائے اور اس کے بارے میں یہ اعتماد نہ ہو کہ وہ اس کو پھیلا دے گا۔ جیسا کہ اس شخص کا کوئی عذر وحیلہ قبول نہیں جو مال کو

(۱) الہیثمی۔ المستطرف ص ۳۲۸، ابن حبان۔ روضۃ العقلاء ص ۳۱۲، ذکر الحث علی لزوم کتمان السر۔
(۲) تسہیل النظر ص ۹۷، الفصل الحادی عشر کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائے اور اس پر یہ اعتماد نہ ہو کہ وہ شخص اس مال کو اپنے لیے مباح اور جائز سمجھ بیٹھے گا۔

امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں:

ربما رأى الرجل من صديقه إخلاصاً وافياً فأشاع سره ، وقد قيل : احذر عدوّك مرة...واحذر صديقك ألف مرة،فلربماانقلب الصديق ...فكان أدرى بالمضرة ورب مفش سرّه إلى زوجة أو صديق فيصير بذلك رهيناً عنده ،ولا يتجاسر أن يطلق الزوجة ، ولا أن يهجر الصديق مخافة أن يظهر سرّه القبيح. فالحازم من عامل الناس بالظاهر،فلايضيق صدره بسرّه ، فإن فارقته امرأة أو صديق أو خادم لم يقدر أحد منهم أن يقول فيه مايكره . (۱)

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی اپنے دوست کے کافی اخلاص کو دیکھ کر اس کے سامنے اپنا راز ظاہر کر لیتا ہے۔ اس لیے کہا گیا ہے کہ اپنے دشمن سے ایک مرتبہ اور اپنے دوست سے سو مرتبہ ڈرو، کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوست دشمن میں بدل جاتا ہے، پھر وہ نقصان پہنچانے میں دوسرے کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اپنی بیوی یا دوست کو اپنا راز بتا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ اس کا غلام سا بن جاتا ہے۔ پھر نہ تو اس میں یہ جسارت و جرأت باقی رہتی ہے کہ بیوی کو باوجود اس کی خرابی کے طلاق دے سکے اور نہ دوست کو چھوڑ سکتا ہے۔ کیونکہ اس کو یہ خوف لاحق ہوتا ہے کہ اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ اس کے راز کو ظاہر کر دیں گے۔ لہٰذا ہوشیار اور دُور اندیش شخص وہ ہے جو لوگوں کے ساتھ ظاہری معاملہ کرے۔ تاکہ راز سے اس کا سینہ تنگ نہ ہو کہ اسے

---

(۱) صید الخاطر ج ۱ ص ۸۷، فصل فی حفظ السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کو بتادے۔ ایسی صورت میں اگر اس سے بیوی، دوست یا خادم جدا ہوگا تو ان میں سے کوئی بھی اس کے بارے میں ایسی بات نہیں کہہ سکے گا جس کا اظہار یہ بُرا مانتا ہو۔

اس شخص کا عیب جو اپنے راز کے حفاظت نہیں کر سکتے اور دوسرے سے حفاظت کے مطالبہ کرتے ہے:

شاعر کہتا ہے:

إذا ضاق صدر المرء عن سرّ نفسه ☆ فصدر الذي يستودع السرّ أضيق

جب آدمی کا سینہ خود اپنے راز کے لیے تنگ پڑ جائے تو جس کو وہ راز بتاتا ہے اس کا سینہ تو اس سے بھی زیادہ تنگ ہوتا ہے۔

بشارت برد کہتا ہے:

تبوح بسرّک ضيقاً به ☆ و تبغي لسرّک مَن يكتم

تم اپنے راز سے تنگ ہو کر دوسروں کے سامنے اس کا اظہار کرتے ہو اور پھر ایسے شخص کو ڈھونڈتے ہوتے ہو جو تمھارے راز کو چھپائے گا۔

دعامہ بن یزید الطائی کہتے ہیں:

إذا ما جعلت السرّ عند مضيع ☆ فإنک ممن ضيع السر أذنب (۱)

جب تُو راز ایسے شخص کے پاس رکھے جو اسے ضائع کرتا ہے تو تم اس شخص سے زیادہ گنہگار ہو جو اسے ضائع کرے۔

---

(۱) راغب اصفہانی۔ محاضرات الأدباء ج ۱ ص ۵۲، الرخصۃ فی افشاء السر إلی الصدیق۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں فصل :

حکام کے لیے خصوصاً راز کی حفاظت بہت ضروری ہے:

بالخصوص حکام اور سیاست کرنے والوں کے لیے بہت ضروری ہے کہ وہ اپنے راز کو چھپائے رکھیں، ورنہ اجتماعی خدمت ناکام رہے گی اور اس سے کوئی مثبت نتیجہ مرتب نہ ہو سکے گا۔

علامہ طرطوشیؒ لکھتے ہیں:

اعلم! أن كتمان السرّ من الخصال المحمودة في جميع الخلق، و من اللوازم في حقوق الملوك، و من الفرائض الواجبة على الوزراء و جلساء الملوك و الأتباع. (۱)

یاد رکھو! کہ راز کی حفاظت تمام مخلوق کے ہاں پاکیزہ عادات میں سے ہے اور بادشاہوں کے حقوق کے لوازمات میں سے ہے، اور وزراء اور بادشاہوں کے ہم نشینوں کے لیے فرائض ثابتہ میں سے ہے۔

حفاظتِ راز اور حکام ورؤساء:

حکام اور سربراہان حکومت کے لیے بہت ضروری ہے کہ وہ اپنی رازوں کی حفاظت کریں۔ اس مسئلے کی اہمیت ونزاکت بیان کرتے ہوئے۔ علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں :

مما يجب على الملك أن يحفظه على نفسه من أسرارها أن يروضها بفضل حزمه ويأخذها بقوّة عزمه حتى لا يظهر في وجهه إمارة سخطٍ ولا رضاً، ولا يعرف

---

(۱) سراج الملوک ج ۲ ص ۳۱۳، الباب الثالث والثلاثون فی کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قد كتَمَ سرَّه و قد ذَاعَ ، و طَوَى ما في نفسه و قد شَاعَ. وليكن متشاكل الأحوال متمائل الأوصاف ليكون كَتوم النفس كماكان كَتوم اللسان ولايبدومن نفسه مايكره أن يظهرعلى لسانه ليكمل كتمان أسراره في الحالين . (۱)

بادشاہ پر لازم ہے کہ وہ اپنے رازوں کی حفاظت کرے، اُسے اپنے ہوشیاری ودانشمندی سے اپنی گرفت میں رکھے اور اپنے عزم وارادے سے اُنھیں محفوظ رکھے۔ اُس کے چہرے پر غمی وخوشی اور حزن وملال کے ایسے آثار وعلامات بھی ظاہر نہ ہونے پائیں، جو اس کے دل کی بات کو ظاہر کریں اور اُس کے باطن کی چغلی کھائیں۔ صرف ان آثار کے چہرے پر ظاہر ہونے سے اُس کے اسرار ظاہر ہو کر پھیل جائیں گے، حالانکہ وہ خود یہ گمان کرے گا کہ کسی کو ان کی خبر نہیں۔

حاکم کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے احوال واوصاف ملے جلے اور خلط ملط ہوں، تاکہ اس کے دل کی حالت بھی کسی پر نہ کھلے جس طرح کہ اس کی زبان اس کی حالت کو چھپاتی ہے اور کسی کے سامنے اس کا اظہار نہیں کرتی زبان سے جن باتوں کا اظہار وہ بُرا سمجھتا ہے ہونا یہ چاہیے کہ وہ اس کے دل سے بھی ظاہر نہ ہوں، تاکہ دل وزبان دونوں سے راز کی مکمل حفاظت ہو۔

اسی طرح ابو منصور ثعالبیؒ (متوفی ۴۲۵ھ) لکھتے ہیں :

من أخلاق الملوك : كتمان السرلمافي ذلك من الحزم والإحتياط على الملك. (۲)

بادشاہوں کی لازمی صفات میں سے راز کا چھپانا بھی ہے۔ کیونکہ یہ ہوشیاری اور دانشمندی ہے اور اس میں ملک کی سلامتی اور بقاء ہے۔

(۱) تسہیل النظر وتعجیل الظفر ص ۹۷، الفصل الحادی عشر کتمان السر۔

(۲) آداب الملوک ص ۱۰۳، فصل فی کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن طقطقیؒ نے لکھا ہے:

مما يجب على الملك الفاضل إمعان النظر في أمر الأسرار ، و صونها ، و تحصينها ، وحراستها من الإفشاء ، والذياع ، وهذا باب يحتاج فيها إلى التأني التّام . (۱)

حاکم پر واجب ہے کہ راز کی حفاظت کے مسئلے میں عمیق فکر سے کام لے اور راز کو نشر واشاعت سے محفوظ رکھے اور یہ ایسا موضوع ہے کہ اس میں پوری احتیاط کی ضرورت ہے۔

علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں :

السادسة : تحصين الأسرار من أن يقف العدوّ منه على مثل ما ذكرنا أنه يجب أن يقف عليها منه فإنه لاشيء أبلغ من تنفيذ الحِيَل، وأعون على بلوغ الغرض من كتمان السر ،والملوك أحْوَج الناس إلى ذلك وأولاهم بالضن به ، والشحّ عليه . (۲)

چھٹی بات یہ کہ راز محفوظ کرنا ہے اس سے کہ دشمن کو اس کی خبر ہو جائے جیسا کہ آگے ہم نے اس کا تذکرہ کیا کیونکہ تدابیر کو اختیار کرنے اور مقصود تک پہنچنے میں کوئی چیز اخفائے راز سے زیادہ مدد گار نہیں حکام اور بادشاہانِ وقت کے لیے بنسبتِ عامۃ الناس کے حفاظتِ راز کی شدید اہمیت وضرورت ہے۔

اسی طرح علامہ ابوبکر ہرویؒ (متوفی ۶۱۱ھ) لکھتے ہیں:

يجب على السلطان : أن يستعين على أموره بالكتمان وإذا عزم على أمرٍ

(۱) الفخری فی الآداب السلطانیۃ ص ۶۶، الفصل الأول فی الأمور السلطانیۃ۔

(۲) نصیحۃ الملوک ص ۳۵۲، تحصین الأسرار۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فلايذكره ولايكشفه،ولايظهر إلاّ فعلاً فربمانقل عنه إلى عدوّه فأخذ حِذره و إيّاه أن يظهر مافي نفسه قولاً فإن العاقل يعتمدعلى فعله والجاهل على قوله ، ولقد صدق الحكيم في قوله:لسان العاقل في قلبه،وقلبُ الجاهل في فيه. (۱)

بادشاہ اور حاکم پر یہ بات لازم ہے کہ اپنے حصول مقاصد کے لیے اپنے رازوں کے تحفظ کے ساتھ معاونت طلب کرے اور جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرے،تو اس کام کے منصوبہ کی وضاحت اور اظہار کسی کے سامنے نہ کرے، بلکہ صرف اپنے کام کا اظہار کرے۔کیونکہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ اس کے منصوبوں کی خبر دشمن تک پہنچ جاتی ہے جس سے دشمن محتاط اور چوکنا ہوجاتا ہے۔تو بادشاہ اور حاکم اس سے اپنے آپ کو بچائے کہ لوگوں کو اپنے ارادوں اور پروگراموں سے مطلع کرے،اسی لیے کہ دانا آدمی رئیس کے عمل پر اعتماد کرتا ہے اور نادان آدمی اس کے قول پر اعتماد کرتا ہے اور کسی دانا آدمی نے یہ سچ کہا ہے کہ: عقلمند شخص کی زبان اس کے منہ میں ہوتی ہے (دانا آدمی سے راز نہیں کھل سکتا) مگر جاہل شخص ہمیشہ راز کو پھیلاتا ہے۔

بادشاہ وملوک ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ کامیابی حاصل کرتے ہیں اور ہوشیاری تبادلۂ خیال سے حاصل ہوتی ہے،جبکہ تبادلۂ خیال اس وقت کام دیتا ہے کہ رازوں کی حفاظت کی جائے۔لہٰذا جو اپنے راز کی حفاظت کرتا ہے،اُسے اس کی حفاظت سے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔یا اپنی مقصود کو پالیتا ہے،یا اگر اس کے حصول میں ناکام رہے تو کم از کم اس میں موجودہ عیوب اور نقصانات سے محفوظ رہتا ہے۔ جب بادشاہ ایسا ہو جو اپنے اسرار کی حفاظت کرتا ہو،اپنے وزیروں کی تقرری میں خوب چھان بین سے کام لیتا ہو،عام لوگوں کے دلوں میں اُس کی ہیبت و

---

(۱) تذکرۃ الہرویۃ فی الحیل الحربویۃ ص ۱۸، الباب الخامس العشر فی کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عظمت ہو، غم سے اپنے آپ کو دُور رکھتا ہو، اور غم کے دُور کرنے کے طریقوں سے واقف ہو، اس کے ہاں کوئی مصیبت زدہ شخص ضائع نہ ہوتا ہو اور مجرم اس سے بچ کر نکل نہ سکتا ہو تو وہ اس قابل ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو اور کبھی تاج وتخت سے محروم نہ ہو، کیونکہ وہ بڑی اچھی صفات کا حامل ہے۔

ابو بردہؓ سے کہا گیا کہ:

لِمَ اخترتَ صاحب الشام على صاحب العراق ؟ فقال : لأني رأيته أطوى لسرّه ، وأملك لعنان جيشه ، وأفطن لما في نفس عدوّه .(۱)

آپ نے صاحبِ شام (حضرت معاویہؓ) کو صاحبِ عراق (حضرت علیؓ) پر کیوں ترجیح دی؟ وہ کہنے لگے کہ اس لیے کہ وہ اپنے رازوں کا خوب حفاظت کرتا ہے اور اپنے لشکر کے اُمور سنبھالنے پر بہت زیادہ قادر ہے، اور دشمنوں کے دلوں میں اُس کے خلاف جو ارادے ہوتے ہیں ان کو خوب سمجھتا ہو۔

سابق حُکّام راز محفوظ رکھنے والے تھے:

سابق حکام بھی راز محفوظ رکھنے والے تھے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا قول ابھی گزر چکا ہے:

نوشیروان کا قول ہے کہ :

مَن حصّن سرّه فله بتحصينه خصلتان: الظفر بحاجته، والسلامة من السطوات، و إظهار الرجل سرّ غيره أقبح مِن إظهاره سر نفسه لأنه يبوء بإحدى وصمتين :

(۱) اُرموی۔ آداب الملوک بالعدل ص ۲۳۳، الباب العاشر فی فضل کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إمّا الخيانة إن كان مؤتمناأو النميمة إن كان مستودعاًفاما الضرر فربما استويافيه أو تفاضلا، وكلاهما مذموم ، وهوفيها ملوم . (۱)

جس نے اپنے راز کو محفوظ رکھا، تو اس کو اس کی وجہ سے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں: ۱۔ اپنی حاجت کا حصول۔ ۲۔ مظالم سے نجات۔ اور غیر کی راز افشانی بہت قبیح ہے اس سے کہ اپنا راز افشاء کرے، اس لیے کہ اس عمل سے آدمی دو بری خصلتوں کا مرتکب ہوتا ہے:

۱۔ اگر اس کے پاس امانت ہو (جس کا مجلس میں ذکر ہوا ہو، جس کا دارومدار امانت پر ہے) تو پھر خیانت ہے۔

۲۔ یا چغلی ہے (اگر اس کے پاس امانت رکھا ہو، کہ غیر پر مت ظاہر کرنا)۔ نقصان کی صورت میں دونوں برابر ہیں، یا ایک دوسرے سے زائد ہو جاتے ہیں اور دونوں حالتیں مذموم ہیں اور اس کا مرتکب قابلِ ملامت ہے۔

حضرت عبدالملک بن مروانؒ کا فرمان:

عبدالملک بن مروانؒ نے روح بن زنباع کو فرمایا:

لاتغتابنّ عندي أحداً فإني لا أئتمنک على غيبي، ولاتفش لي سراً فإنني لا ألقُ بک في مجلس ، ولا تطريني في وجهي فإنني إن قبلتُه منک غبنت عقلي ، وإن رددتُه عليک أساءتْ عشرتي . (۲)

میرے سامنے کسی کی غیبت نہ کرنا ورنہ میں تجھے اپنے عیوب پر امین نہیں سمجھوں گا، اور میرے

(۱) ماوردی۔ أدب الدنیا والدین ص ۴۸۴، الفصل الرابع کتمان السر۔

(۲) قوانین الوزارۃ ص ۱۵۳، المدح سوق النفاق۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

راز کو فاش نہ کرنا، اس لیے کہ پھر میں آپ پر مجلس میں اعتماد نہیں کروں گا، اور نہ میرے سامنے میری تعریف کرنا، کہیں قبول کر کے میری عقل دھوکا نہ کھائے اور اگر تجھے آپ کی تعریف رد کر دوں، تو پھر آپ سے صحبت اور مجلس خراب ہو جاتا ہے۔

جب امام شعبیؒ، عبدالملک بن مروان کے پاس حاضر ہوئے تو مروان نے کہا کہ:

جنبني خصالاً أربعاً : لا تطريني في وجهي ، ولا تجربنّ عليّ كذبةً ، ولا تغتابن عندي أحداً ، ولا تفشين لي سِرّاً . (۱)

مجھے چار عادتوں سے بچائے رکھو :۱۔ اول یہ کہ میرے سامنے میری تعریف بیان کرنے میں مبالغہ نہ کرنا ۔۲۔ مجھ پر جھوٹی تجربہ آزمائی نہ کرنا۔۳۔ میرے سامنے کسی کی غیبت نہ کرنا۔۴۔ میری راز افشانی نہ کرنا۔

امام ابن جوزیؒ (متوفی ۵۹۷ھ) لکھتے ہیں:

كان النظام لا يكتم سرّا فأسرّ إليه يونس التمار سرّاً،فأذاعه.فلامه .فقال النظام للناس:سلوه هل أذعت سرّاًمرة أومرتين أوثلاثاً أوأربعاًفلمن الذنب الآن؟فلم يرض أن يشاركه في الذنب حتى سار الذنب كله لصاحب السر(۲)

نظام کی یہ عادت تھی کہ وہ کسی کے راز کو نہیں چھپاتا تھا۔ایک مرتبہ یونس التمار نے اُسے راز کی ایک بات کہہ دی، نظام نے اسے ظاہر کیا۔ یونس کو پتا چلا تو اس نے نظام کو ملامت کی۔اس کے جواب میں نظام لوگوں سے کہنے لگا: کہ اے لوگو! تم یونس سے پوچھو کہ تم نے اپنی راز کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ، یا تین یا چار مرتبہ ظاہر کیا ہے؟ (یعنی یہ کام اس نے پہلی مرتبہ تو نہیں کیا) تو اب قصور کس

(۱) ابراہیم البیہقی۔ المحاسن والمساوی ص ۲۷۶، محاسن کتمان السر۔

(۲) کتاب الأذکیاء ص ۱۲۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کس کا ہے، اس طرح نظام نے یہ نہیں مانا کہ وہ بھی اس جرم افشاء میں یونس کے ساتھ شریک ہے تا کہ پوری ذمہ داری اور فردِ جرم صرف صاحبِ راز پر عائد نہ ہو۔ بلکہ اس کو بتانے والا بھی جرم میں اُس کے ساتھ شریک ہو۔

ایک دوسری جگہ میں فرماتے ہیں: میں نے اکثر لوگوں کو دیکھا کہ وہ راز کو اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتے، لیکن جب اُن سے وہ راز ظاہر ہو جائے تو پھر دوسرے لوگوں پر غصہ نکالتے ہیں جنھوں نے اسے پھیلایا۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ خود تو اپنے راز کو اپنے سینے میں چھپا نہ سکے اور اب اس کو افشاء کرنے والوں کو ملامت کرتے پھر رہے ہیں۔(۱)

علامہ ابن قفطیؒ (متوفی ۶۴۶ھ) نے ایک حاکم کا واقعہ یوں نقل کیا ہے کہ موصل کے حاکم (غالباً بدرالدینؒ تھے) نے مجدالدین ابن الاثیر الجزریؒ کو کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے فی الحال ایک دیندار اور امین شخص دکھا دیں، کہ راز کہنے کے لیے مناسب ہو کہ میں اسے ایک راز کہہ دوں اور فی الحال اسے خلیفہ کے پاس بھیج دوں۔

ابن اثیرؒ نے ایک لمحہ سوچنے کے بعد کہا کہ اے رئیس! مجھے اس صفت کا حامل کوئی شخص معلوم نہیں ہے، ہاں میرا بھائی ہے جو اس صفت کا حامل ہے، حاکم بدرالدینؒ نے کہا کہ جاؤ اسے لے آؤ، تا کہ میں اس کو راز کہہ کر خلیفہ کو بھیج دوں، مجدالدین نے گھر آ کر اپنے بھائی کو قصہ سنایا اور کہا کہ میں نے بادشاہ کو وہی شہادت دی ہے، جو مجھے آپ کی شان میں حق معلوم ہوتی تھی۔ آپ حاکم کی خدمت میں حاضر ہو کر جو مشورہ ہو اس پر عمل کریں، ابن اثیرؒ کا بھائی حاکم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حاکم نے اُسے راز کی بات کہہ کر خلیفہ کی طرف روانہ کر دیا، جانے سے پہلے وہ گھر آئے تا کہ اپنے بھائی سے رخصت لے۔ جب گھر پہنچے تو دیکھا کہ بھائی دروازے پر منتظر کھڑے ہیں۔ اُس

(۱) ابن جوزی۔ صید الخاطر ج ۱ ص ۸۶، فصل فی حفظ السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے آپ سے پوچھا کہ حاکم آپ سے کیا کہا؟ آپ نے جواب میں کہا:

يا أخي! الساعة شهدتَ لي عنده بالدين، والأمانة، وحفظ السر. فيجوز أن أكذبك في الحال؟ قال لي شيئاً ما أقوله إلاّ لِمن أمرني بأن أقوله له. قال: فبكىٰ مجدالدين أخوه ودعا له. (۱)

اے بھائی! ابھی آپ نے بادشاہ کے سامنے میری دیانت، امانت اور راز کی حفاظت کی صفت کی شہادت دے دی، تو کیا یہ جائز ہے کہ میں آپ کی شہادت کی تکذیب کروں؟ جس کے حق میں مجھے کہا گیا ہے، بات میں اسی کو ظاہر کروں گا، مجدالدینؒ کی آنکھیں اشکبار ہوئیں اور اپنے بھائی کے لیے خیر وعافیت کی دعا مانگی۔

دورِ عباسی کے حُکّام اور راز کی حفاظت:

عباسی حکومت کے امراء دیگر حکمرانوں کے بنسبت راز کے تحفظ کا خوب اہتمام کرنے والے تھے۔ علامہ ابن طقطقیؒ (متوفی ۷۰۹ھ) لکھتے ہیں:

ما اعتنتْ دولةٌ بتحصين الأسرار، والمبالغة في حفظها كالدولة العباسيّة فإن لها من هذا الباب عجائبَ، وكم من نعمةٍ أزالوها عن أربابها ونفسٍ أزهقوها بسبب كلمةٍ منقولةٍ أو حكايةٍ منقولةٍ. (۲)

پوری اسلامی تاریخ میں عباسی حکومت کی طرح کسی دوسری حکومت نے راز کی اتنی شدید حفاظت نہیں کی اس باب میں اُن سے عجیب وغریب قسم کے واقعات منقول ہیں۔ انھوں نے بہت

---

(۱) الفخری فی الآداب السلطانیۃ ص ۶۸/ ۶۹، الفصل الاول فی الاحکام السلطانیۃ۔

(۲) مرجع سابق ص ۶۷، الفصل الاول فی الاحکام السلطانیۃ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سی نعمتوں اور آسائشوں کو اہلِ نعمت سے زائل کر دیا اور بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور اس کا سبب ایک بات یا ایک حکایت تھی جس کو لوگوں میں نقل کر دیا تھا حالانکہ وہ بات یا حکایت راز ہوتی تھی۔

دورِ عباسی کا دوسرا خلیفہ منصورؒ فرماتے ہیں:

إن من أنفذ البصائر كتمان السرّ حتى يبرم المبروم . (۱)

کہ اچھے مؤثر ذکاوتوں میں سے راز کی حفاظت کرنا ہے، حتیٰ کہ مقصود حاصل ہو جائے ۔

منصورؒ نے کہا ہے کہ:

سرُّک مِن دمک فانظرْ مَن تملكه . (۲)

تمھارا راز تیرے خون میں سے ہے، (اگر عیاں کیا جائے، تو تو ہلاک ہو سکتا ہے) پس سوچ لو کہ کس کو اپنے خون کا مالک بنا رہے ہو، (یعنی کس کے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہو)۔

سربراہِ حکومت سے راز افشائی کے نقصانات:

جب سربراہِ حکومت سے بلا مصلحت عام لوگوں پر راز ظاہر ہو جائے، تو اس کے بہت سے نقصانات ہیں۔ اس حوالے سے علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں:

قال بعضُ البلغاء: إذا وقفتِ الرعيةُ على أسرار الملوك هَان عليها أمرُها. (۳)

بعض بلغاء سے منقول ہے کہ جب رعیت بادشاہوں کے راز سے خبردار ہو جائے، تو ایسی رعیت پر بادشاہ کے معاملات حقیر ہو کر ان کی عظمت اور رعب ختم ہو جاتا ہے ۔

---

(۱) ابراہیم بیہقی۔ المحاسن والمساوی ص ۲۷۶، محاسن کتمان السر۔

(۲) مرجع سابق۔

(۳) تسہیل النظر ص ۹۷، الفصل الحادی عشر کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن طقطقیؒ لکھتے ہیں :

فکم من مملکةٍ خربتْ، وکم من نفسٍ تلفتْ بسبب ظهورِ سرٍ واحدٍ.(۱)

بہت مملکتیں خراب ہو چکی ہیں، اور بہت لوگ ہلاک ہو چکے ہیں، بسبب افشائے راز کے، اگر بہت سے راز مملکت کے ایک شخص سے فاش ہو جائیں، تو وہ مملکت اور شخص کیسے سالم رہ سکتے ہیں۔

افشاے راز کی عادت اور اس کے نقصانات:

جب انسان خود کو محفوظ نہیں کر سکتا، اپنے وقت، ضرورت اور مصلحت سے قبل اظہار کرتا ہے اور افشاے راز اُس کی عادت بن جائے، تو یہ عادت متعدد نقصانات رکھتی ہے۔ علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں:

فإنّ مَن قبضَ عنانَه، وسَهَى عن حفظ لسانه بدَر سرُّه فاستضرَّ وألِف إرسالَه فاستمرّ، ولم يبق مصونٌ إلاّ انهتک، ولامستورٌ إلاّ افتضَحَ فبُودِر قبل بدَرَاه، و عُوجِل قبل حذاره، و صار إفشاء سرّه أنكى فيه من مكر عدوِّه لأنه إن اختص بإفشاء سرّه اختصَّ بما قدّمناه مِن ضرّه. (۲)

جس شخص نے اپنی لگام کسی اور کے ہاتھ میں تھمادی اور اپنی زبان کی حفاظت سے غافل ہو گیا، اور اپنے راز کو ظاہر کر دیا تو اس نے نقصان اٹھایا وہ اپنے راز کے افشاء کا عادی ہو گیا اور یہ اس کی ہمیشہ کی عادت بن گئی۔ پس اب وہ محفوظ نہ رہا بلکہ وہ خوب بے عزت ہوگا اور اس شخص کی حالت پوشیدہ نہ رہی بلکہ وہ بدنام ورسوا ہوگا پس وقت سے پہلے ہی اس کا راز فاش ہو گیا اور اس کے

---

(۱) الفخری فی الاداب السلطانیۃ ص ۲۶، الفصل الاول فی الاحکام السلطانیۃ۔

(۲) تسہیل النظر ص ۹۱، الفصل الحادی عشر کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محتاط ہونے اور ڈرنے سے پہلے ہی اس کا مواخذہ کرلیا گیا اور اس کے راز کا افشاء اس کے دشمن کی تدبیر سے بھی زیادہ اس کے لیے نقصان دہ ہوگیا۔ اس لیے کہ اگر وہ راز کے فاش کرنے کے ساتھ منفرد ہوتا تو وہ راز کے افشاء کے اس نقصان کے ساتھ بھی خاص ہوگا جس کو ہم پہلے ذکر کر چکے۔

علامہ ابن حبانؒ لکھتے ہیں:

الإفراط في الإسترسال بالأسرار عجز، وما كتمه المرء من عدوّه فلا يجب أن يظهره لصديقه، وكفى لذوي الألباب عبراً ما جَرّبوا. (۱)

لوگوں کو بلاضرورت اور بلا مصلحت کثرت سے راز افشانی کرنا عاجزی ہے، وہ راز جو انسان اپنے دشمن سے محفوظ رکھتا ہے، تو واجب ولازم نہیں ہے کہ اپنے دوست کو ظاہر کرے، اور عقلاء کے لیے بطور عبرت اُن کے تجربے کافی ہیں اور تجربوں سے ثابت ہے کہ راز افشانی مکمل نقصان دہ ہے

رئیس اور حاکم میں تحفظ راز مملکت اور حکومت کی بقاء کا سبب ہے:

جب رئیس اور حاکم تحفظ راز جیسی صفت کا مالک ہو، تو اپنی حکومت کو قائم رکھ سکتا ہے۔

علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں:

إذا كان الملكُ محصِناً لسرّه، بعيداً من أن يعرف ما في نفسه، متخيراً للوزراء، مهيباً في أنفس العامّة متكافياً بحسن البلاء، لا يخافه البريء، ولا يأمنه المريبُ، مقدِراً لما ينفق كان خليقاً ببقاء ملكه. (۲)

جب حاکم اپنے راز کو چھپانے والا ہو اور اس بات سے دور ہو کہ اس سے راز معلوم کیا جائے،

---

(۱) روضۃ العقلاء ص ۳۱۴، ذکر الحث علی لزوم کتمان السر۔

(۲) نصیحۃ الملوک ص ۳۸۸، خلال الملوک لأولین والخلفاء الراشدین۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انتخاب وزراء میں مختار ہو، عام لوگوں کے دلوں میں ہیبت رکھتا ہو، تکالیف ومصائب کے دوران برداشت والا ہو، بے قصور اس سے بے خوف ہوں اور مجرم بلاخوف نہ ہوں، مناسب طریقے سے مال خرچ کرنے والا ہو، تو ایسا حاکم اپنے وطن کے تحفظ کے لیے بہت لائق ومناسب ہے۔

اسی طرح ابومنصور ثعالبیؒ (متوفی ۴۲۹ھ) لکھتے ہیں:

سمعتُ أبا الفتح البستيّ يقول : لم أر ملكاً أميناً أجمع لآلات الرئاسة من الأمير ناصر الدين أبي منصور سبكتكينؒ، وكان من أغلب خصال الملوك عليه : كتمان السِرّ ، وترك تأخير عمل اليوم إلى غد . (۱)

میں نے ابوالفتح بستی کو سنا وہ بچہ رہے تھے کہ میں نے امیر ناصرالدین سبکتگین جیسا دیانتدار اور قابل اعتماد بادشاہ کہیں نہیں دیکھا۔ سربراہِ حکومت کے لیے جن صفات کی ضرورت ہے وہ ان میں کامل طور پر موجود تھیں۔ بادشاہوں کے صفات میں سے دو صفات کا تو وہ بہت شدید اہتمام کرتے تھے: ایک حفاظتِ راز، اور دوسرا یہ کہ وہ آج کے کام کو کل پر بالکل نہیں چھوڑتے تھے۔

راز رکھنے سے حکومت حاصل ہوسکتی ہے:

جب اجتماعی خادمین دینی اور اجتماعی مصلحتوں کی خاطر اس کوشش میں ہوں کہ طاقت اور حکومت پر قابض ہو جائیں، تو ایسے لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ اپنے راز کو محفوظ رکھیں؛ تاکہ مقصود کو پہنچ جائیں۔

قيل لأبي مسلم صاحب الدولة : بأيّ شيء أدركتَ هذا الأمر ؟ فقال: ارتديتُ بالكتمان وتزرتُ بالحزم، و حالفتُ الصبَر، وساعدتِ المقادير، فأدركتُ ظني،

(۱) آداب الملوک ص ۱۰۳، فصل فی کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وحزتُ حدّ بُغيتي ، وانشد :

أدركتُ بالحزم والكتمان ماعجزتْ ☆ عنه ملوك بني مروان إذاحشدوا (۱)

صاحب الدولۃ ابی مسلم کو کسی نے کہا کہ : کس چیز کے ذریعے حکومت کو حاصل کیا؟ اس نے کہا کہ میں راز محفوظ رکھنے کا عادی تھا، حد درجہ احتیاط کیا، کامل صبر کیا اور تقدیر نے ساتھ دیا، تو جس کا میں نے گمان کیا، اس کو پالیا اور اپنے مقصود تک پہنچ گیا اور اسی شعر کو پڑھا : میں احتیاط اور راز رکھنے کی وجہ سے اپنے مقصود تک پہنچ گیا، ایسے طریقہ سے کہ بنو مروان کے امراء بھی اس سے عاجز ہیں کہ وہ سب اپنے مقصود کے لیے جمع ہو جائیں۔

امیر سے راز فاش ہونا بڑا عیب ہے :

امیر سے راز افشاء ہونا بڑا عیب ہے۔ علامہ ماوردیؒ (متوفی ۴۵۰ھ) لکھتے ہیں:

إن أسوأ العيوب حالا، وأظهرها وبَالاأن يعرف مافي نفسه من غير اختباره فيعلمه الثقة والظنين، ويشترك فيه الخائن والأمين، وهو لو أسرّه إلى أحدٍفأذاعه لاستكبره منه ولرأى في موجب السياسة، ومقتضى الحزم أن يؤاخذه به، ويعاقبه عليه فكيف يرضى من نفسه مايستكره من غيره ويتسامح فيمايعاقب عليه؟ كلاولئن كان مرامه صعباًفهو سهلٌ على مَن ساعده الطبعُ ثم على مَن تطبّع به عندنفور الطبع فيصير طبعاً و تطبعاًيسهل على ذي الحزم إذاصادفَ عزماًفإن الكره يسهل بالمرون عليه. فإذا ضبَطَ من نفسه ماينكره آثاره، وينم أسرارها كان أفضل حزماًوأقوى عزماًممن كتَمَ سرّه بلسانه فإذاساعده الأمران لم ينمّ له سرٌّ، ولم يعرف له غورٌ . (۲)

(۱) ابراہیم بیہقی۔ المحاسن والمساوی ص ۲۷۶، محاسن کتمان السر۔

(۲) تسہیل النظر وتعجیل الظفر ص ۹۷، الفصل الحادی عشر کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حاکم کے لیے سب سے بُرا اور انجام کے اعتبار سے بالکل واضح اور آشکارا عیب یہ ہے کہ وہ کسی کا جانچ پڑتال کیے بغیر اسے اپنے دل کا حال بتائے۔ اس طرح کرنے سے معتمد وغیر معتمد، خائن اور امین سب شریکِ راز ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر یہی بات وہ کسی کو چھپ کر بتائے، پھر وہ شخص اسے ظاہر کرے تو یہ حاکم اُسے کتنا زیادہ بُرا سمجھے گا، اور سیاست اور دور اندیشی کے تقاضے سے وہ یقیناً اُسے پکڑے گا اور اس جرم کی اُسے سزا دے گا جس جُرم کے ارتکاب پر وہ دوسروں کو سزا دیتا ہے، خود کیوں اس کے کرنے میں چشم پوشی سے کام لیتا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے حفاظتِ راز یقیناً ایک مشکل کام ہے، لیکن اُس شخص کے لیے آسان ہے جس کی طبیعت حفاظتِ راز کے موافق ہو۔ اُس کے لیے بھی آسان ہے جو باوجود طبیعت کی گرانی کے اپنے آپ کو حفاظت راز کا عادی بنائے، اس لیے کہ ہوشیار آدمی جب کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہے، تو وہ اُس کی طبیعت ثانیہ بن کر اُس کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کوئی سا مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے جب اُسے بار بار کیا جائے اس لیے جب حاکم دل کی ان باتوں پر قابو پائے جن کے اظہار کے نتائج کو وہ ناپسندیدہ اور بُرا سمجھتا ہے، تو وہ احتیاط اور دور اندیشی دوسروں سے بڑھ جاتا ہے اور نہ اُس کا کوئی راز ظاہر ہوتا ہے اور نہ اس کے رازوں کی کوئی گہرائی معلوم کی جا سکتی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وأصحابہ أجمعین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نویں فصل :

اسرارِ حکومت:

اسلامی شریعت میں اسرارِ حکومت کی اہتمام:

ریاست کے لیے سب سے زیادہ خطرناک چیز یہ ہے کہ اُس کے جنگی اسرار فاش ہو اور اُس کی جنگی ساز وسامان اور اُس کی مضبوطی سے متعلقہ اسرار اس دشمن کا پتہ چلے۔ آپ ﷺ اپنے جنگی منصوبوں اور غزوات سے متعلقہ اسرار کی حفاظت میں ایک واجب التقلید نمونہ تھے۔ آپ ﷺ نے عبداللہ بن جحش کی قیادت میں آٹھ مہاجرین کا ایک لشکر روانہ کیا۔ جن میں انصار کا کوئی فرد شامل نہ تھا، تاکہ وہ دشمنوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے فرائض سرانجام دیں۔ یہ لشکر ہجرت نبوی ﷺ کے سترھویں مہینے کے آغاز میں اپنے ہدف کی طرف گامزن ہوا۔ اس لشکر کے امیر کے پاس ایک پوشیدہ خط تھا جس کے بارے میں آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا تھا کہ اس کو دو دن سفر کرنے سے پہلے بالکل نہ کھولے۔ پھر جب اس کو کھولے اور اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کو سمجھے، تو اس کو بجالائے اور اپنے لشکر کے افراد میں کسی کو بھی اپنی رفاقت پر مجبور نہ کرے۔ اس خفیہ خط کا مضمون حسب ذیل تھا:

إذا نظرتَ في كتابي هذا فامض حتى تنزل نخلة بين مكة والطائف فترصد بها قريشاً وتعلم لنا من أخبارهم .

جب تو میرے اس خط کو دیکھ لے تو چلتا جا یہاں تک کہ تم مکہ اور طائف کے درمیان واقع مقام نخلہ تک پہنچو، تب تم قریش کے لوگوں پر نظر رکھنا اور اُن کے بارے میں ہمیں اطلاعات پہنچانا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب عبداللہ بن جحش نے اس خط کو پڑھا تو کہنے لگے: ((سمعاً وطاعةً)).

میں نے تو آنحضرت ﷺ کی بات سنی اور اب اس کی بجا آوری کروں گا۔

پھر اپنے ساتھیوں سے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ میں مقام نخلہ تک جاؤں، وہاں سے قریش پر نظر رکھوں اور اُن کے بارے میں آپ ﷺ کو اطلاعات پہنچاؤں۔ آپ ﷺ نے مجھے اس بات سے منع کر دیا ہے کہ میں تم لوگوں پر زبردستی کروں۔ سو اگر تم میں سے کوئی ایسا ہے جو شہادت چاہتا ہے اور اس کا شوق رکھتا ہے تو وہ میرے ساتھ چلا جائے۔ اور جو ایسا نہیں چاہتا وہ واپس چلا جائے۔

رہا میں، تو میں تو ہر حال میں آپ ﷺ کے حکم کو پورا کر کے رہوں گا۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور آپ کی معیت میں آپ کے تمام ساتھی بھی روانہ ہوئے اور کوئی ایک بھی پیچھے نہ رہا۔(۱)

درحقیقت خفیہ رسائل کا طریقہ آپ ﷺ نے ایجاد کیا، تاکہ راز کی شدید حفاظت ہو۔ اور اسی طرح دشمنانِ اسلام ان معلومات سے محروم ہو جائیں جو اُن کو مسلمانوں کی نقل وحرکت کے بارے میں مدد دیتے ہوں۔ اس چال کے ذریعے آپ ﷺ نے اپنے مقاصد کو دوست دشمن دونوں سے چھپایا۔(۱)

ریاست کے عسکری رازوں کو چھپانے کے لیے آپ ﷺ نے مختلف طرز وطریقے اپنائے۔ ان طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ تھا کہ آپ بعض مخصوص شخصیات کے بارے میں معلومات کو خفیہ رکھتے۔ جیسا کہ آپ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر نعیم ابن مسعود غطفانی کے اسلام لانے کو

---

(۱) ابن ہشام۔ السیرۃ النبویۃ ج ۲ ص ۲۸۸، ابن جحش یفتح الکتاب۔

(۲) محمود شیت۔ دروس فی الکتمان ص ۲۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنے لوگوں، قریش اور بنی قریظہ سے چھپایا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اسلام لا چکا ہوں اور میرے قوم کو میرے اسلام لانے کی خبر نہیں، تو آپ مجھے جس طرح چاہتے ہیں، حکم دیجئے۔ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا:

إنما أنت فينا رجل واحد فخذل عنا إن استطعتَ فإن الحرب خدعة .(۱)

آپ ہمارے ہی ایک فرد ہیں۔ اگر آپ کے بس میں ہو تو ہم سے اس جنگ ضرر دفع کریں، کیونکہ جنگ ایک قسم کی چال اور تدبیر ہے۔

اس کے بعد حضرت نعیم احزاب کی صفوں میں پھوٹ ڈالنے اور اُن کے باہمی اعتماد کو ختم کرنے میں کامیاب ہوئے۔

ان طریقوں میں ایک طریقہ وہ ہے جس کو آپ ﷺ نے بنی لحیان کے ساتھ جنگ کرنے میں اپنایا۔ اس طرح کہ آپ ﷺ نے پہلے یہ ظاہر کیا کہ وہ شام کی طرف لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس طرح سے آپ ﷺ کے لیے یہ ممکن ہوا کہ بنی لحیان پر اچانک حملہ کرے، ایسی حالت میں کہ ان کو آپ ﷺ کی پیش قدمی کا علم تک نہ ہو۔ (۲)

ان طریقوں میں سے جن کو آپ ﷺ نے اسلامی ریاست کے رازوں کی حفاظت کے لیے اپنایا ایک طریقہ یہ تھا کہ ریاستی رازوں سے واقفیت رکھنے والوں کی تعداد کم رکھی۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے منافقین کے اسرار کے بارے میں کیا۔ آپ ﷺ نے حذیفہ بن یمان العبسی کو اس غرض کے لیے چنا کہ اُس کو منافقین کے اسرار کے بارے میں خبردار رکھے اور اُن کے علاوہ اور کسی کو ان اسرار کا علم نہ ہو آپ ﷺ نے اپنے زمانے میں ریاست کی رازداری کو اسلامی حکومت کے لیے بنیادی ارکان

---

(۱) سیرۃ ابن ہشام ج ۳ ص ۳۱۹، خداع نعیم المشرکین۔

(۲) سیرۃ ابن ہشام ج ۳ ص ۳۸۷، غزوۃ بنی لحیان۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ارکان میں سے شمار کیا۔ اسی طرح کہ آپ ﷺ نے عام قیادت کے دائرے میں کام کرنے کے لیے لائحہ عمل کو محدود کیا اور راز داری کا کام کرنے والے اشخاص کو مجہول رکھا۔ ان میں سے ایک کو دوسرے شخص کے کام اور عہدے کے بارے میں واقفیت نہیں ہوتی تھی۔ ہر ایک کو اپنے کام کے بارے میں علم ہوتا نہ کہ دوسرے بارے میں۔ پس عمرو کے پیشے کے معلومات زید تک کسی بھی صورت نہیں پہنچ سکتے تھے۔ رسول اکرم ﷺ بھی ریاست کے اسرار کی حفاظت کا بہت اہتمام کرتے تھے۔(۱)

یہی ابوبکر صدیقؓ ہیں، ایک موقع پر آپ نے اپنے لشکر کے کمانڈر کو نصیحت کرتے ہوئے کہا:

وإذا قدمت عليك رسل عدوّك فأكرم منزلتهم ، فإنه أول خيرك إليهم ، وأقلل حبسهم حتى يخرجوا وهم جاهلون بما عندك.(۲)

جب تمھارے پاس دشمن کے قاصد آئے تو تم اُن کا اکرام کرو۔ لیکن ان کو اپنے پاس زیادہ دیر کے لیے مت ٹھہراؤ۔ تاکہ وہ تمھارے پاس سے ایسی حالت میں نکلے کہ وہ آپ کی معلومات کے بارے میں باخبر ہوں۔

خلاصۂ کلام یہ کہ ریاستی اسرار، چاہے وہ فوجی ہوں، صنعتی یا اقتصادی یہ ان اہم اسباب میں سے ہیں جن کی وجہ سے قرن اول کے مسلمان جنگوں میں اپنے دشمنوں پر غلبہ پاتے تھے۔ وہ امت اور جماعت جو اپنے جنگی رازوں کی حفاظت نہیں کرتی وہ کبھی فتح یاب نہیں ہوسکتی۔(۳)

جب پرانے جنگوں میں اخفائے راز کسی حکومت کے لیے ضروری تھا تو موجودہ دور میں تو اس

---

(۱) حسین بن محمد بن علی جابر۔ الطریق إلی جماعۃ المسلمین ص ۱۹۰۔

(۲) مسعودی۔ مروج الذہب ج ۱ ص ۲۹۰، وصیۃ لأمراء جیوشہ۔

(۳) محمود شیت۔ دروس فی الکتمان ص ۴۸۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے بھی زیادہ ضروری ہے؛ کیونکہ آج کل تو جاسوسی کے لیے عجیب وغریب قسم کے آلات ایجاد ہوئے ہیں۔اسی طرح معلومات کو جمع کر کے اُن کو آگے منتقل کرنے کے سائنسی ذرائع معرض وجود میں آئے ہیں۔جیسے بغیر پائیلٹ کے اڑنے والے جاسوسی طیارے جاسوسی کے لیے،فضائی اور اسی طرح لاسلکی آلات ،جن کے ذریعے دشمن کو معلومات پلک جھپکنے سے بھی کم وقت میں پہنچتی ہیں۔اسلام نے صرف حکومتی اسرار کے حفاظت کی اہمیت بیان نہیں کی، بلکہ اُن لوگوں کے لیے مناسب سزا مقرر کیا جو ان اسرار کو ظاہر کرتے ہیں۔اس پر ہم تفصیلی بحث اپنے مقام میں کریں گے۔ان شاء اللہ

فوجیوں اور شہریوں دونوں کے لیے ضروری ہیں کہ وہ اسلام کے رازوں کی حفاظت کریں۔ ہر اس معاملے میں عام قیادت کی طرف رجوع کریں جن کی وجہ سے ریاست کے مقاصد پر کوئی برا اثر پڑتا ہو؛ تاکہ حکومت ان معاملات میں اُن کو صحیح رائے دے اور ان معاملات کو انتشار و پھیلاو سے بچانے کے لیے اُن کے لیے ایک حد مقرر کرے؛ تاکہ بات آگے نہ بڑھے،جس کی وجہ سے نقصان میں مزید اضافہ ہو،اور وہ لوگ، جنھوں نے اس کو ظاہر کیا ہے،سہولت وآسانی سے اپنے اغراض ومقاصد تک نہ پہنچے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا﴾.(۱) (۲)

ترجمہ:اور جب ان لوگوں کو کسی امر کی خبر پہنچتی ہے،خواہ وہ امن ہو یا خوف،تو اُس کو مشہور کر دیتے

(۱) سورۃ النساء آیت:۸۳۔

(۲) شریف۔کتمان السر وإفشاؤہ فی الفقہ الإسلامی ص۸۰-۸۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور اگر یہ لوگ اُس کو رسول کے اور جو ان میں سے ایسے امور کو سمجھتے ہیں ان کے اوپر حوالہ رکھتے، تو اس کو وہ حضرات تو پہچان ہی لیتے جو ان میں اس کی تحقیق کر لیا کرتے ہیں۔ اور اگر تم لوگوں پر اللہ کا خوف فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم سب کے سب شیطان کے پیرو ہو جاتے سوائے تھوڑے سے آدمیوں کے۔

امیر کے راز کو محفوظ رکھا جائے گا:

اجتماعی خدمت کرنے والوں پر لازم ہے کہ اپنے امیر کے راز کو محفوظ رکھیں، حتی کہ قریبی متعلقین سے بھی محفوظ رکھیں اگرچہ والد، بھائی، بیوی اور قریبی دوست ہو۔

مِن حقّ الملک أن یکتم أسرَارُہ عن الأب ،والأمّ ،والأخ ،والزوجة ، و الصدیق ؛ فإن الملک یتحمل کلَّ منقوصٍ ومالوفٍ ،ولایتحمل للاثةَ صفة : أحدھم : أن یطعن في ملکه . وصفة الآخر:أن یذیع أسراره . وصفة الآخر : أن یخونه في حرمه . (۱)

امیر اور حاکم کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کے راز کو ماں، باپ، بھائی، بیوی اور دوست سے محفوظ رکھا جائے۔ اور یہ اس لیے کہ بادشاہ ہر نقص اور ناپسندیدہ چیز کو برداشت کر سکتا ہے مگر تین چیزیں برداشت نہیں کر سکتا اول یہ کہ کوئی اس کی حکومت پر طعنہ زنی کرے اور اس کی حکومت کی خرابیوں کو بیان کرے، دوسری یہ کہ کوئی اس کے راز کو فاش کرے اور تیسری یہ کہ ایک آدمی اس کی عزت میں خیانت کرے۔

علامہ جہشیاریؒ (متوفی ۳۳۱ھ) لکھتے ہیں:

---

(۱) کتاب التاج فی أخلاق الملوک ص ۹۸، أسرار الملک، ابن عبد ربہ۔ العقد الفرید ج ۱ ص ۷۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب ابرویز بن ہرمز بادشاہ بنا، تو اپنی رعیت کو جمع کر کے انھیں خطاب کیا اور اس خطاب میں اپنے وزیر کو یوں کہا:

اكتم السر، وأصدق الحديث، واجتهد في النصيحة . (۱)

تم میرے راز کو محفوظ رکھو، اپنی گفتگو میں سچ بولو اور ہر ایک کے حق میں خیر خواہی کی کوشش کرو۔

علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں:

أسرَار الملكُ يجب أن تُكتم في الصدور وتصانُ عن الظهور .(۲)

امیر اور حاکم کے راز کے سلسلے میں یہ لازم ہے کہ سینوں میں اسے محفوظ رکھا جائے اور فاش نہ ہونے دیا جائے۔

مولانا اشرف علی تھانوی (متوفی ۱۳۶۲ھ) لکھتے ہیں:

كلّ معاملة له تعلق بعامّة المسلمين لا يناسب أن يظهر ذلك أحدٌ إلاّ مَن هو من أولي الأمر في ذلك عقلاً وشرعاً لأنه عسى أن لا ينتقل إلى نقصان ذلك ذهن ذلك الشخص . (۳)

ہر معاملہ جس کا تعلق عام مسلمانوں کے ساتھ ہو، تو مناسب نہیں کہ کسی ایک پر اس کو ظاہر کیا جائے مگر ان پر ظاہر کیا جائے جو عقلاً وشرعاً صاحب منصب ہوں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس معاملے کے نقصان کی طرف ظاہر کرنے والے کا ذہن منتقل نہ ہو جائے، معاملہ ظاہر ہو کر اس سے نقصان پیدا ہو جائے گا۔

---

(۱) کتاب الوزراء والکتاب ص ۸، مقدمۃ۔

(۲) قوانین الوزارۃ ص ۱۲۵، استشارۃ الملک الوزیر۔

(۳) حیاۃ المسلمین ص ۳۸۳، الروح الرابع والعشرون فی المشورۃ والاتفاق۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حاکم رئیس کا کاتب ومنشی راز محفوظ رکھنے والے ہونے چاہئیں:

جولوگ اسلام اور مسلمانوں کی اسلامی اجتماعی خدمت کرتے ہیں، تو لازم ہے کہ ان کے کاتب ،محرر، منشی اور دفتری مسؤل دوسری عادات کے ساتھ ساتھ راز محفوظ رکھنے والے بھی ہوں۔ اگر وہ راز کی حفاظت کرنے والے نہ ہوں، تو بہت سے اجتماعی نقصانات پیدا ہو سکتے ہیں۔

عبدالحمید بن یحییٰؒ (جو مروان کا کاتب ہے) کاتبین کے آداب میں لکھتے ہیں :

كتوماً للأسرار ،وفيًا عند الشدائد . (۱)

اپنے امیر کا راز محفوظ رکھنے والا ہو اور مشکل اوقات میں وفادار ہو۔

علامہ جہشیاریؒ (متوفی ۳۳۱ھ) نے وزراء اور کاتبین کے آداب میں " كتاب الوزراء و الكتاب " کے نام سے مستقل کتاب لکھی ہے ۔

اسی طرح اسعد بن مماتیؒ (متوفی ۶۰۶ھ) نے کاتب اور منشی کے آداب میں لکھا ہے:

يبالغ في حسن الإصغاء ،ويحفظه كلّ مايسمعه منه ، ويحفظ سرّه ، و يحذر مِن نقل شيء يجري في مجلسه . (۲)

وہ سربراہِ حکومت کی بات کو بہت غور اور اہتمام سے سنے گا اور جو بات اس سے سنی ہو اس کو اپنے پاس محفوظ رکھے گا اور اس کے راز کو محفوظ رکھے اور اُس کی مجلس میں جو کچھ دیکھا، اس کو باہر بیان نہیں کرے۔

بعض علماء نے کہا ہے:

---

(۱) جہشیاری۔ کتاب الوزراء والکتاب ص ۷۵، أیام مروان بن محمد الجعدی۔

(۲) قوانین الدواوین ص ۶۷/ ۶۸۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أول صناعة الكاتب كتمان السر .(۱)

کاتب اور منشی کے اول کام وہ راز کے حفاظت کرنا ہے۔

آج کل ان آداب کی رعایت نہیں کی جاتی ،اس لیے چھوٹے بڑے سب پریشانی اور بے اعتمادی کی سیلاب میں بہہ رہے ہیں اور امور پر عملی اقدام سے پہلے لوگوں کو خبر مل جاتی ہے اور اسلامی ممالک اور اداروں کے رازوں کو اُن مخالفین پر فاش کیا جاتا ہے، جو مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے ہیں۔لہذ اادارے مسؤلین راز رکھنے والے ہوں گے۔

دوسرے باب کی تیسری فصل میں اس کاتب اور راز فاش کرنے والے کی سزا ذکر ہے، جو اپنے رئیس اور دفتر کے راز کو فاش کرتا ہے ۔

امراء اور حُکّام راز ظاہر کرنے کو معاف نہیں کرتے:

امراء اور حکام راز فاش ہونے کو بہت ناپسند کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بہت محبت کرتے ہیں جو ان کے راز کو محفوظ رکھتے ہیں اور جو ان کے راز کو فاش کرتا ہے تو اس کو معاف نہیں کرتے بلکہ اسے سزا دیتے ہیں ۔علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں:

لقلّ ما تعف الملوك عمّن يفشي أسرارهم لتردّده بين خيانة وجناية.(۲)

بہت کم امراء اور حکام نے اس شخص کو معاف کیا، جس نے ان کے راز کو فاش کیا ہو تردد کی وجہ سے کہ اس نے یا تو خیانت کی ہے یا جرم۔

منصور کہتے تھے کہ:

---

(۱) الآبی۔نثر الدرج ۱ص ۳۰۸،نکت من کلام الحکماء۔

(۲) قوانین الوزارۃ ص ۱۲۶،الباب الأول الفصل السادس وزارۃ التنفیذ ،استشارۃ الملک الوزیر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الملوک یتحمّل کلّ شیء من أصحابهم إلاّ ثلاثا : إفشاء السر، و التعرض للحرم ، والقدح في الملک .(۱)

امراء اور حکام اپنے ساتھیوں سے سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں البتہ تین چیزوں کو برداشت نہیں کر سکتے ،ایک یہ کہ امیر اور حاکم کے راز کو فاش کرے ،دوسرا یہ کہ ان کی عزت پر ہاتھ اُٹھائے ،تیسری یہ کہ اُن کی حکومت پر عیب وطعن کرے۔

اجتماعی راز کی حفاظت جان کی قربانی سے ممکن ہے :

جو شخص اجتماعی خدمات سرانجام دیتا ہے اور اس کے پاس معاشرے کے اجتماعی راز ہو، تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ان رازوں کو خفیہ رکھے اور جو آدمی حساس ہوتا ہے تو وہ جان دینے کے لیے تیار ہوتا ہے لیکن اجتماعی رازوں کو افشا کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔

امام ابن جوزیؒ (متوفی ۵۹۷ھ) لکھتے ہیں:

خرج عمر بن محمد صاحب السند، وأصحابه. يسيرون في بلاد الشرک فرأوا شيخاً ومعه غلامٌ، وقد کان العدوّ ندربهم فهربوا. فقال عمر: يا شيخ ! دلنا علی قومک و أنت آمن . قال : أخاف إن دللتُک أن يسعی بي هذا الغلام إلی الملک فيقتلني ولکن أقتل هذا الغلامَ حتی أدلک. فضربَ عنقَ الغلام.

فقال الشيخُ: إن ما کرهتُ إن لم أخبرک أنا أن يخبرک الغلام فالآن قد أمنتُ واللّٰهِ لو کانوا تحت قدمي ما رفعتُها. فضَربَ عنقَه. (۲)

---

(۱) ابراہیم بیہقی۔ المحاسن والمساوی ص ۲۷۶، محاسن کتمان السر۔ ابن عبد ربہ۔ العقد الفرید ج ۱ ص ۷۰۔

(۲) کتاب الاذکیاء ص ۹۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمر بن محمد صاحب السند اور ان کے اصحاب مشرکین کے شہروں میں پھرنے کے لیے نکلے۔ دشمن ان کے آنے پر مطلع ہو گیا تو یہ بھاگے۔ (اس دوران میں) انھوں نے ایک بوڑھے کو دیکھا جس کے ساتھ ایک غلام تھا۔ اس سے عمر بن محمد نے کہا ہم کو اپنی قوم کا حال بتاؤ (کہ اس نے ہم کو گھیرنے کے لیے کس مقام پر گھات لگائی ہے) اور (اگر تم نے بتا دیا تو) تم کو امن ہے۔ اس نے کہا مجھے اندیشہ ہے کہ اگر میں نے تمھیں بتا دیا، تو یہ غلام مجھے بادشاہ کے سامنے لے جائے گا اور وہ مجھے (اس جرم میں) قتل کر دے گا، اس لیے اس غلام کو قتل کیے دیتا ہوں تا کہ (پھر مطمئن ہو کر) تمھیں آگاہ کر سکوں، اس کے بعد اس نے غلام کی گردن مار دی، اب اس شیخ نے کہا حقیقت یہ ہے کہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ اگر تمھیں بتانے سے میں نے انکار کر دیا تو یہ غلام سب کچھ بتا دے گا، اب میں اس سے مطمئن ہو گیا خدا کی قسم! اگر میری قوم کے لوگ میرے پاؤں کے نیچے ہوتے، تو میں اس پاؤں کو نہ اٹھاتا (اور قوم کے راز کو افشا نہ ہونے دیتا) تو انھوں نے اس کی گردن مار دی۔

کہتے ہیں کہ یزید بن الولید نے حج کا ارادہ کیا تو شام کے سرداروں میں ایک جماعت نے اس بات کا پختہ عزم کیا کہ وہ سفر میں اس پر حملہ کریں گے۔ وہ لوگ خالد بن عبداللہ القسری کے پاس آئے تا کہ وہ بھی اُن کے ساتھ شریک ہو۔ آپ نے انکار کیا۔ انھوں نے کہا اچھا! پھر یہ راز پوشیدہ رکھنا۔ آپ نے جواب میں کہا کہ یہ کام ضرور کروں گا۔

اس کے بعد خالد قسری خالد بن ولید بن یزید کے پاس چلے گئے اور اُن سے کہا کہ امیر المؤمنین سے کہہ دیجیے کہ اس سال حج کے لیے نہ جائیں۔ اس نے پوچھا: کیوں؟ آپ نے کہا کہ میں اُن کے متعلق ڈرتا ہوں۔ خالد نے یہ بات اپنے والد کو بتائی تو انھوں نے آپ کو بھلا بھیجا۔ پھر وہ کہنے لگے کہ خالد جو بات تم سے نقل کر کے بیان کر رہا ہے کیا یہ سچی ہے؟ آپ نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: یہ بات میرے سامنے دوبارہ کہو۔ آپ نے دوبارہ کہہ دی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر انھوں نے کہا کہو کون سے لوگ ہیں جن سے آپ میرے بارے میں ڈرتے ہیں۔ ان کے نام لیجیے۔ آپ نے کہا کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ تم ضرور بتاؤ گے۔ آپ نے جواب دیا: میں کبھی نہیں بتاؤں گا۔ انھوں نے کہا کہ اگر تم نہیں بتاؤ گے تو میں تمھیں یوسف بن عمر کے پاس سزا دینے کے لیے بھیج دوں گا۔ آپ نے کہا کہ اگر آپ یہ بھی کریں تب بھی میں نہیں بتاؤں گا۔ لہٰذا ولید بن یزید نے انھیں یوسف کو بھیج دیا۔ اس نے انھیں اس حد تک سزا دی کہ وہ وفات پا گئے لیکن اس جماعت کے کسی فرد کا نام اپنی زبان پر لانا گوارا نہ کیا۔ (۱)

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین

(۱) القاضی التوخی۔ المستجاد من فعلات الاجواد ج ۱ ص ۲۵، حکایۃ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دسویں فصل :

رازمحفوظ رکھنے کے فوائد:

علامہ ارمویؒ فرماتے ہیں:

أوّل منافع تحصين الأسرار هو : أن يكون المرأ قادراً على إجالة الرأي في تدبيره ، وعلى إنفاذه ، والإمساك عنه إلى أن يتجه له وجه الصواب فيه ما دام الأمر مكتوماً كان قادراً عليه ، وإذا ظهر خرج عن قدرته .

حفاظت راز کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ آدمی اپنے تدبیر میں تبادلۂ خیال پر قادر ہو جاتا ہے اور اس سے حاصل ہونے والی رائے پر عمل کر سکتا ہے اور اسی طرح اس رائے پر عمل اس وقت تک مؤخر بھی کر سکتا ہے جب تک اُس کے سامنے مسئلے کا درست پہلو ظاہر ہو نہ جائے لیکن یہ تب کہ راز پوشیدہ ہوتا ہو۔ جب وہ ظاہر ہو جائے تو پھر اس کی دائرۂ اختیار سے نکل جاتا ہے۔

اللہ جل شانہٗ نے اپنے اس ارشاد میں کتمان راز کا فائدہ بیان کیا ہے:

﴿ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوا لَكَ كَيْداً ﴾ .(۱)

ترجمہ: بیٹا! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتانا، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے لیے کوئی سازش تیار کریں۔

جس نے اپنی راز کی حفاظت کی اس نے اپنی ذات کی حفاظت کی اور جس نے اسے ضائع کیا اُس نے اپنے آپ کو ضائع کیا کیونکہ آراء اور تدابیر کے کتمان میں آفات و بلیات سے بچاؤ و سلامتی ہے۔ سقراط فیلسوف کہتا ہے:

---

(۱) سورۃ یوسف آیت:۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كتمان السر كرم في النفس ، وسمو في الهمة . (۱)

کہ کتمان راز شرافت نفس اور بلند ہمتی کی دلیل ہے۔

بڑوں کے راز کی حفاظت سعادت اور اعتماد کا ذریعہ ہے:

اور جب ایک شخص اپنے بڑوں کے راز کو محفوظ رکھیں، تو یہ اس کے لیے سعادت ہے اور اس کے سبب بڑوں کی طرف سے اس پر پورا اعتماد کیا جائے گا۔ علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں:

قد يسعد بكتم أسرارهم مَن تعرى عن غيره من الفضائل، وتجرد عما سواه مِن الوسائل؛ لأنه قد صار خازناً لأهل الذخائر، ومؤتمناً على أنفس الودائع إذا سلم من الإدلال بها. (۲)

کبھی بڑوں کے راز محفوظ رکھنے سے کوئی شخص سعادتمند بن جاتا ہے، جو اس صفت کے علاوہ دوسرے فضائل سے خالی ہو اور اس کے علاوہ دوسرے وسائل سے بھی خالی ہو۔ اور یہ اس لیے کہ یہ شخص ذخائر کو جمع کرنے کا اہل بن گیا اور بہتر امانت پر امین بنایا گیا۔ جب یہ راز افشانی کے عیب سے سالم ہو۔

راز کی حفاظت انسان میں کمال ہے :

کامل انسان وہ ہے جو اپنے راز کی حفاظت کرنے والا ہو۔

علامہ ابن حبانؒ (متوفی ۳۵۴ھ) لکھتے ہیں:

حفظُ السرّ وكتمانه مِن أفضل ما اعتنى به الإنسان. قال عليٌّ: الرأي تحصين

---

(۱) آداب الملوک بالعدل ص ۲۴۰، ۲۴۳۔

(۲) قوانین الوزارۃ ص ۱۲۶، الباب الأول الفصل السادس استشارۃ الملک للوزیر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

السر . (۱)

راز کی حفاظت انسان کے اولین مقاصد میں سے ہے، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رائے کی تقویت اور حسن تدبیر، راز رکھنے سے حاصل ہو جاتی ہے۔

فيجب على العاقل : أن يكون صدره أوسع لسرّه مِن صدر غيره بان لا يفشيه . (۲)

عقلمند شخص پر واجب ہے کہ اس کا سینہ غیر کے سینے کے مقابلے میں راز کے لیے ایسا کشادہ ہو کہ وہ افشائے راز نہ کرے۔

علامہ طرطوشیؒ لکھتے ہیں:

اعلم أن كتمان الأسرار يدلّ على جواهر الرجال ،وكما أن لاخير في آنية لا تمسك مافيها فلاخير في إنسان لايمسك سرّه . (۳)

جان لیجیے کہ راز کی حفاظت انسان کے کمالات پر دلالت کرتی ہے۔ جیسا کہ اس برتن میں کوئی خیر نہیں ہے جو اپنے اندر کوئی چیز محفوظ نہیں رکھتا، اسی طرح اس انسان میں بھی خیر نہیں ہے جو راز کی حفاظت نہیں کرتا۔

ایک شاعر راز کی حفاظت پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے افسوس کر کے کہتا ہے:

ا .ولوقدرتُ على كتمان ماشملت ☆ مني الضلوع على الأسرار والخبر

---

(۱) ابن طباطبا۔ الفخری فی الآداب السلطانیۃ ص ۶۶، الباب الاول فی الاحکام السلطانیۃ۔

(۲) ابن حبان۔ روضۃ العقلاء ص ۳۱۲/۳۱۴، ذکر الحث علی لزوم کتمان السر۔

(۳) سراج الملوک ج ۲ ص ۴۱۵، الباب الثالث والثلاثون فی کتمان السر۔ ماوردی۔ نصیحۃ الملوک ص ۱۷۸۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲. لكنتُ أوّل مَن ينسى سرائره ☆ إذ كنتُ من نشرهايوماًعلى الخطر(۱)

۱۔ کہ اگر میں راز کی حفاظت پر قادر ہوتا،تو میری پسلیاں میرے راز اور باتوں سے باخبر نہ ہوتیں۔

۲۔اسی طرح میں اول وہی شخص ہوتا، جو اپنے راز کو بھلا دیتا ہے اور یہ اس لیے کہ میں اُس راز کے پھیلانے سے ایک روز خطرے میں ہوں ۔

ہوشیار اور دُور اندیش آدمی ہو ہے جس کو اپنے رازوں پر گرفت حاصل ہو اور کسی کے سامنے اس کو ظاہر نہ کرتا ہو۔کمزور شخص وہ ہے جو اپنی بیوی اور اولاد کے سامنے اپنے اسرار ظاہر کرتا ہے۔

راز کی حفاظت کامیابی کا سبب ہے :

راز کی حفاظت کامیابی کا سبب ہے،اس بارے میں علامہ ماوردیؒ تحریر فرماتے ہیں :

اعلم أن كتمان الأسرار من أقوىٰ أسباب النجاح،وأدوم لأحوال الصّلاح(۲)

وليس يصح الصبرُ في الأمور بترك التسرع إليهادون كتمان السرفيها فهو أقوى أسباب الظفربالمطالب ،وأبلغ في كيدالعدوّ المواربٍ . (۳)

جان لیجیے کہ راز کو محفوظ رکھنا کامیابی کے بڑے بڑے اسباب میں سے ہے اور احوال کی دائمی اصلاح کا سبب ہے ،اور امور میں راز کی حفاظت کیے بغیر سرعت چھوڑنے سے صبر کافی نہیں ہے،اس لیے کہ راز کی حفاظت اس کام کے مقاصد پر کامیابی کے لیے سب سے مضبوط سبب ہے اور مفسد دشمن کے تدبیر اور حیلوں سے تحفظ کے لیے مؤثر سبب ہے۔

---

(۱) سراج الملوک ج ۲ ص ۴۱۵،الباب الثالث والثلاثون فی کتمان السر۔ ماوردی۔ نصیحۃ الملوک ص ۱۷۸۔

(۲) أدب الدنیا والدین ص ۴۸۳،الفصل الرابع کتمان السر۔

(۳) تسہیل الفکر ص ۸۹،الفصل الحادی عشر فی کتمان السر۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن حبانؒ رقم طراز ہیں:

مَن حصّن بالكتمان سرّه تَمّ له تدبيره، وكان له الظفر بما يريد، والسلامة من العيب والضرر . (۱)

جس نے اپنے راز کی حفاظت کی تو اس کی تدبیر پوری ہوگی اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا اور عیب اور ضرر سے سلامتی پائے گا۔

اسی طرح ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

الظفرُ بالحزم، والحزمُ باجالة الرأي، والرأيُ بتحصين الأسرار، ومن كتَمَ سرّه كانت الخيرة في يده، ومن أنبأ الناسَ بأسراره هانَ عليهم و أذاعوها. (۲)

کہ کامیابی احتیاط اور دور اندیش سے حاصل ہوتی ہے اور احتیاط اور دور اندیش تبادلہ خیالات اور افکار سے حاصل ہوتی ہیں۔ اور یہ افکار راز کی حفاظت سے حاصل ہوتے ہیں۔ جس نے اپنے راز کی حفاظت کی تو اختیار اُس کے اپنے ہاتھ میں ہے اور جس نے اپنے راز سے دوسرے لوگوں کو آگاہ کیا، تو یہ راز بے وزن ہو جائے گا اور یہ لوگ پھر اس کی اشاعت کریں گے۔

راز کی حفاظت کامل مؤمن کی صفت ہے :

راز کی حفاظت کامل مؤمن کی صفت اور علامت ہے۔

حضور اقدس (ﷺ) نے حضرت انسؓ سے فرمایا:

((احفظْ سري تكن مؤمناً)) . (۳)

---

(۱) ابن حبان۔ روضۃ العقلاء ص ۳۱۲/۳۱۵، ذکر الحث علی لزوم کتمان السر۔

(۲) مرجع سابق۔

(۳) ابن حجر۔ فتح الباری ج ۱۱ ص ۸۲، کتاب الاستئذان باب حفظ السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اے انسؓ! تم میرے راز کی حفاظت کرو کامل مؤمن بن جاؤ گے۔

علامہ عینیؒ نے تحریر فرمایا ہے:

ذلک من أخلاق المؤمنین . (۱)

راز کی حفاظت مؤمنین کے اخلاق میں سے ہے۔

سید کسروی حسنؒ فرماتے ہیں:

کتمان السر صفة الکرام الأمناء الرجال الأقویاالمسیطرین علی ألسنتهم الکابحین لجماح نفوسهم وأهوائهم . (۲)

کتمان راز ان شریف، امانت دار اور مضبوط لوگوں کی صفت ہے جن کو اپنی زبان پر قابو حاصل ہوتا ہے اور وہ اپنے نفوس اور خواہشات کو لگام دینے والے ہوتے ہیں۔

ایک شاعر نے کہا ہے:

أسعد الناس من یکاتم سره ☆ ویری بذله علیه معره

إنما یعرف اللبیب إذا ما ☆ حفظ السر عن أخیه فسره . (۳)

نیک بخت وہ ہے جو اپنے رازوں کو دوسروں سے چھپاتا ہے اور ان کے اظہار کو اپنے لیے عیب سمجھتا ہے۔

عقلمند آدمی اس سے پہچانا جاتا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کے کسی راز کو حاصل کرے تو اس کی حفاظت کرے۔

---

(۱) عمدۃ القاری ج ۲۲ ص ۲۶۸، کتاب الاستئذان باب حفظ السر۔

(۲) تحقیق سید کسروی حسن علی۔ آداب المملوک بالعدل لمبارک بن الجلیل لأرموی ص ۲۴۱۔

(۳) الصفدی۔ الوافی بالوفیات ج ۱ ص ۱۳۹، ابن الکبراوی الواعظ الشافعی محمد۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

راز کی حفاظت کرنا شریف لوگوں کی صفت ہے :

راز کی حفاظت کرنا اشراف کی خصلت ہے۔امام مہلبؒ فرماتے ہیں :

أدنى أخلاق الشريف كتمانُ السرّ،وأعلى أخلاقه نسيانُ ماأسرّإليه .(۱)

شریف آدمی کے اخلاق کا ادنی درجہ راز کو پوشیدہ رکھنا ہے اور اعلی درجہ راز کو بھول جانا ہے۔

علامہ مصطفیٰؒ لکھتے ہیں:

كتم سرّالأخوان،وعدم إفشائه من كرم الأخلاق،والآداب الإسلامية (۲)

مذکورہ حدیث مبارک کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی راز کی حفاظت کرنا اور اس کو افشاء نہ کرنا، نیک اخلاق اور اسلامی آداب میں سے ہے۔

فالحازم يجعل سرّه في وعاء ،ويكتمه عن كل مستودَع فإن اضطره الأمرُ وغلبه أودعه العاقلَ الناصحَ له لأن السرأمانة وإفشاءه خيانة ،والقلب له وعاء ه. فمن الأوعية مايضيق بمايودَع ، ومنها مايتسع بمااستودع . (۳)

عقلمند شخص وہ ہے کہ اس سے راز طلب کیا جائے اور وہ اس کو دل میں رکھے اور محفوظ کرے، اگر اس کو ایک کام مجبور کر کے غلبہ کرے، تو پھر وہ راز اس عقلمند شخص کے ساتھ امانت رکھے گا، جو اس کا خیر خواہ ہو؛ کیونکہ راز ایک امانت ہے اور اس کا افشاء خیانت ہے اور دل اس امانت کا ظرف ہے، تو بعض برتن ایسے ہیں جو ان میں رکھی ہوئی چیزوں کے لیے تنگ ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو وسیع ہوتے ہیں اور ہر رکھی ہوئی چیز کو محفوظ کر لیتے ہیں (اسی طرح بعض دل راز محفوظ رکھتے ہیں

---

(۱) ابشیہی۔المستطرف ص ۳۲۷۔

(۲) نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ص ۲۹۶، باب حفظ السر۔

(۳) روضۃ العقلاء ص ۳۱۳، ذکر الحث علی لزوم کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور بعض محفوظ نہیں رکھتے)۔

حفاظت راز دخولِ جنت کا سبب:

کتمان راز ایک قسم کی خاموشی ہے اور خاموشی وحفاظت زبان دخولِ جنت کے اسباب میں سے ہے۔ عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ نجات کا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

امسک علیک لسانک ولیسعک بیتک ،وابک علی خطیئتک (۱)

اپنی زبان کی حفاظت کرو، تمھارا گھر تمھاری لیے کافی ہو جائے (یعنی بغیر ضرورت کے گھر سے مت نکلا کرو) اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔

آپ ﷺ نے ایک دوسرا جگہ یہ بھی فرمایا کہ:

((مَن یضمن لي مابین لحییه ومابین رجلیه اضمن له الجنة)).(۲)

جو میرے لیے دو جبڑوں کے درمیان (زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ) کی حفاظت کا ضامن بن جائے، میں اس کے لیے جنت کا ضامن بنتا ہوں۔

خاموشی کا شمار ایمان کی علامات میں ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((مَن کان یؤمن باللّٰه والیوم الآخر فلیقل خیراً او لیصمت)).(۳)

جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اس کو چاہیے کہ خیر کی باتیں کریں یا خاموش رہے۔

---

(۱) ترمذی ج ۲ ص ۶۶، أبواب الزہد باب ماجاء فی حفظ اللسان۔

(۲) صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۵۹، کتاب الرقائق باب حفظ اللسان۔

(۳) مرجع سابق۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رازداری کے بے شمار فوائد ہیں، علامہ صالح ملوحی نے چند اہم فوائد یوں بیان کیے ہیں:

۱: به يتمكّن الإنسان مِن قضاء مصالحه ، ولا يواجه بما يعوقه .

راز کے تحفظ پر انسان اپنی مصلحتوں کے ساتھ قابو پاتا ہے اور ان چیزوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا جو اس کے مصلحتوں میں مانع ہوں ۔

۲: كتمان السر لونٌ من ألوان الأمانة ،والأمانة مِن علامة الإيمان .

راز کی حفاظت ایک قسم کی امانت ہے اور امانت کی حفاظت ایمان کی علامت ہے۔

۳: كتمان السر لونٌ من الوَقار والاحتشام ،ودليل على الرزانة والوَقار .

راز کی حفاظت ایک قسم کی سنجیدگی اور مستقل مزاجی ہے اور سنجیدگی کی علامت اور دلیل ہے۔

۴: هو فضيلة إنسانية بها يرتقي المرءُ في درجات .

راز کی حفاظت ایک انسانی فضیلت ہے اور اس کے ذریعے انسان بلند مقامات تک جا پہنچتا ہے۔

۵: يوثق صلة الإنسان بأخيه حين يحفظ أسرَاره .

جب انسان اپنے مسلمان بھائی کے راز کی حفاظت کرتا ہے تو اس سے دونوں کے تعلقات گہرے ہو جاتے ہیں۔

۶: حين يثق الانسانُ بأن صاحبه يحفظ أسرَاره يمهد ذلك له استشارته فيما لايحبُ أن يطّلع عليه الناس .

جب کسی شخص کا کسی پر اعتماد ہو جاتا ہے کہ فلاں شخص اس کے راز کی حفاظت کرتا ہے تو یہ اس کا سبب بن جاتا ہے کہ وہ ان امور میں اس سے مشورہ لیتا ہے جس کا دوسرے شخص کو بتانا وہ پسند نہیں کرتا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۷: يؤدي حفظ السر توثيق عِر المحبة بين الإنسان ومن يحفظ عليه سرّه (۱)

راز کی حفاظت کرنا راز والے اور راز کی حفاظت کرنیوالے کے درمیان محبت کے تعلق کو مضبوط کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔

۸: قال بعضهم : كتمانك سرّك يعقبك السلامة . (۲)

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ راز کی حفاظت کے نتیجے میں تجھے سلامتی نصیب ہوگی۔

۹. دلالته على فضل صاحبه وكرم أخلاقه . (۳)

حفاظتِ راز صاحبِ راز کے فضیلت اور اس کے اچھے اخلاق پر دلالت کرتے ہیں۔

۱۰. مِن أسباب تحقيق الموالاة في الله حفظ السر للأخ المسلم .(۴)

مسلمان بھائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں دوستی کے تحقیق کے اسباب میں سے ایک سبب رازداری ہے۔

۱۱. كتمان السر من عوامل النجاح في الحياة .(۵)

انسان کے زندگی میں رازداری اس کے کامیابی کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعين

(۱) نضرۃ النعیم ج ۸ ص ۳۲۱۳۔

(۲) ابراہیم البیہقی۔ المحاسن والمساوی ص ۲۷۷، محاسن کتمان السر۔

(۳) ابن الأزرق۔ بدائع السلک فی طبائع الملک ج ۱ ص ۱۲۴، کتم السر۔

(۴) محامد بن عبد اللہ بن محمد الجلعود۔ الموالاۃ والمعاداۃ فی الشریعۃ الإسلامیۃ ج ۱ ص ۲۴۰۔

(۵) یحیی بن عبداللہ المعلمی۔ مکارم الأخلاق فی القرآن الکریم ج ۱ ص ۲۱۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گیارھویں فصل :

راز کے امین کی صفات:

کبھی انسان اپنے راز کو ظاہر کرنے میں ضرورت اور مصلحت دیکھتا ہے تو پھر لازم ہے کہ رازدار جس کو تو اپنے راز کی بات بتانا چاہے تو اس میں مندرجہ ذیل صفات نبوی چاہیے۔

امام ماوردیؒ (متوفی ۴۵۰ھ) نے لکھا ہے:

أن يكون ذا عقل صادٍ ،ودينٍ حاجزٍ،ونصحٍ مبذولٍ ،وَوُدٍّ موفورٍ،وكتوماً بالطبع ؛ فإن هذه الأمور تمنع من الإذاعة ، وتوجب حفظَ الأمانة .فمن كملتْ فيه فهوعنقاء مغربٌ (لا وجود له) لأنه يغرب في طيرانه ويبعد . (۱)

اخترلأسرارک مَن تثق بدينه وكتمانه ، وتسلم مِن إذاعته وإدلاله .(۲)

کہ وہ عقلمند اور کامل دین والا، خیر خواہ، محبت کرنیوالا اور بالطبع راز کی حفاظت کرنیوالا ہو، اس لیے کہ یہ صفات انسان کو راز افشانی سے منع کرتی ہیں، ایسی صفات رکھنے والے لوگ عنقاء کی طرح ناپید ہوتے ہیں، اس لیے راز کے لیے اس شخص کا انتخاب کرنا چاہیے جس کے دین پر آپ کو اعتماد ہو اور وہ راز کی حفاظت کرسکتا ہو، اور راز کی اشاعت پر تم اس سے مطمئن ہوں۔

اپنے راز کے لیے وہ شخص منتخب کرلو جو اس کے دیانتداری پر آپ کا اعتماد ہو، اور راز کے حفاظت کرسکتے ہو، اور آپ اس سے راز کے نشر کرنے سے مطمئن ہو۔

اسی طرح امام ماوردیؒ لکھتے ہیں:

---

(۱) أدب الدنیاوالدین ص ۴۸۶، الفصل الرابع کتمان السر،مَن یستودع السر۔

(۲) قوانین الوزارۃ ص ۱۵۱، الأسرار۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فإن لم يكن مِن إفشاء السرّفي بعض الأحوال بدٌّ ،ولم يجد العاقل منهم حيلةً،فيختارلسرّه أهلَ الخبرة ،والعقل، والدّين، والفضلِ،والأمانةِ ، والنصيحةِ، و مَن يهمه مِن إذاعة سرّه ،ويعينه مِن كتمان ما يعنيه . (۱)

اگر بعض حالات میں آپ کے لیے راز کے افشا کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور صاحب عقل کے لیے بات کو دوسرے کو بتانے کے سوا کوئی تدبیر نہ ہو، تو اپنے راز کے لیے ایسے شخص کو منتخب کرلو جو صاحب علم وعقل ودین وفضیلت وامانت اور خیر خواہی ہو، (اسی طرح) آپ کے راز کی حفاظت کا اہتمام کرتا ہو اور راز کی حفاظت میں آپ کی مدد کرتا ہو۔

حضرت زیادؒ نے فرمایا:

ليس موضع السرّ إلاّ أحد رجلين: رجل أخروى يرجو ثواب الله،و رجل دنيويّ له شرف في نفسه،وعقل يصون به حسبه،وهمامعدومان في هذاالدهر (۲)

راز کی بات بتانے کے لیے دو قسم کے لوگ مناسب ہیں، ایک یہ کہ اُن کو آخرت کی فکر ہو اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتا ہو، دوسری قسم وہ لوگ جو دنیوی لحاظ سے شریف معتمد اور عقل مند ہو، عقل سے اپنی شرافت کا پاسدار ہو، مذکورہ دونوں قسم کے لوگ (حضرت زیادؒ) کے زمانے میں موجود نہ تھے (تو اس زمانے میں کیسے پیدا ہو سکتے ہیں)۔

ادب کا سرنامہ ہی حفاظت راز ہے۔ لہٰذا اگر راز کسی ایسے امین کے پاس ہو جو اس کے چھپانے کا خوب اہتمام کرتا ہو، تو وہ ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے۔ کیونکہ شخص میں یہ لیاقت ہوتی ہے کہ وہ اسے ظاہر نہ کرے۔ راز کو دو بندوں کے ساتھ کبھی نہیں رکھنا چاہیے کہ دونوں اس سے باخبر ہوں اور

---

(۱) تسہیل السلوک ص ۱۷۸، تحصیل العلوم الدینیۃ۔

(۲) أبو یوسف۔ کتاب الخراج ص ۵۰، أبو یوسف یوصی الخلیفۃ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپس میں شریک ہوں۔ پھر وہ راز نہیں رہتا کیونکہ وہ راز دو زبانوں پر چڑھ جاتا ہے۔(۱)

حضرت عمرؓ نے امام زہریؒ کو وصیت میں یہ بھی فرمایا تھا:

لاتصحبِ الفاجرَ فيعلّمک مِن فجوره ،ولاتفش إليه سرّک ، واستشر في أمرک الذين يخشون اللّٰهَ . (۲)

فاجر شخص کی صحبت سے بچو، ورنہ اس کے فجور کا اثر تجھے پہنچ جائے گا، اور نہ فاجر شخص کو اپنا راز بتاؤ، اپنے معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ لینا، جو اللہ سے ڈرتے ہوں۔

اسی طرح امام ماوردیؒ لکھتے ہیں:

قلوبُ العقلاء حصونُ الأسرار ،وصدورُ الأحرار قبورُ الأسرار (۳)

عقلاء کے دل رازوں کے لیے قلعہ ہوتے ہیں، اور شریف لوگوں کے سینے رازوں کی قبریں ہوتے ہیں۔

کاتم سر کے لیے ایک امین کا ہونا ضروری ہے کہ بوقت ضرورت اُس سے مشورہ اور مدد لے۔ بعض راز ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا ہمیشہ چھپانا مناسب اور ضروری ہوتا ہے۔ جیسے وہ اسرار جو آپ کی ذات کے ساتھ خاص ہوں۔ اگر کوئی دوسرا اس سے واقف ہو جائے تو وہ آپ کو نقصان پہنچائے گا، یا آپ کے خون بہانے کے درپے ہوگا۔ جن رازوں کو چھپانا ضروری نہیں یہ وہ ہیں جو آپ کے ساتھ ساتھ دوسروں کے ساتھ بھی خاص ہو، مثلاً طبیب اور حاکم، اور ان میں دوسروں سے مشورہ

---

(۱) مسلم الجنی۔ تیسیر المجالس ج ۱ ص ۱۵، السودۃ وحفظ السر۔

(۲) ابو یوسف۔ کتاب الخراج ص ۱۵، ابو یوسف یعقوبی الشیبۃ۔

(۳) ادب الدنیا والدین ص ۲۶۹، تحسین یستودع السر۔ سراج الملوک ج ۱ ص ۳۳، غزالی۔ احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لینا بھی مناسب ہوتا ہے۔(۱)

علامہ جاحظؒ نے کہا ہے:

هذه صفات موجودة بالأقوال ، معدومة بالأفعال ، والمغرور من اغتر بما يعده الواعد منها دون أن يبلو الخبر .(۲)

یہ ذکر شدہ صفات باعتبار قول وجود رکھتا ہے لیکن اعمال کے اعتبار سے وجود نہیں رکھتا اور وہ شخص دھوکا میں پڑا ہے جو وعدہ کرنے والا اس کے ساتھ خبر کے ظاہر ہونے اور حقیقت کے معلوم ہونے سے پہلے اس صفات کا وعدہ کرے۔

امین شخص کو راز بتانے کا طریقہ:

جب تم کسی مصلحت اور ضرورت کی بنا پر کسی امین شخص کو اپنا راز بیان کرنا چاہو، تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مجلس سے باہر ایک طرف اس کو اپنا راز بتا دینا۔امام اصفہانیؒ (متوفی ۵۰۲ھ) لکھتے ہیں:

مِن حقّ مَن يساور غيرَه أن يجتنب المحافلَ لأمرين :أحدهما:حذراً من أن يساء به الظن فهذا يقول خَبَا شيئًا ،وهذا يستريب و ذايتهم .والثاني:ربما يتبع بالفحص فيطلع على مراده،ولذلك قال (ﷺ) :((وإذا كانوا ثلاثة فلا يتناجى إثنان دون الثالث)) . (۳) – (۴)

---

(۱) ارموی۔آداب الملوک بحوالہ ص ۳۳۵۔

(۲) رسائل الجاحظ رسالۃ جلۃ سترتان السر وحفظ اللسان ص ۱۰۷۔

(۳) بخاری ج ۲ ص ۹۳۰، کتاب الاستیذان باب لا یتناجی اثنان دون الثالث۔

(۴) الذریعۃ الی مکارم الشریعۃ ص ۱۹۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو شخص کسی دوسرے شخص سے بات کرنا چاہے، تو مناسب یہ کہ مجلس سے ایک طرف بات کرے، اور یہ دو وجہ سے:

ایک یہ کہ بدگمانی سے بچنے کی خاطر، اس لیے کہ کوئی بدگمانی کرے گا کہ وہ ہم سے کوئی بات چھپائے ہے، کوئی شک کرے گا، کوئی تہمت لگائے گا۔

دوسرا یہ کہ تیسرا شخص کھود کرید شروع کرے گا اور نتیجتاً مقصود تک پہنچ جائے گا اور راز معلوم کرے گا۔

اس وجہ سے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

جب تین شخص مجلس میں بیٹھے ہوں، تو دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بارھویں فصل :

راز کے امین کی ذمہ داری:

جس کے پاس راز امانت رکھا جائے ،تو اس کی ذمہ داری ہے کہ اسے محفوظ رکھے۔

ابن حبانؒ لکھتے ہیں:

مَن استودع حديثاً فليستتر ولايكن مِهتاكاً ولامِشياعاً ؛ لأن السر إنما سُمّي سراً لأنه يفشي . (۱)

جس نے کسی کی امانت قبول کرلی تو اس کی حفاظت کرے اور اس کے اظہار سے اس کی بے عزتی نہ کرے اور نہ اس کا اظہار کرنے والا بنے یہ اس لیے کہ راز کو راز اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ عموماً اس کا اظہار کیا جاتا ہے۔

لفظ سر دو متضاد معنی کے لیے آتا ہے، یعنی پوشیدہ رکھنا اور اظہار کرنا۔ آگے لفظ سر کی تشریح یوں کی گئی ہے۔

امام ماوردیؒ لکھتے ہیں:

وَجَبَ على المستودَع نه أداء الأمانة فيه بالتحفظ،والتناسي له حتّى لا يخطرله ببال ولا يدور له في خَلَدٍ ،لم يرى ذلك حرمة يرعاها ،ولايدلّ إذلالَ اللئام . (۲)

راز دار پر واجب ہے امانت کی ادائیگی ،راز کی حفاظت اور اس کو بھول جانا: یہاں تک کہ

---

(۱) ابن حبان۔ روضۃ العقلاء ص ۳۱۴، ذکر الحث علی لزوم کتمان السر۔

(۲) أدب الدنیا والدین ص ۴۸۷، الفخری ص ۶۷، عیون الاخبار ص ۳۹۔ إحیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

افشائے راز اس کے وہم وخیال میں بھی نہ آئے اور پھر اس راز کو کھولنا (ظاہر کرنا) وہ حرام سمجھے اور اس امانت کا لحاظ رکھے اور کمینہ لوگوں کی طرح اس کا اظہار نہ کرے۔

إن رجلاً أسرّ إلى صديقٍ له حديثاً .ثم قال له : أفهمتَ ؟ .قال : بل جهلتُ . قال : أحفظتَ؟ . قال : بل نسيتُ. (۱)

حکایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک شخص نے اپنے ایک دوست کو راز کی بات بتادی، پھر اسے کہا کہ تم میری بات سمجھ گئے، اس نے کہا بلکہ میں اس سے جاہل ہوگیا، پھر کہا کہ کیا تم نے میری بات محفوظ کرلی، تو دوست نے کہا بلکہ میں نے بھلادی۔ مطلب یہ کہ آپ کی یہ بات میں نے ایسی محفوظ رکھی گویا کہ تم نے یہ بات کہی نہیں۔

قيل لرجل: كيف كتمانك للسرّ؟قال:أجحدالمخبرَ،وأحلف للمستخبر(۲)

ایک آدمی سے کہا گیا تم راز کی حفاظت کس طرح کرتے ہو، تو اس نے کہا میں راز کو آگے پہنچانے والے سے انکار کرتا ہوں اور راز معلوم کرنے والے سے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے معلوم نہیں۔

راز دار کے لیے ضروری ہے کہ وہ بوقت ضرورت راز کا انکار کرے اگر چہ وہ اپنے اس انکار میں جھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ ہر جگہ سچ بولنا ضروری نہیں اور جیسا کہ آدمی کے لیے اپنے عیوب اور رازوں کا چھپانا ضروری ہے۔ اسی طرح لازمی ہے کہ وہ اپنے بھائی کے عیوب و اسرار کو بھی مخفی رکھے۔

امام غزالیؒ نے کہا ہے:

إن احتاج إلى الكذب،فله أن يفعل ذلك في حق أخيه،فإنه بمنزلته وهما

(۱) أدب الدنیا والدین ص ۲۸۷، الفخری فی الآداب السلطانیۃ ص ۶۷، عیون الأخبار ص ۳۹، احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۹۴۔

(۲) طرطوشی۔ سراج الملوک ج ۲ ص ۴۱۵، غزالی۔ احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۹۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كشخص واحد لايختلفان إلاّ بالبدن. قلت: كما روي أنه قيل لبعضهم : كيف تخفي السر؟ فقال: أجحد المخبر وأحلف للمستخبر، فزاد الحلف للضرورة.(۱)

فالمسلم إذا استودع أخاه سرّاً وجب عليه المحافظة على ذلك .(۲)

اگر چہ اس کے لیے جھوٹ بھی بولنا پڑے۔ لہٰذا اس کو چاہیے کہ اپنے بھائی کے حق میں کبھی یہ رویہ نہ اپنائے کیونکہ وہ اس کی طرح ہے۔ یہ دونوں ایک فرد کی طرح ہیں۔ ان میں صرف جسم کے اعتبار سے فرق ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ایسا ہے کہ جیسے ایک شخص سے پوچھا گیا کہ تم اپنے رازوں کی حفاظت کیسے کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ جو مجھے اس کے بارے میں بتادے تو میں انکار کرتا ہوں کہ یہ ایسا نہیں، اور جو مجھ سے اس سے متعلق معلومات مانگتا ہو، تو میں قسم کھاتا ہوں کہ مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ لہٰذا یہ قسم کا اضافہ ضرورت کی بنیاد پر ہے۔ لہٰذا جب کسی مسلمان کے پاس کوئی راز رکھی جائے تو اس کے لیے اس کی حفاظت ایک لازمی امر ہے۔

حکایت:

عبداللہ بن طاہر کے مجلس میں راز کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ عبداللہ نے کہا کہ:

ومستودعي سرّاً تضمنتُ سرّه ☆ فأودعتُه مِن مستقر الحشى قبراً

جو لوگ مجھے راز کی بات بتاتے ہیں اور میں اس کا ضامن بن جاتا ہوں، تو میں اس کو مردے کے قبر میں بیٹھ جانے کی طرح محفوظ کر لیتا ہوں۔

---

(۱) ابن الأزرق۔ بدائع السلک فی طبائع الملک ج ۱ ص ۱۲۲۔

(۲) محمد بن عبداللہ بن محمد الجلعود۔ الموالاۃ والمعاداۃ فی الشریعۃ الإسلامیۃ ج ۱ ص ۲۲۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو آپ کے بیٹے عبیداللہ نے کہا اس حال میں کہ وہ چھوٹا بچہ تھا:

۱. ومالسِرّ في قلبي كثاوٍ بحفرةٍ ☆ لأني أرى المدفون ينتظر الحشرا

۲. و لكنني أخفيه عني كأنّني ☆ من الدهر يوماً ما أحطت به خبرا (۱)

۱۔ کہ میرے دل میں راز مردے کے قبر میں ہونے کی طرح نہیں ہے (بلکہ اس سے بھی پوشیدہ اور محفوظ ہے) اور یہ اس لیے کہ میں مردے کو دیکھتا ہوں کہ وہ قیامت کے دن اٹھائے جانے کا منتظر ہے (یعنی مردہ تو قیامت کے دن قبر سے اٹھایا جائے گا اور میرے دل سے راز کبھی نہیں نکلتا)۔

۲۔ لیکن میں راز کو اپنے آپ سے بھی چھپائے رکھتا ہوں گویا کہ میں زمانہ میں ایسا ہوں کہ میں خود بھی اس سے بے خبر ہوں۔

اسی طرح ایک شاعر نے کہا ہے:

و مستودعي سِرّاً كتمتُ مكانه ☆ عن الحسِّ خوفاً أن ينمّ به الحسُ

وخفتُ عليه مِن هوَى النفس شهرةً ☆ فأودعتُه في حيثُ لا تبلغ النفسُ (۲)

جس نے میرے پاس راز رکھا تو میں نے اس کو اپنے حس سے بھی پوشیدہ رکھا، اس خوف سے کہ یہ حس اس کو فاش نہ کرے۔

ایک شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

۱. خشيتُ لساني أن يكون خئونا ☆ فأودعتُه قلبي فكان أميناً

۲. فقلتُ ليخفى دون شخصي وناظري ☆ أيا حركاتي اكنَ فيّ سكونا

۳. فما أبصرت عيني لعيني عبرةً ☆ ولاسمعتْ أذناي فيّ أنينا

---

(۱) تہذیب الاخلاق ص ۳۰۔

(۲) ماوردی۔ أدب الدنیا والدین ص ۴۸۸، الفصل الرابع کتمان السر، من یستودع السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴. لقد احسنتُ أحشاي تربيةَ الحِجا☆ فها هو ذا كهلا وكان جنيناً (۱)

۱۔ میں اپنی زبان سے ڈرتا ہوں کہ وہ خیانت نہ کرے، اس لیے میں نے راز اپنے دل میں رکھ لیا تو میں نے اُسے امین پالیا۔

۲۔ میں نے کہا کہ راز میری آنکھوں اور ذات سے بھی پوشیدہ ہونا چاہیے اے میری حرکات تم میرے جسم میں سکون سے رہو۔

۳۔ میری ایک آنکھ نے دوسری آنکھ کے آنسو نہیں دیکھے ہیں اور نہ میرے کانوں نے مجھ سے تکلیف کی آواز سنی ہے۔

۴۔ یقیناً میرے نفس نے میری عقل کی خوب تربیت کی ہے، جب میرا نفس نابالغ تھا تو اس وقت بھی میری عقل پکی اور پوری تھی۔

ایک دوسرے شاعر نے کہا ہے :

۱. لساني كتومٌ لأسراركم و دمعي نمومٌ لسري مذيع

۲. فلولا دموعٌ كتمتُ الهوى ولولا الهوى لم تكن لي دموع . (۲)

۱۔ میری زبان تمھارے رازوں کی حفاظت کرنے والی ہے اور میری آنکھوں کے آنسو چغلی کھاتے ہیں اور میرے رازوں کو افشا کرتے ہیں۔

۲۔ اگر میری آنکھوں کے آنسو نہ ہوتے تو میں اپنی محبوب کی محبت کو چھپا دیتا اور اگر میری محبوب کے ساتھ محبت نہ ہوتی تو پھر میری آنکھیں آنسو بھی نہ بہاتیں ۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعين

(۱) أدب الدنيا والدين ص ۳۹۳۔

(۲) ابراہیم بیہقی۔ المحاسن والمساوی ص ۲۷۷، محاسن کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب :

راز کو افشا کرنے کے بیان میں:

یہ باب دس (۱۰) فصلوں پر مشتمل ہے:

راز کی حفاظت کے مقابل میں افشاء سر آتا ہے، جس طرح ایک مقابل کی وضاحت سے دوسرے مقابل کی وضاحت بھی ضروری ہوتی ہے، اسی بنیاد پر راز افشانی کے معنی اور اسی سلسلہ میں اسلام نے کے اقوال اور ان کے احکام ذکر کیے جاتے ہیں کہ اس کے ذریعے راز رکھنے کی وضاحت اور اہمیت اور بھی واضح ہو جائے گی۔

پہلی فصل:

افشائے راز کا معنی ومطلب:

افشاء لغت میں:

افشاء عربی زبان میں پھیلنے اور منتشر ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، یہ لفظ ہر چیز کے بارے میں قابل استعمال ہے، اس جملے سے ایک افشاء راز بھی ہے۔

افشاء اصطلاح میں:

افشاء اصلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ:

هو إطلاع الغير على السر ، ويعني ذلك أن الإفشاء في جوهره هو نقل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المعلومات ، أي أنه نوع من الإخبار .(۱)

ایک خفیہ بات پر دوسرے شخص خبر ہو جائے ، اس کے مطلب یہ ہے کہ افشاء حقیقت میں معلومات کے نقل کرنے کو کہتے ہیں کہ ایک قسم اخبار میں سے ہے۔

علامہ سفارینیؒ فرماتے ہیں:

إفشاء السر : نشره وإضاعته بين الناس .(۲)

افشائے راز لوگوں کے درمیان راز بیان کرنے اور اس کی اشاعت سے عبارت ہے۔

افشائے راز کے طریقے اور قسمیں:

راز تین طریقوں سے افشا ہو جاتا ہے۔ علامہ صالح ملوحی فرماتے ہیں:

إفشاء السر يكون بالكتابة ،والإشارة ، والكلام .(۳)

کہ افشائے راز تین طریقوں سے ہوتا ہے: لکھنے سے، اشارہ کرنے سے اور بات کرنے سے۔

افشائے راز اسلافؒ کی نظر میں:

جس طرح راز کی حفاظت کے سلسلہ میں اسلافؒ سے اہتمام اور تاکید منقول ہے، تو اسی طرح افشائے راز کے سلسلہ میں اسلافؒ سے مذمت بھی منقول ہے، بعض اسلافؒ کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ حضرت حسنؒ فرماتے ہیں :

---

(۱) منیر ریاض حنا۔ المسؤولیۃ الجنائیۃ للأطباء والصیادلۃ ص ۱۶۰، کتمان السر وإفشاؤہ ص ۲۰۔

(۲) صالح ملوحی۔ نضرۃ النعیم: ج ۹، ص ۳۹۴۶۔

(۳) صالح ملوحی۔ نضرۃ النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم، ج ۹، ص ۳۹۴۶۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إن من الخيانة : أن تحدّث بسرّ اخيک . (۱)

خیانت کے اقسام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تو اپنے مسلمان بھائی کے راز کو عیاں کرے۔

۲۔حضرت ثوریؒ فرماتے ہیں :

إذا اردتَ أن تواخی رجلاً فاغضبه ،ثُم دسَّ عليه مَن يسأله عنک وعن اسرارک فإن قال خيراً وكتَمَ سرّک فاصحبه . (۲)

جب تم کسی شخص سے دوستی اور بھائی چارے کا ارادہ کرنا چاہو،تو سب سے پہلے اس پر غصہ کرو، پھر کوئی معلومات حاصل کرنیوالا اس کے پاس بھیجو تا کہ وہ اس سے تمھارے اور تمھارے راز کے بارے میں گفتگو کرے،اگر اس نے تمھارے راز کی حفاظت کی اور اس شخص کو کچھ نہ بتایا تو اس آدمی سے پکی دوستی کرلو ۔

۳۔حضرت ذوالنون مصریؒ نے فرمایا :

لا خيرَ في صحبة مَن لا يحب أن يراک إلاّمعصوماً فمَن أفشَى السرَّ عند الغضب فهو اللئيم ؛ لأن إخفاء ه عندالرضاء تقتضيه الطباع السليمة كلّها .(۳)

اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو تمھیں ہی معصوم اور بے گناہ دیکھے اور جس نے غصہ کی حالت میں افشاے راز کی تو یہ شخص کمینہ ہے،اس لیے کہ بلا غصہ راز کی حفاظت کرنا تو ہر سلیم فطرت انسان کا تقاضا ہے۔

۴۔ بعض علماء نے فرمایا ہے:

---

(۱) غزالی۔احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۴۱،بیان عظیم خطر اللسان وفضیلۃ الصمت ۔

(۲) صالح ملوحی۔نضرۃ النعیم ج ۹ ص ۳۹۵۵۔

(۳) غزالی۔احیاء علوم الدین ج ۲ ص ۱۹۵،صالح ملوحی۔نضرۃ النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم ج ۹ ص ۳۹۵۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ما أقبح بالإنسان أن يخاف على مافي يده اللصوصَ فيخفيه،ثم يمكّن عدوّه مِن نفسه بإفشاء سرّه إليه وإظهار مافي قلبه له أوأن يظهره على سرّأخيه ، ومن عَجَزَعن تقويم أمره فلا يلومَنَّ مَن لايستقيم له . (۱)

کیا ہی برا ہے وہ شخص جو چوروں سے اس چیز پر جو اس کے ہاتھ میں ہے ڈرے پس اس کو پوشیدہ رکھے، پھر اپنے دشمن کو خود راز افشا کرنے کے وجہ سے اس پر قدرت دیتا ہے اور اس چیز کے اظہار سے جو اس کے دل میں ہے اور یا اس کو اپنے بھائی کے راز کا اظہار کرے، جو شخص اپنے کاموں کو سنبھالنے سے عاجز ہو، تو وہ اس شخص کو ملامت نہ کرے، جو اس کو سنبھال نہ سکے۔

امام جاحظؒ (متوفی ۲۵۵ھ) نے لکھا ہے:

إفشاء السِر خُلقٌ مركبٌ من الخَرق والخيانة فإنه ليس بوُقُورٍمَن لم يضبط لسانَه ولم يتسع صدره لحفظ ما يُسَرُّ به .(۲)

راز کا اِفشا ایک طبعی عادت ہے جو مجموعہ ہے حماقت اور خیانت سے، اور یہ اس لیے کہ وہ شخص با عزت نہیں جس کی زبان دوسروں کے رازوں کی حفاظت کرنیوالی نہ ہو اور جس کا سینہ ان چیزوں کے لیے مناسب نہ ہو، جن کو وہ پوشیدہ رکھے۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعين

(۱) ابراہیم بیہقی۔ المحاسن والمساوی ص ۲۷۷، محاسن کتمان السر۔

(۲) تہذیب الاخلاق ص ۳۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل :

افشاے راز کے نقصانات :

افشاے راز کے بہت سے نقصانات ہیں۔

علامہ طرطوشیؒ (متوفی ۵۲۰ھ) فرماتے ہیں:

من أفشى سرّه كثُر عليه المتآمرون ،ومَن ضاق صدرَه اتسع لسانه .

قال الشاعر :

۱. تبوح بسرّک ضيقاً به وتبغي لسرّک مَن يكتم

۲. و كتمانک سرّاً فيما تخاف وفيما تحاذره أحزم

۳. إذ ذاع سرّک مِن مخبرٍ فأنتَ إذا لمتَه ألوَم

۴. إذا ضاق صدرک مِن حديث وأفشتْه الرجالُ فمَنْ تلوم

۵. وإن عاتبتُ مَن أفشى حديثي و سرّي عنده فأنَا الملوم (۱)

جس نے راز کو فاش کیا،تو اس پر تسلط اور زبردستی کرنے والے بڑھ جاتے ہیں اور جس کا سینہ تنگ ہو جائے ،تو اس کی زبان کھل جائے گی اور اس سے راز کا اظہار ہو جاتا ہے۔

شاعر کہتا ہے :

۱۔ تم اپنے راز کو ظاہر کرتے ہو،ایسی حالت میں جس پر تمھارا سینہ تنگ ہو چکا ہے اور راز کی حفاظت کی برداشت نہیں رکھتے ہو اور اپنے راز کے لیے ایسے شخص کو ڈھونڈتے ہو جو تمھارے راز کو محفوظ رکھے۔

---

(۱) سراج الملوک ج ۲ ص ۴۲۰، الباب الثالث والثلاثون فی کتمان السر۔ابن حبان۔روضۃ العقلاء ص ۳۱۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۔ جن معاملات کے اظہار سے تم خوف کھاتے ہو اور خطرہ محسوس کرتے ہوں اُن میں راز کا چھپانا زیادہ دانشمندی اور ہوشیاری ہے۔

۳۔ جب تمھارا راز خبر رساں سے ظاہر ہو گیا، تو اگر تو اسے ملامت کرتا ہے، تو تو خود اُس سے زیادہ قابل ملامت ہے۔

۴۔ جب تمھارا سینہ ایک بات کی حفاظت سے تنگ ہو جائے اور دوسرا اُسے ظاہر کرے، تو تم کس کو ملامت کرتے ہو ؟

۵۔ اگر میں اس کو ملامت کرتا ہوں، جس نے میری بات کو ظاہر کیا ہے اور میرا راز ان کے پاس ہو، تو میں خود قابل ملامت ہوں (کہ میں نے خود اسے راز کہا ہے)۔

علامہ جاحظ لکھتے ہیں:

من أسوء حالاً ،وأخسر مكاناً،وأبعدمن الحزم،ممن كان حراً مالكاً لنفسه فصيّر نفسه عبداً مملوكاًلغيره، مختاراً للرق، من غير أسر ولاقسر والعبيد لم يصبروا على الرق إلاّ بذل الأسر والسباء ومَن كان سرّه مصوناً في قلبه يُطلب إليه في الحديث به فأخرجه عن يده صار هو الطالب الراغب إلى مَن لا يوجب له طاعة، ولايفكر له في عاقبة ، ولا يتحرز له من مصيبة ، وكلما كانت إذاعته لأسراره أكثر كان عدد مواليه أكثر، وشقاؤه بخدمتهم أدوم .(۱)

وہ شخص بہت بُری حالت والا، بڑے خسارے اور تاوان والا اور احتیاط اور دُور اندیشی سے بہت دُور ہے، جو آزاد مالک تھا لیکن اس نے اپنے آپ کو دوسرے شخص کا غلام اور مملوک بنا دیا۔ اور

---

(۱) رسائل الجاحظ رسالۃ کتمان السر وحفظ اللسان ص ۱۰۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ غلامی وہ اپنی مرضی سے، بغیر اس کے کہ جنگ میں قید ہو کر غلام ہو جائے یا بجبر غلام بنا دیا جائے، اختیار کرے۔ جبکہ غلاموں کی حالت یہ ہے کہ اگر وہ غلامی پر راضی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو جنگ میں قیدی بنایا گیا ہے۔ یہ وہ شخص ہے کہ اس کا راز اس کے سینے میں پنہاں ہوتا ہے، لیکن گفتگو کے دوران کوئی اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسے ظاہر کرے تو یہ اسے اپنے ہاتھ سے نکال لیتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ اس شخص کا بھکاری اور طلب گار بن جاتا ہے جو اس کی بات کبھی نہیں مانتا۔ نہ اس کے انجام کی فکر کرتا اور نہ اسے کسی مصیبت سے بچانے کی زحمت کرتا ہے۔ جب کبھی کوئی شخص اپنے اسرار کو زیادہ لوگوں کے سامنے ظاہر کرتا ہے تو اس کے اس کے آقاؤں اور مالکون کی تعداد بڑھتی رہتی ہے اور وہ ہمیشہ ان کی خدمت میں محرومی اور بدبختی سے لگا رہتا ہے۔

افشاے راز کے بہت سے نقصانات ہیں، ان میں سے بعض علامہ صالح ملوحی نے اپنی کتاب: ﴿ نضرة النعيم في مكارم أخلاق الرسول الكريم ﴾ میں یوں بیان کیے ہیں:

۱. إفشاء السر دليل الغفلة عن تفطن العقلاء ،والسهو عن يقظة الأذكياء .

إفشاے راز عقلمند لوگوں کے فہم وفراست سے غفلت اور ذہین لوگوں سے ان کی بیداری سے بھول کی دلیل ہے۔

۲. إفشاء السر خيانة للأمانة ،ونقضٌ للعهد .

راز کا ظاہر کرنا امانت میں خیانت کرنا اور عہد کو توڑنا ہے ۔

۳. إفشاء السر فيه إرتكابٌ للغرر ،وتعرضٌ للخطر .

راز کا اظہار ایک ایسا عمل ہے جو خطرات اور ہلاکت کا سبب ہے۔

۴. إفشاء السر دليلٌ على لؤم الطبع ،وفسادِ المروة .

راز کا اظہار کمینہ پن اور تکمیل انسانیت کے فساد کی دلیل ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵ . إفشاء السر دليلٌ على قلّة الصبر ،وضيق الصدر .

راز کا اظہار قلت صبر اور تنگ دلی کی دلیل ہے ۔

٦ .إفشاء السرّ خاصةً عندالغضب يعقب الندَم ،والحسرةَ في نفس صاحبه .

خصوصاً غصہ کے وقت راز کا اظہار پشیمانی اور زیادہ افسوس کا نتیجہ بنتا ہے۔

۷ .إفشاء الأسرار إخلال بالمروء ة وإفسادٌ للصداقة ،ومِدعاة للتنافر .

راز کا اظہار کمال انسانیت کو خلل پہنچانا، دوستی کا فساد، اور نفرت کا سبب ہے۔

۸ . إفشاء الرجل سرَّ امرأته ،و إفشاء المرأ ة سرَّزوجها يجعل كلاًّمنهما بمثابة الشيطن ،ويخل بفضيلة الحياء .

شوہر کا اپنی بیوی کے راز کا اظہار یا بیوی کا شوہر کے راز کا اظہار، دونوں کو شیطان کی طرح بناتا ہے اور حیاء کے بہتری میں خلل انداز ہوتا ہے۔

۹ . إفشاء السر من فضول الكلام الذي يعاب عليه صاحبُه .

راز کا اظہار ان عبث باتوں میں سے ہے جن کا اظہار کرنے والا نادم ہو جاتا ہے ۔

۱۰ .إفشاء السريفقدالثقةَ بين مَن أفشيتَ له بالسر والمفشي لأن المفقى إليه بالسر سيعلم أن مَن أفشى له سيفشى عليه لأن من نَمّ لک نَمّ عليک ، ولافرق بين الحالتين .

راز کا اظہار کرنا اظہار کرنے والے اور سننے والے کے درمیان اعتماد کو ختم کرتا ہے، اس لیے کہ سننے والا سمجھ جاتا ہے کہ جس طرح اس شخص نے دوسرے کا راز میرے سامنے بیان کیا، اسی طرح میرے رازوں کو بھی بیان کرے گا، اس لیے کہ جس نے دوسرے کی بات تمھیں پہنچادی وہ تمھاری بات دوسرے کو بھی پہنچائے گا اور ان دو حالتوں میں کوئی فرق نہیں ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۱ . إفشاء السر من مقتضيات الجهل كما أن حفظه من سِمة العقلاء .

افشاے راز جہالت کا تقاضا ہے جیسا کہ راز کی حفاظت عقلمندی کی علامت ہے ۔

۱۲ . في إذاعة السرّ مايجلب العار والشناعة للمفشي عندمايعرف بذلك مَن استودعه هذه السر .

افشاے راز سے راز افشاء کرنے والے کو رسوائی اور شرمندگی پہنچتی ہے، جب راز رکھنے والے کو پتا چلے کہ فلاں شخص نے میری بات دوسرے کو پہنچائی ہے ۔

۱۳ . إفشاء السر ذل لصاحبه .

راز کے اظہار سے اظہار کرنے والے کی ذلت ہوتی ہے ۔

۱۴ . إفشاء السر خاصةً ما يتعلق بالميت، يعرض صاحبه لعذاب الله .

خصوصاً اس راز کا اظہار جو کسی مردے سے متعلق ہو، افشاء کرنے والے کو اللہ تعالی کے عذاب تک پہنچاتا ہے ۔

۱۵ . إفشاء السر يدخل صاحبه النارَ في الآخرة، ويعقب الندمَ والحسرةَ في الدنيا .

افشاے راز، افشاء کرنے والے کو آخرت میں جہنم کی آگ میں داخل کرتی ہے اور دنیا میں ندامت اور افسوس دلاتی ہے ۔

۱۶ . مُفشي السِرّ من أشر النّاسِ . (۱)

راز افشاء کرنے والا لوگوں میں سے سب سے زیادہ بُرا آدمی ہے ۔

---

(۱) صالح ملوحی ۔ نضرۃ النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم ج ۹ ص ۳۹۷۵ ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱- بلاضرورت افشاے راز ناکامی کا سبب ہے:

جب کوئی انسان بلا مصلحت وضرورت لوگوں کو اپنے بھید بیان کرتا ہے، تو یہ شخص اپنے منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا ہے اور نہ کامیاب ہوسکتا ہے، منزل مقصود تک پہنچنے اور کامیابی کے لیے اپنے بھیدوں کو پوشیدہ رکھنا ضروری ہے۔ علامہ ماوردیؒ فرماتے ہیں:

لقلّ ماأنجح مَن أفشى السرَّ فرأم ،أوخَلَلاً منه مرام . (۱)

اکثر کامیاب نہیں ہوئے وہ لوگ جنھوں نے اپنے راز کا اظہار کیا اور نتیجتاً مقصود تک پہنچا ہو بصورتِ دیگر اس کا راز مقصود سے خالی ہوگا۔

۲- بلاضرورت راز کی بات بتانا ندامت کا سبب ہے :

جو بھی بلاضرورت افشاے راز کرے گا، تو وہ ہمیشہ ندامت کا سامنا کرے گا۔

علامہ بیہقیؒ (متوفی ۳۲۰ھ) لکھتے ہے :

إفشاؤک سرّک يعقبه التبعة ،والصبر على كتمان السر أيسر من الندم على إفشائه.(۲)

اگر تم اپنے راز کو فاش کرتے ہو، تو نتیجے میں تجھ پر ذمہ داری آپڑے گی، راز محفوظ رکھنے پر صبر آسان ہے اس پشیمانی سے، جو راز کو ظاہر کرنے سے پیدا ہوتی ہے ۔

علامہ ابن حبانؒ لکھتے ہیں:

مَن لم يكتم السرَّ استحق الندَمَ،ومَن استحق الندَمَ صار ناقصَ العقلِ،و مَن

---

(۱) تسہیل النظر ص ۹۱، الفصل الحادی عشر کتمان السر۔

(۲) ابراہیم بیہقی۔ المحاسن والمساوی ص ۲۷۷، محاسن کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دَام علی هذا رجع إلی الجهل فتحصین السِرّ للعاقل أولی به من التلهف بالندم بعد خروجه منه . (۱)

جس نے راز کی حفاظت نہیں کی تو یہ شخص ندامت کا مستحق ہے اور ندامت کا مستحق شخص ناقص العقل ہے، اور جس نے راز کے اظہار پر دوام اختیار کیا تو اس کا انجام جہل ہوتا ہے، پس عاقل کے لیے راز کے اظہار کے نتیجے میں افسوس کرنے سے راز کی حفاظت بہتر ہے۔

ملا علی قاریؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ) تحریر فرماتے ہیں:

إذا أفشیتَ سرّک ضیقَ صدرٍ ☆ اصابتک الملامةُ والندامةُ . (۲)

جب تو نے سینے کی تنگی کی وجہ سے اپنے راز کا اظہار کیا تو تجھے ندامت اور پشیمانی پہنچے گی۔

ایک شاعر نے کہا ہے :

صنِ السرّ بالکتمان یرضک غبّه ☆ فقد یظهر السرّ المضیع فیندم. (۳)

تو اپنے راز کی حفاظت کر کے نتیجتاً خوشی پاؤ گے، تحقیق جس نے راز کا اظہار کیا، وہ پشیماں ہوا۔

۳- مصلحت کے بغیر راز فاش کرنا محرومی اور لوگوں میں بے اعتمادی کا باعث ہوتا ہے :

جب بھی ضرورت اور مصلحت کے بغیر کوئی راز فاش کر دیا جائے اور پھر خصوصاً متقی حضرات کے راز تو انسان کے لیے محرومی، گمراہی اور لوگوں میں بے اعتمادی کا سبب بنتا ہے۔

---

(۱) روضۃ العقلاء ص ۳۱۶، ذکر الحث علی لزوم کتمان السر۔

(۲) مرقات ج ۱ ص ۸۵۔

(۳) ابراہیم بیہقی۔ المحاسن والمساوی ص ۲۷۷، محاسن کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حفظ السرّ أهمّ ما يحقق به الثقة بين الناس ، و إفشاؤه يهدم جسور هذه الثقة .(۱)

راز کے حفاظت وہ مہم وسیلہ ہے کہ جس سے لوگوں کے درمیان اعتماد کے فضاء برابر ہوتے ہیں اور برعکس راز کے افشاء سے یہ اعتماد مکمل ختم ہوجاتے ہیں۔

ملاعلی قاریؒ رقمطراز ہیں :

إن كشف الأسرار على الأغيار يسدّ باب العناية ،ويوجب الحرمان والغوايه :

ومَن أطلعوه على سرّ فباح به لم يأمنوه على الأسرار ما عاش . (۲)

متقی حضرات کا راز، غیروں پر فاش کرنا عنایت اور مہربانی کے دروازوں کو بند کرتا ہے اور یہ انسان کی محرومیت اور گمراہی کا باعث بنتا ہے۔

ایک فرد کو جب لوگوں نے اپنا راز بتلادیا اور پھر اسی شخص نے اسی راز کو فاش کردیا تو مستقبل میں پھر عوام اس پر عمر بھر اعتماد نہیں کرتے اور اسی شخص کو آیندہ کے لیے اپنا راز نہیں بتاتے۔

۴- بلا مصلحت وضرورت افشاے راز دشمنی اور نفرت کا سبب ہے:

جب کوئی انسان کسی شخص کے بھیدوں کو عیاں کرے گا، تو یہ شخص اس کا دشمن بن جائے گا اور اس سے نفرت اُبھرے گی۔

علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں:

إن كان مستودَعاً عنده لغيره صار مستودعه بعد المودة عدواً يطلب ثأرَه ،

---

(۱) علی بن نائف الشحود۔ موسوعۃ الدین النصیحۃ ج ۳ ص ۱۱۸، حفظ الأسرار۔

(۲) مرقات ج ۱ ص ۲۷۰، کتاب العلم الفصل الأول۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ویستقبل نفارَہ . (۱)

اگر کوئی شخص راز کے اظہار کا عادی ہو اور یہ کسی کے راز کا اظہار کرے، تو راز کہنے والا اس شخص کا دوستی کے بعد دشمن بن جائے گا، جو اس سے انتقام لینے کی کوشش کرے گا اور آئندہ کے لیے اس سے نفرت کرے گا۔

افشاے سر کے اسباب:

علامہ جلعودؒ فرماتے ہیں:

مِن أعظم الذنوب،أن يتظاهر المرء بالصلاح والتقوىٰ والصدق و الإخلاص فإذااستودعه أحدالإخوة في الله سراً؛أذاع به ونشره،إمالأنه منافق في الأصل من الذين﴿ يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ آمَنُواوَمَايَخدَعُونَ إِلَّاأَنفُسَهُم وَمَايَشعُرُونَ﴾(۲)

سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی خود کو تو بڑا نیک، متقی، صادق اور مخلص ظاہر کرتا پھرے، لیکن جب کوئی مسلمان اس کے پاس کوئی بات امانت رکھے تو وہ اس کو پھیلائے اور دوسروں کو بتائے۔ یہ کام یا تو وہ اس وجہ سے کرتا ہے کہ وہ منافق ہے اور اُن لوگوں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کو دھوکا دیتا ہے۔لیکن درحقیقت یہ دھوکا وہ اپنے آپ کو دیتے ہیں لیکن سمجھتے ہیں۔

ترجمہ: وہ اللہ کو اور اُن لوگوں کو جو (واقعی) ایمان لا چکے ہیں، دھوکا دیتے ہیں۔اور (حقیقت تو یہ ہے کہ وہ اپنے سوا کسی اور کو دھوکا نہیں دے رہے، لیکن انہیں اس بات کا احساس نہیں ہے۔

وإما لأنه من الذين يعبدون الله على حَرف في قوله تعالى : ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُاللّٰهَ عَلَى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌاطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ

(۱) تسہیل الخطر ص ۹۱، الفصل الحادی عشر کتمان السر۔

(۲) سورۃ البقرۃ آیت:۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ﴾ (۱)

یا یہ ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ کی عبادت ایسے طور پر کرتا ہے جیسے کسی چیز کے کنارے پر کھڑا ہو پھر اگر اس کو کوئی دنیوی نفع پہنچتا ہے تو اس کی وجہ سے ظاہری طور پر قرار پکڑتا ہے اور اگر اس پر کچھ آزمائش آگئی تو منہ اٹھا کر کفر کی طرف چل دیا، جس سے دنیا و آخرت دونوں کھو بیٹھا، یہی کھلا نقصان ہے۔

ترجمہ: اور لوگوں میں وہ شخص بھی ہے جو ایک کنارے پر رہ کر اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ چنانچہ اگر اُسے (دنیا میں) کوئی فائدہ پہنچ گیا تو وہ اس سے مطمئن ہو جاتا ہے، اور اگر اُسے کوئی آزمائش پیش آگئی تو وہ منہ موڑ کر (پھر کفر کی طرف) چل دیتا ہے، ایسے شخص نے دنیا بھی کھوئی، اور آخرت بھی، یہی تو کھلا ہوا گھاٹا ہے۔

وإما لأنه جهول لايقدرحق الأمانة التي أؤتمن عليها فيبوح بأسرار اخوانه بلا وعي أو ادراک وكل هذه الأمور سبب في اضعاف روح المولاة و المناصرة بين الأخوة المؤمنين .(۲)

اور یا یہ بڑا جاہل ہے جو اس امانت کے حق کی قدر نہیں جانتا جو اُس کے پاس رکھی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے بھائیوں کے رازوں کو نا سمجھی اور بے خبری کے عالم میں پھیلاتا رہتا ہے۔ اور یہ تمام امور مسلمانوں کے درمیان باہمی دوستی اور تعاون کی روح کو کمزور کرتے ہیں۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعين

(۱) سورۃ الحج آیت: ۱۱۔

(۲) الموالاة والمعاداة في الشريعة الإسلامية ج ۱ ص ۲۴۱، السبب السابع من أسباب تحقيق الموالاة۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل :

جرمِ افشاء کی بنیادیں:

افشاے راز اس وقت تک جرم کے زمرے میں نہیں آتا جب تک اس میں مادی ومعنوی بنیادیں دونوں پورے طور پر وجود پذیر نہ ہو۔ ہم ان دونوں رکنوں کی وضاحت بالتفصیل مندرجہ ذیل سطور میں کرتے ہیں:

(الف): جرم کا رکن مادی:

افشاے راز اس وقت جرم بنتا ہے جب اس میں مادی بنیاد مکمل طور پر پایا جائے۔ اس بنیاد کا ظہور ایسے راز کے افشاء کے وقت ہوتا ہے جو متعلقہ شخص کا سیاسی راز سمجھا جاتا ہے اور جس کی حفاظت اُس کے لیے ضروری ہے۔ اس کے لیے تین شرائط ہیں:

(ا) افشاء کا ارتکاب مکمل طور پر ہو جائے۔ افشاء سے مراد یہ ہے کہ راز کو دوسرے آدمی کے سامنے کسی بھی ذریعے سے ظاہر کیا جائے۔(۱)

کیونکہ صرف یہ سوچنا کہ میں اس راز کو افشاء کروں گا، یہ درحقیقت کوئی ایسا جرم سمجھا ہی نہیں جاتا جو قابل تعزیر ہو۔ کیونکہ اسلامی شریعت کا اصول اور قاعدہ یہ ہے کہ کسی کا مواخذہ محض اُس کے دل میں کھٹکنے والے خیالات اور ارادوں کی بنیاد پر نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اس کو عملی جامہ نہ پہنائے؛ کیونکہ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

((إن الله تجاوز لأمتي عمّا وسوست أو حدثت به انفسها مالم تعمل به أو

---

(۱) أحمد كامل ـ الحماية الجنائية لأسرار المهنة ص ۵۴۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تکلم)) . (۱)

اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ وساوس، جو دل میں کھٹکتے ہیں۔ اور وہ جس کے بارے میں آدمی کا دل باتیں کرتا ہے، معاف فرمایا ہے۔ فی الواقع انسان کا مواخذہ اس کی قول یا فعل کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

جب افشاء مکمل طور پر واقع ہو جائے تو اس کی وجہ سے مفشی (راز کو ظاہر کرنے والا) معصیت کا مرتکب بن جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ سزا کا مستحق بھی بن جاتا ہے۔ اس لیے کہ جب اس نے اس جرم کا ارتکاب کیا تو اس نے فرد کی حق تلفی کی، اگر اس کا تعلق خاص اسرار سے تھا یا پوری جماعت کی حق تلفی کی اگر اس کا تعلق عام اسرار سے تھا۔ اور ان حقوق کی پامالی اور ضیاع ایک مستقل جرم ہے جو شریعت کی نظر میں سزا کا مستحق ہے۔

پس جرم کا مادی بنیاد پورے طور پر اس وقت وجود میں آتا ہے جب راز کا اظہار زبان یا کتابت کے ذریعے ہو جائے، ٹھیک اسی طرح یہ بنیاد اس وقت بھی موجود ہوتا ہے جب راز کو نقل کیا جائے یا اس کو لکھا جائے؛ یا اس کی طرف اشارہ کیا جائے یا اس کا فوٹو سٹیٹ کرایا جائے اور ظاہر کیا جائے، یا خطابت اور ٹیلیفون کے ذریعے سے اس کا اظہار کیا جائے، یا اخبارات و رسائل، ماہناموں اور کتابوں میں اس کو چھپوا کر پھیلایا جائے، یا کسی خاص مراسلہ یا خط، یا کیسٹ ریکارڈنگ کے ذریعے اُس پر دوسروں کو مطلع کیا جائے۔ یا ریڈیو سٹیشن، ٹیلی وژن اور اس کے علاوہ دیگر ذرائع سے اُس کو فاش کیا جائے۔ اسی طرح راز کا افشاء خاص مجلس اور عام مقامات میں بھی وقوع پذیر ہوتا ہے۔ کیونکہ افشاء اس صورت میں جرم بنتا ہے کہ جب دوسرے ایسے لوگوں کو راز بتایا

---

(۱) صحیح البخاری ج ۱ ص ۳۳۳، کتاب الایمان باب اذا حنث ناسیا فی الایمان۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائے جن کو اس کے بارے میں معلومات ہونا درست نہ ہو۔(۱)

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ جو بات نقل کی گئی وہی راز ہو۔ یہ بھی شرط ہے کہ وہ واقعات واخبار جن کو ظاہر کیا گیا ہو، وہ راز کے زمرے میں آتے ہوں۔ جیسا کہ راز میں یہ شرط ہے کہ وہ درست راز ہو۔ کیونکہ کسی کے متعلق غیر صحیح معلومات کا پھیلانا افشاے راز کے جرم کے قبیلے سے نہیں۔ دراصل یہ جھوٹ یا تہمت شمار کیا جاتا ہے، جب اس میں ان دونوں جرائم کی بنیادیں موجود ہو جائیں۔ اسی طرح راز ظاہر کرنے والے پر فردِ جرم عائد کرنے اور سزا کا مستحق ہونے کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ پورے کا پورا راز ظاہر کرے یا راز کو حقیقت کے بالکل سو فیصد مطابق ظاہر کرے۔ بلکہ وہ جرم کا مرتکب اس صورت میں بھی سمجھا جاتا، جب وہ راز کے صرف ایک حصے کو ظاہر کردے۔

لہٰذا ایسی حالت میں قاضی کو اجتہاد سے کام لینا پڑے گا، تاکہ افشاء کے جرم کی نوعیت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگا سکے۔ اور پھر اس جرم کی بنیاد پر، کہ اس نے راز کا ایک حصہ ظاہر کیا ہے، قرار واقعی سزا دے۔(۲)

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ راز ظاہر کرنے والا مکلف ہو۔ ہر عاقل وبالغ آدمی راز کی حفاظت کا مکلف ہے۔ ہر وہ مخفی خبر اور واقعہ جو اُس کو پہنچتا ہے، اُس کے بارے میں وہ امین ہوتا ہے۔ کیونکہ افشاے راز کی تحریم پر جو نصوص کتاب وسنت میں وارد ہوئے ہیں وہ بالکل عام ہیں۔ مکلفین میں سے کسی مخصوص شخص یا جماعت کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ ہر اس شخص کے حق میں عام ہیں جس میں مکلف ہونے کے شرائط مکمل طور پر موجود ہوں۔ ہم اس میں مسلمان کی قید بھی نہیں لگاتے، کیونکہ

---

(۱) رؤوف عبید۔ جرائم الاعتداء علی الأشخاص والأموال ص ۲۹۱، ادیب صوم الدین ج ۳ ص ۲۹۳۔

(۲) أحمد کامل۔ الحمایۃ الجنائیۃ لأسرار المہنیۃ ص ۳۰۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کافر بھی احکام شریعت کا مکلف ہے۔(۱)

دوسری وجہ یہ ہے کہ راز کا چھپانا ایک ایسا حکم ہے جو تمام ادیان میں واجب العمل ہے۔ فطرت انسانی اور عقل سلیم اس پر عمل کو واجب قرار دیتا ہے اس سے پہلے کہ شریعت کی طرف سے یہ واجب ہو۔ جبکہ بچہ، مجنون اور نائم (نیند میں مشغول) شریعت کی نظر میں مکلف نہیں، کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((رُفع القلم عن ثلاثة : عن النائم حتى يستيقظ ، و عن الصغير حتى يكبر ، و عن المجنون حتى يعقل)).(۲)

تین بندے مرفوع القلم ہیں: نیند میں مشغول شخص جب تک وہ بیدار نہ ہو، بچہ جب تک وہ بالغ نہ ہو اور پاگل جب تک وہ عقل والا نہ ہو۔

بچے کا احکام دین پر مکلف نہ ہونا تو اس حدیث سے واضح ہے۔ اسی طرح مجنون بھی ہے کہ اس کے افعال کو نہ اچھا سمجھا جاتا ہے نہ برا، کیونکہ اس کے پاس ارادے کی طاقت سرے سے ہے ہی نہیں، اسی طرح نائم بھی ہے۔ لیکن پھر بھی بچے کے ولی ونگران کو چاہیے کہ ادب سکھانے کے طور پر اس کی سرزنش کرے نہ کہ تعزیر کے طور پر۔

جب مکلف آدمی کسی ایسے راز کو فاش کرے جس کا فاش کرنا جائز نہ ہو تو وہ دوسروں کے حقوق کو ضائع کرنے والا سمجھا جاتا ہے، چاہے وہ فرد کا حق ہے اگر اس کا تعلق انفرادی اسرار سے ہو، یا پیشوں کا حق ہو، اگر اس کا تعلق پیشوں کے اسرار سے ہو، یا اللہ تعالیٰ اور تمام معاشرے کا اگر اس کا تعلق ریاست کے ساتھ ہو۔ دوسروں کے حقوق میں تجاوز اور ان کا ضیاع ایک قابل سزا جرم ہے۔

---

(۱) رؤوف عبید۔ جرائم الاعتداء علی الأشخاص والأموال ص ۲۹۲۔

(۲) سنن النسائی ج ۳ ص ۳۶۰، کتاب الطلاق باب ما یقع طلاق من الأزواج رقم: ۵۶۲۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اسرار کی حفاظت اور ان کے عدم افشاء کا تعلق کسی خاص نوعیت اور قسم کے اسرار سے نہیں۔ بلکہ ہر اُس راز کا اظہار جرم ہے جس کو چھپانا شرعاً لازم ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اگر بنک کا کوئی ملازم طب سے متعلقہ اسرار جو اس کو کسی ذریعے سے پہنچے، کا افشاء کرتا ہے تو وہ مستحق سزا بنتا ہے۔ اگر چہ ان اسرار کا تعلق اُس کے پیشے سے نہیں، کیونکہ کتمان سر کے بارے میں قرآن وسنت کے دلائل عام ہیں جو مخصوص شرائط اور اسرار کے ساتھ خاص نہیں۔

(ب) جرم کی معنوی بنیاد:

افشاے راز پر سزا کے نفاذ کے لیے مادی بنیاد کے وجود کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ افشاء گناہ وعصیان کے ارادے ونیت سے کیا گیا ہو، یا جس کو آج کل اصطلاح میں قصد جنائی کہتے ہیں۔ لہٰذا سزا کے لیے صرف یہ بات کافی نہیں کہ راز لوگوں کے درمیان پھیل جائے، بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ یہ افشاء قصداً عمداً ہو۔ اس لیے جنائی قصد کا موجود ہونا ضروری ہے، جب مجرم افشاے راز کے جرم پر قصداً اقدام کرے، باوجود یکہ اُسے یہ معلوم ہو کہ شارع نے اسے حرام قرار دیا ہے؛ کیونکہ حکم عدولی اور نافرمانی کا قصد وارادہ تمام عہدی جرائم میں موجود ہونا ضروری ہے۔

اضرار کا ارادہ:

رازوں کے افشاء میں ضروری یہ نہیں کہ اس میں ضرر پہنچانے کا قصد بھی موجود ہو؛ تاکہ اس کا افشاء جرم شمار کیا جائے، بلکہ ایک عام ارادے کا موجود ہونا کافی ہے جو کہ افشاء کا ارادہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ افشاء کے بارے میں وارد ہونے والے نصوص عام ہے۔ ان میں یہ قید نہیں کہ افشاء کے لیے دوسروں کو ضرر پہنچانے کی نیت ضروری ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ صرف قصد وارادے سے افشاے راز شارع کی حکم عدولی اور نافرمانی شمار کی جاتی ہے اور اس کی وجہ سے وہ سزا کا مستحق بنتا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

إفشاء السرّ خيانة، وهو حرام إذا كان فيه إضرار، ولؤم إن لم يكن فيه إضرار(۱) وكلاهما مذموم شرعاً، لأن معنى (لؤم) ضدّ الحقّ والكرم .(۲) وهذه الصفة مخالفة للأخلاق الكريمة .(۳)

افشائے راز خیانت ہے اور یہ اُس صورت میں حرام ہے جب اس میں دوسرے کو نقصان ہو، اور کمینگی ہے اس صورت میں جب اس میں کسی کا نقصان نہ ہو، اور یہ دونوں باتیں شریعت کے نقطۂ نظر سے بری اور مذموم ہیں؛ کیونکہ کمینگی حق اور شرافت کے برعکس ایک صفت ہے۔ اور یہ صفت کریمانہ اخلاق سے مخالف واقع ہوا ہے۔

افشائے راز کے جرم پر خطا کا اثر:

خطا اس کو کہتے ہیں کہ کوئی کام اُس کے کرنے والے کے ارادے کے بغیر واقع ہو جائے۔

اسلامی شریعت کا اصول یہ ہے کہ کسی پر فرد جرم اس وقت عائد نہیں کیا جا سکتا، جب تک اس سے ایسا فعل قصداً صادر نہ ہو جائے جس کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے، نہ کہ اس سے خطاءً کوئی فعل صادر ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُم بِهِ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ﴾ .(۴)

---

(۱) إحیاء علوم الدین ج ۳ ص ۲۷۸، بیان عظیم خطر اللسان وفضیلۃ الصمت۔

(۲) ابن منظور۔ لسان العرب ج ۱۲ ص ۵۳۰۔

(۳) شریف۔ کتمان السر وإفشاؤہ فی الفقہ الإسلامی ص ۹۵-۹۶۔

(۴) سورۃ أحزاب آیت: ۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور تم سے جو غلطی ہو جائے، اس کی وجہ سے تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا، البتہ جو بات تم اپنے دلوں سے جان بوجھ کر کرو۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((إن الله تجاوز عن أمتي الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه)). (۱)

اللہ تعالیٰ نے میری امت کو غلطی اور بھول چوک سے صادر ہونے والے اور جس گناہ پر اُن کو مجبور کیا جائے، درگزر فرمایا ہے۔

لیکن شریعت اسلامیہ نے بعض ایسے جرائم جو غلطی سے بھی صادر ہو جاتے ہیں، جیسے قتل خطأ کے لیے بھی سزا مقرر کیا ہے۔ غلطی سے کسی فعل کے صادر ہونے پر سزا صرف نص سے ثابت ہو سکتی ہے، کیونکہ وہ اصلی قاعدہ اور اصول، جو کہ خطا پر سزا کا نہ ملنا ہے، اس سے مستثنیٰ صورت ہوئی ہے۔

قتل خطا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِناً إِلاَّ خَطَئاً وَمَن قَتَلَ مُؤْمِناً خَطَئاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ ﴾. (۲)

ترجمہ: کسی مؤمن کی شان نہیں کہ وہ کسی مؤمن کو قتل کرے لیکن غلطی ہے، اور جو شخص کسی مؤمن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس پر ایک مسلمان غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا ہے جو اُس کے خاندان والوں کو حوالہ کر دی جائے۔

لیکن شیخ عبدالقادر عودہؒ کا خیال یہ ہے کہ حکام کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ اس غلطی پر بھی سزا دیں جس کے بارے میں نص وارد نہیں ہوا جب اس سزا کے ذریعے کسی عام مصلحت کا حصول ممکن ہو۔

---

(۱) صحیح ابن حبان ج ۱۶ ص ۲۰۲، رقم: ۷۲۱۹، المعجم الصغیر ج ۲ ص ۵۲ رقم: ۷۶۵۔

(۲) سورۃ النساء آیت: ۹۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمارے زمانے میں حکومتی اسرار بڑی کثرت سے غلطی کی وجہ سے دشمنوں پر ظاہر ہوتے ہیں، اور ان کے افشاء سے اسلامی حکومت کے امن کو بڑے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ ان لوگوں کی بھی سرزنش کرے جو اُس کے اسرار کو غلطی سے ظاہر کرتے ہیں۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ سزا کی مقدار قصدی افشاء پر سزا کے مقدار سے کم ہو۔(۱)

افشاے راز پر نسیاں کا اثر:

نسیان اسے کہتے ہیں کہ بوقت ضرورت کوئی چیز بندہ کو یاد نہ رہے۔ افشاے راز کے مجرم سے جرم کی ذمہ داری ختم کرنے میں نسیان خطا کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ﴾ . (۲)

ترجمہ: اے ہمارے رب! تو ہماری پکڑ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائیں۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((إن الله تجاوز عن أمتي الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه)). (۳)

اللہ تعالیٰ نے میری امت کو غلطی اور بھول چوک سے صادر ہونے والے اور جس گناہ پر اُن کو مجبور کیا جائے، درگزر فرمایا ہے۔

افشاے راز پر اکراہ کا اثر:

علماء نے جبر اور اکراہ کے تعریف مندرجہ ذیل طریقے سے کیا ہے:

---

(۱) شریف۔ کتمان السر وافشاؤہ فی الفقہ الإسلامی ص ۹۷۔

(۲) سورۃ البقرۃ آیت: ۲۸۶۔

(۳) صحیح ابن حبان ج ۱۶ ص ۲۰۲ رقم: ۷۲۱۹، المعجم الصغیر ج ۲ ص ۵۲ رقم: ۷۶۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الإكراه حمل الغير على ما يكرهه بالوعيد الشديد . (۱)

أو بأن يفعل بالإنسان مما يضرّه أو يؤلمه . (۲)

اکراہ اور جبر ایسے فعل کو کہتے ہیں جو ایک شخص دوسرے شخص پر بغیر رضامندی اور اختیار سے ایک کام کرے سخت وعید کے ساتھ۔

یا ایک انسان کے ساتھ ایسا معاملہ کرے جس سے اس کو تکلیف اور درد پہنچے۔

مجلۃ الأحکام العدلیۃ کے دفعہ نمبر ۹۴۸ میں بات مذکور ہے:

الإكراه هو إجبار أحد على أن يعمل عملاً بغير حقّ من دون رضاه ، ويقال له المكرَه (بفتح الراء) ويقال لمن أجبره مجبر ، ولذلك العمل مكره عليه ، و للشيء الموجب للخوف مكره به . (۳)

اکراہ اس کو کہتے ہیں کہ کسی پر اس بات کا دباؤ ڈالا جائے کہ وہ کوئی ناحق کام اپنی مرضی کے بغیر سرانجام دے۔ ایسے مجبور شخص کو را کے فتح کے ساتھ مکرہ کہتے ہیں اور جو شخص اس کو مجبور کرتا ہے اُسے مجبر کہتے ہیں۔ اور جس کو کام پر مجبور کرتا ہے اُسے مکرہ علیہ کہتے ہیں، اور جس بات کے ذریعے اُسے دھمکاتے ہیں اُسے مکرہ بہ کہتے ہیں۔

شریعت اسلامیہ کا قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ اکراہ ناقص یا اکراہ غیر ملجی صرف ان تصرفات پر اثر انداز ہوتا ہے جن میں باہمی رضامندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے بیع واجارہ اور اقرار۔ یعنی

---

(۱) مناوی۔ التوقیف علی مہمات التعاریف ج ۱ ص ۸۴، فصل ا۔ ے۔

(۲) عبدالقادر عودۃ۔ التشریع الجنائی الاسلامی ج ۱ ص ۶۳۲ ھ

(۳) أبو عبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن المغربی۔ کتاب مواہب الجلیل ج ۴ ص ۴۵۔

(۴) مجلۃ الأحکام العدلیۃ ج ۲ ص ۶۶۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر ان جیسے معاملات میں کسی پر اکراہ غیر ملجی کیا گیا تو اُس کے لیے ناجائز معاملہ کرنا جائز ہے۔

البتہ اس قسم کے اکراہ سے جرائم جائز نہیں ہوتے۔ اس لیے جب کسی آدمی پر اس قسم کا اکراہ کیا جائے؛ تاکہ وہ کسی کے راز کو ظاہر کرے اور وہ اسے ظاہر کردے تو یہ ایک جرم کا ارتکاب ہے جس کے بارے میں اُس مفشی سے بازپُرس کی جائے گی۔ یہ ٹھیک اس طرح ہے کہ جس طرح اکراہ تام کہ اس کی وجہ سے کسی کا قتل یا اعضاء تلفی یا ہلاکت خیز مار پیٹ کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں مکرہ اور مجبر دونوں پر قصاص لازم آتا ہے۔(۱)

ان کے علاوہ باقی جو دوسرے جرائم ہیں، تو اکراہِ تام کی وجہ سے ان کا ارتکاب اگر کیا جائے تو سزا نہیں دی جاسکتی۔ ان جرائم میں سے ایک جرم افشاے راز بھی ہے۔

﴿ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ ﴾ .(۲)

ترجمہ: وہ نہیں جسے زبردستی (کفر کا کلمہ کہنے پر) مجبور کردیا گیا ہو، جبکہ اُس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((إن الله تجاوز عن أمتي الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه)).(۳)

اللہ تعالیٰ نے میری امت کو غلطی اور بھول چوک سے صادر ہونے والے اور جس گناہ پر اُن کو مجبور کیا جائے، درگزر فرمایا ہے۔

---

(۱) مواہب الجلیل بشرح مختصر خلیل ج۴ص۱۰، باب الاقصیہ، شربینی۔ مغنی المحتاج ج۵ص۲۲۱، کتاب الجراح۔

(۲) سورۃ نحل آیت:۱۰۶۔

(۳) صحیح ابن حبان ج۱۶ص۲۰۲، رقم:۷۲۱۹، المعجم الصغیر ج۲ص۵۲ رقم:۷۶۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تاہم افشاء ایسی حالت میں بھی حرام رہتا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((كلّ المسلم على المسلم حرامٌ دمه وماله وعرضه)).(۱)

ہر مسلمان پر دوسرے کا خون اور اُس کی مال اور اُس کی آبرو ریزی حرام ہے۔

اس لیے جب مکروہ، خطا کار اور بھولنے والے سے جرم کی ذمہ داری اُٹھالی گئی، تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان سے تمدنی اور تہذیبی ذمہ داریاں بھی ساقط ہوگئیں۔(۲)

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعين

(۱) مسلم ج ۲ ص ۳۱۷، کتاب البر والصلۃ باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ واحتقارہ ودمہ وعرضہ ومالہ۔

(۲) شریف۔ کتمان السر وإفشاؤہ فی الفقہ الإسلامی ص ۹۸/۹۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل:

حیثیت شرعی افشاء راز بدون ضرورت ومصلحت:

افشاے راز اصلاً حرام ہے ہاں ان صورتوں میں جائز ہے جن میں شارع کی طرف سے اجازت ہو۔ یہ ایک استثنائی حالت ہوتی ہے جو اصلی قاعدے اور ضابطے سے کسی دلیل کی بنیاد پر مستثنیٰ ہوتی ہے۔ ہمارے اس قول پر دلیل یہ ہے کہ افشاے راز زبان کی ان آفتوں سے ہے جن سے شارع نے روکا ہے اور یہ جہنم میں داخل ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ اس لیے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں:

قلتُ : یارسول اللہ ﷺ ! وإنا لنؤاخذ بما نتکلم به ؟ قال رسول اللہ ﷺ: ثکلتک أمک یامعاذ، وهل یکبّ الناس علی مناخرهم إلاّ حصائد ألسنتهم .(۱)

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہمارا مواخذہ اُن باتوں سے بھی ہوگا جنھیں ہم کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تیرا ناس ہو! لوگ جو اپنے گردنوں بل جہنم میں گھسیٹے جائیں گے، اس کا سبب ہی تو اُن کے زبانوں کی کمائی ہے۔

لہٰذا جب افشاے راز وغیرہ جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے تو اس کا چھپانا دخولِ جنت کا سبب ہے؛ کیونکہ کتمان کا مطلب یہی ہے کہ دوسروں کے اسرار کے بارے میں بات کرنے سے اپنی زبان کو محفوظ کیا جائے۔ زبان کی حفاظت کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَن یضمن لي مابین لحییه ومابین رجلیه أضمن له الجنة)) .(۲)

---

(۱) مسند الإمام أحمد ج ۵ ص ۹۵۹، کتاب الرقائق باب حفظ اللسان۔

(۲) صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۵۹، کتاب الرقائق باب حفظ اللسان۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو شخص میرے لیے اپنے دونوں جبڑوں کے جو مابین (یعنی زبان) اور جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت کی ذمہ داری دے۔ میں اس کے لیے جنت کا ضامن بنتا ہوں۔

کتمان بھی اس خاموشی کا نام ہے جس کا شارع نے مسلمانوں سے مطالبہ کیا کہ اس صفت سے مزین ہوں اور یہ ایمان کی علامات میں سے ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً أو ليصمت)) .(۱)

جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ بھلائی کی باتیں کرے یا خاموش رہے۔

دوسری دلیل: اس میں کوئی شک نہیں کہ راز اس شخص کے پاس امانت ہوتی ہے جس کے سامنے اس کا ذکر کیا جائے یا جو اس شخص اس سے واقفیت حاصل کرے۔

اسی بارے میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

((إنما يتجالس المتجالسان بالأمانة ، فلا يحلّ لأحدها أن يفشي على صاحبه مايكره)) .(۲)

دو بندے آپس میں بیٹھتے ہیں تو جو باتیں وہ کرتے ہیں یہ امانت ہوتی ہیں۔ اسی لیے ان میں سے کسی ایک کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کی اس بات کو ظاہر کرے جس کو وہ بُرا جانتا ہو۔

لہٰذا افشاے راز خیانت سمجھا جاتا ہے اور خیانت شرعاً حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

(۱) صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۵۹، کتاب الرقائق باب حفظ اللسان۔

(۲) شعب الایمان ج ۷ ص ۵۲۰، فصل فی حفظ المسلم سرّ اخیہ رقم: ۱۱۱۹۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ .(۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے بے وفائی نہ کرنا، اور نہ جانتے بوجھتے اپنی امانتوں میں خیانت کے مرتکب ہونا۔

علامہ سفارینیؒ نے کہا ہے کہ :

يحرم على كلّ مكلّفٍ إفشاء السِرّ قال: ولعله يحرم حيث أمر بكتمه،أو دلّته قرينةٌ على ضرورة كتمانه،أو كان ممايُكتم عادةً . (۲)

راز کا افشاء کرنا ہر عاقل وبالغ پر حرام ہے اور یہ تب ہے، جب راز رکھنے والے نے اس کو پوشیدہ رکھنے کا کہا ہو یا کوئی قرینہ اس کو پوشیدہ رکھنے پر دلالت کرے یا عادت اور معمول میں اس قسم کی بات کو پوشیدہ رکھا جاتا ہے۔

یحیی بن کثیرؒ نے کہا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ:

إن مِن الكرم كتمان السر ، و إذاعته مِن أعظم الكبائر.(۳)

حفاظتِ راز عزت اور شرافت کی بات ہے اور افشاء راز بڑے گناہوں کے جملے سے شمار ہوتا ہے۔

امام غزالیؒ (متوفی ۵۰۵ھ) لکھتے ہیں:

---

(۱) سورۃ الانفال آیت: ۲۷۔

(۲) صالح ملوحی۔ نضرۃ النعیم ج ۹ ص ۳۹۳۶۔

(۳) خطیب بغدادی۔ المتفق والمفترق ج ۳ ص ۱۳۵۵ رقم: ۱۹۹۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هو منهيّ عنه لما فيه مِن الإيذاء ،والتهاون بحقّ المعارف والإصدقاء، و هو حرامٌ إذا كان فيه إضرارٌ ،ولؤمٌ إن لم يكن فيه إضرارٌ . (۱)

کہ راز افشاء کرنا ممنوع ہے کیونکہ اس میں دوستوں اور متعلقین کی ذلت ہے اور انھیں تکلیف پہنچاتا ہے اور اگر نقصان ہو تو حرام، ورنہ کمینہ پن تو ضرور ہے۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعين

(۱) احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۴۱، بیان عظیم خطر اللسان وفضیلۃ الصمت۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پانچویں فصل:

راز افشاء کرنے والے کی سزا:

افشاء راز جُرم شمار کرنا:

علامہ ماوردیؒ نے جرم کی تعریف یہ کی ہے:

محظورات شرعية زجر اللّٰهُ عنها بحدّ أو تعزير.(۱)

کہ یہ وہ ممنوعات شرعیہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے حد یا تعزیر کے ذریعے منع کیا ہے۔

اور ممنوعات یا تو اسے کہتے ہیں کہ شرعی طور پر ممنوع فعل کا ارتکاب کیا جائے یا یہ کہ شریعت کے کسی حکم کو چھوڑ دیا جائے۔

امام ماوردی نے اس تعریف میں ممنوعات کو شرعیہ کے وصف سے موصوف کیا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایسے شرعی دلیل کا موجود ہونا ضروری ہے جو اس فعل کو ممنوع قرار دے، جس کی وجہ سے اس کا کرنا یا چھوڑنا جرم کے زمرے میں آتا ہو۔(۲)

اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ افشاے راز ایک جرم ہے، کیونکہ یہ ان گناہوں میں سے ہیں جن کے لیے شریعت اسلامیہ میں کوئی متعین سزا نہیں۔لیکن شریعت نے اس سے روکا ہے۔اور ہم نے اس سے پہلے کئی ایسے نصوص ذکر کیے جو افشاے راز کی ممانعت میں وارد ہیں اور یہ اس کے جرم ہونے کے بارے میں بالکل صریح ہیں۔یہ اس بات کی دلیل ہیں کہ افشاے راز ہمیشہ کسی معاشرے اور ریاست کی بنیادوں کے لیے بہت خطرناک ہوتا ہے۔بلکہ مشاہدات اور واقعات اس

---

(۱) الأحکام السلطانیۃ والولایات الدینیۃ ص ۲۱۹، الباب التاسع عشر فی أحکام الجرائم۔

(۲) عبدالقادر عودۃ۔التشریع الجنائی الإسلامی ج ۱ ص ۶۶، بتغیر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بات کا کافی ثبوت ہیں۔اسی لیے علماے اسلام جیسے امام غزالی اور امام ماوردی نے اپنی کتابوں میں اس کی ہولنا کی اور خطرنا کی کو بڑے پرزور انداز میں بیان کیا ہے۔(۱)

افشاے راز کے لیے تعزیری سزا افشاء کے درجے، اسرار کی نوعیت اور اس کے مرتکب کے اعتبار سے بدلتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات افشاء کی سزا قتل تک پہنچ جاتا ہے۔اور یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب اس کا تعلق عمومی نظام اور ریاست کے امن کے ساتھ ہوتا ہے۔

ریاست کے اسرار کے بارے میں، جن کا اظہار بہت ہی خطرناک ہے، ہمارے قدیم علماے اسلام کا قول ہے جو پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے کہ اس کے لیے مناسب تعزیری سزائیں مقرر کی جانی چاہئیں۔تاہم علماء نے افشاے راز سے متعلقہ تمام جرائم کی سزاؤں کو صراحت سے نہیں بیان کیا ہے۔ اس لیے کہ یہ دوسرے تعزیری جرائم کی طرح ہیں۔ متقدمین نے صرف ان تعزیری سزاؤں کے بیان پر اکتفا کیا ہے، جن کو نافذ کرنے میں امام یا قاضی کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنی راے کے مطابق ہر جرم کے مناسب سزا تجویز کرے۔

سابقہ زمانوں میں افشاے راز کی حساسیت اور خطرنا کی حکومت کے اسرار کے علاوہ دوسرے امور میں اس طرح ظاہر نہیں ہوئی تھی، جس طرح ہمارے زمانے میں ظاہر ہوئی، جیسے پیشے، بنک، وکالت اور طب سے متعلقہ راز، اسی طرح صنعتوں اور ایجادات سے متعلقہ اسرار۔

زمانے تہذیب اور ٹیکنالوجی کی ترقیات اور انسانی اور اخلاقی اقدار کا انحطاط وزوال جو کہ ہمارے زمانے کی خصوصیات میں سے ہیں، ایسے اسباب ہیں جن کی وجہ سے افشاے راز تعزیری جرائم میں ایک بڑے جرم کی حیثیت سے سامنے آیا ہے، جس کی وجہ سے افراد اور ریاست کے مصالح

---

(۱) ماوردی۔ أدب الدنیا والدین ص ۳۰۷، غزالی۔ احیاء علوم الدین ج ۳ ص ۲۷۸، بیان عظیم خطر اللسان۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو شدید دھچکا لگتا ہے اُس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے احکام بیان کیے جائیں اور اسلامی نقطۂ نظر سے اُس کے لیے سزاؤں کا تعین ہو جائے۔ یہ ذمہ داری ریاست کے حکام، والیوں اور علماے اسلام پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کا بندوبست کریں۔(۱)

افشاے راز کے بارے میں: " لا جريمة ولا عقوبة إلّا بنص في التعزير " والے قاعدے کی تطبیق:

شریعت اسلامیہ نے اس قاعدے کی تعزیری جرائم اس وقت تک جرائم نہیں شمار کیے جا سکتے اور نہ ان پر سزا دی جا سکتی ہے جب تک کہ اُن کے بارے میں نص موجود نہ ہو، کی اُن تعزیری جرائم سے کی ہے جن میں افشاے راز کا جرم بھی شامل ہے۔

لیکن شریعت نے اس قاعدے کی تطبیق میں ذرا وسعت سے کام لیا ہے، جرم وسزا دونوں کے سلسلے میں۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ بعض وہ جرائم جو خاص نوعیت کے ہوتے ہیں اُن کے بارے میں کوئی نص موجود نہ ہو۔

مطلب یہ کہ نص اس جرم کی کافی وشافی تعین نہ کرتا ہو۔ ایسی صورت میں ایک ایسے عام نص کا وجود کافی ہے جس کے تحت اس جرم کو درج کیا جا سکے۔ اس لیے ان جیسے معاملات سربراہِ حکومت کے راے اور اختیار کو سپرد کیے گئے ہیں؛ تا کہ وہ شریعت کی بنیادوں اور اُس کی روح مدنظر رکھ کر مجرم کے مناسب کوئی سزا طے کرے۔(۲)

اسی طرح سزا کے سلسلے میں بھی اس باب میں توسع آیا ہے۔ وہ اس طرح کہ ہر تعزیری جرم

---

(۱) شریف۔ کتمان السر وافشاؤہ فی الفقہ الإسلامی ص ۱۵۷/۱۵۹۔

(۲) عبدالقادر عودۃ۔ التشریع الجنائی الإسلامی ص ۱۲۶، جنیہر، الأساس التشریعی للإجماع۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے لیے کوئی مخصوص متعین سزا کا وجود نہیں کہ قاضی اس کا پابند ہو۔ جس طرح کہ وہ حدود و قصاص کے جرائم کے فیصلوں میں پابند ہوتا ہے۔ البتہ قاضی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ تمام تعزیری جرائم میں سزا کے نفاذ کے لیے مشروع سزاؤں میں سے کسی مناسب سزا کا انتخاب کرے۔ اس کو یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ اپنی رائے اور اصلاح کی خاطر مجرم کی حالت کے موافق سزا میں تخفیف کرے یا شدت سے کام لے یا بالکل معاف کردے۔(۱)

صاحب ہدایہؒ کہتے ہیں:

ذكر مشايخنا أن أدناه (التعزير) على ما يراه الإمام، يقدر بقدر ما يعلم أنه ينزجر لأنه يختلف باختلاف الناس، وعن أبي يوسفؒ: أنه على قدر عظم الجرم وصغره.(۲)

ہمارے مشائخ فرماتے ہیں کہ تعزیر کا کم سے کم درجہ امام المسلمین کی رائے پر موقوف ہے۔ وہ اپنے علم کے مطابق اندازتاً اتنی سزا دے گا جس سے مجرم جرم سے رُک جائے، کیونکہ تعزیر مختلف لوگوں کے حالات کی وجہ سے بدلتا رہتا ہے۔ امام ابو یوسفؒ سے روایت ہے کہ تعزیر جرم کے بڑے اور چھوٹے ہونے کی بنیاد پر دیا جائے گا (اگر جرم چھوٹا ہے تو اس کے لیے تعزیر بھی ہلکی ہوگی، اور اگر جرم بڑا ہے تو اس پر تعزیر بھی سخت دی جائے گی)۔

امام زیلعیؒ تعزیر کے بارے میں فرماتے ہیں:

ليس فيه شيء مقدّر وإنما هو مفوّض إلى رأي الإمام على ما تقتضي جنايتهم،

---

(۱) عبدالقادر عودۃ۔ التشریع الجنائی الاسلامی ص ۱۲۶، جنیر، الاساس التشریعی للاجماع۔

(۲) الہدایہ ج ۲ ص ۵۲۳، کتاب الحدود فصل فی التعزیر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فإن العقوبة فيه تختلف باختلاف الجناية .(۱)

اس کی کوئی معین حد اور مقدار نہیں۔ بلکہ یہ امام المسلمین کی رائے کو تفویض شدہ ہے کہ ان کو اُن کے جرم کے موافق سزا دے۔ کیونکہ تعزیری سزا جرم و جنایت کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے۔

علامہ خرشیؒ فرماتے ہیں:

التعازير يرجع فيها إلى اجتهاد الإمام باعتبار القائل والمقول له والمقول.(۲)

تعزیرات کے اجراء میں امام المسلمین کے اجتہاد کی طرف رجوع کیا جائے گا، اور کہنے والا کے قول اور قول کے نوعیت کے اعتبار پر تعزیر دی جاتی ہے۔

خطیب شربینیؒ تعزیر کے متعلق لکھتے ہیں:

يجتهد الإمام في جنسه وقدره لأنه غير مقدّر شرعاً موّكل إلى رأيه يجتهد في سلوك الأصلح لاختلاف ذلك باختلاف مراتب الناس وباختلاف المعاصي فله أن يشهر في الناس ما أدى اجتهاده إليه .(۳)

امام المسلمین تعزیر کی نوعیت اور مقدار کے بارے میں اجتہاد سے کام لے گا، کیونکہ یہ شریعت میں معین نہیں ہیں، بلکہ اُس کی رائے پر موقوف ہے؛ تاکہ وہ مناسب سزا تجویز کرے، اس لیے کہ تعزیر لوگوں کے مراتب اور جرائم کی نوعیت کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے۔ اس وجہ سے امام کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ مجرم کی شہرت لوگوں میں کرائے، اگر وہ اپنے اجتہاد اور رائے سے ایسا کرنا درست سمجھتا ہو۔

---

(۱) تبیین الحقائق ج ۳ ص ۲۰۸، فصل فی التعزیر۔

(۲) الخرشی علی خلیل ج ۸ ص ۱۱۰۔

(۳) مغنی المحتاج ج ۴ ص ۱۸۶، فصل فی التعزیر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

أمّا المعاصي التي ليس فيها حدّ مقدّر ولا كفارة... يعاقبون تعزيراً وتنكيلاً و تأديباً، بقدر مايراه الوالي، على حسب كثرة ذلك الذنب في الناس وقلّته .(۱)

وہ معاصی جن کے لیے کوئی کفارہ اور حد مقرر نہیں، ان کے مرتکبین کو تعزیری اور تادیبی سزائیں دی جائیں گی۔ اور یہ والی وحاکم کی رائے اور اجتہاد کے موافق دی جائیں گی، جس میں لوگوں میں اس گناہ کی قلت وکثرت کا بھی اعتبار کیا جائے گا۔

افشائے سر کے جرم ہونے اور اس پر سزا مرتب کرنے میں شریعت نے اس قاعدے کو بہت بہتر طریقے سے عملی شکل دی ہے۔ تو جرم کے سلسلے میں بہت سی ایسی احادیث وارد ہیں جو ہر قسم کے اسرار کے افشاء کے حرام اور جرم ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ جن سے یہ بات بغیر کسی شک کے سامنے آتی ہے کہ افشائے راز شریعت کی نظر میں ممنوع اور حرام ہے۔ اور امامِ وقت کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اس کے مرتکب کو مجرم ہونے کی وجہ سے سزا دے اور جو فعل اُس سے سرزد ہوا ہے اس کو جرم کے زمرے میں شمار کرے۔

اسی طرح افشائے راز کا جرم غیبت، چغلی اور امانت میں خیانت کے تحت بھی داخل ہوتا ہے، جن کے حرام ہونے پر بہت سارے دلائل موجود ہیں۔ اور اسی طرح یہ بھی افشائے راز کے حرام ہونے والے دلائل میں شمار ہوتے ہیں۔ جبکہ سزا کے سلسلے میں شریعت نے افشائے سر کے لیے کسی متعین سزا کی تحدید نہیں کی، جس طرح کہ دوسرے تعزیری جرائم کا حال ہے۔ بلکہ افشاء کی مجرم اور اُن اسرار کی نوعیت کی وجہ سے سزا میں اختلاف واقع ہوتا ہے جن کو افشاء کیا گیا ہے۔ اسی لیے

---

(۱) مجموع الفتاوی ج ۲۸ ص ۳۴۳، فصل فی المعاصی التی لیست فیہا حد مقدر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عدالتی طاقتوں کو یہ اختیار ہے کہ وہ تعزیری سزاؤں کے مجموعوں میں سے کسی ایک سزا کو منتخب کر لیں، جو راز کو افشاء کرنے والے اور اُن اسرار کی نوعیت کے مناسب ہو جن کو افشاء کیا گیا ہے۔

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ عدالتی اداروں کو تعزیری سزاؤں کے اختیار کرنے میں سو فیصد آزادی ہے کہ اس کی طرف سپرد کردہ اس طاقت اور اختیار کا کوئی قاعدہ وضابطہ نہیں۔ بلکہ امام پر یہ واجب ہے کہ وہ زجر کے لیے کسی سزا کو اختیار کرے، جس کو شریعت نے یا تو واضح نصوص سے مشروع کیا ہے، یا وہ شریعت کی روح کو دیکھ کر کوئی سزا تجویز کرے گا۔

دوسرے لفظوں میں ایسا کہا جا سکتا ہے کہ اس ادارے کے لیے جائز نہیں کہ وہ صرف عقلی مصلحت کے نظریے کو سامنے رکھ کر شریعت اور اس کی روح کی طرف رجوع کیے بغیر کسی سزا کے نفاذ کو عمل میں لائے، کیونکہ پھر تو یہ شریعت کا حکم نہیں ہوا بلکہ عقل اور خواہش کی پیروی ہوئی۔

اب ہم یہاں اُن سزاؤں کا مجموعہ ذکر کرتے ہیں جن کی مشروعیت صریح نصوص سے ثابت ہے۔ اور جن میں سے امام کے لیے کسی ایک کو اختیار کرنے کا حق ہے، جب کوئی افشاے راز کے جرم کا ارتکاب کرے۔

(۱) وعظ، تہدید، کوڑے مارنا یا مار پیٹ کی سزائیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاللّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ﴾ .(۱)

ترجمہ: اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو (پہلے) انہیں سمجھاؤ، اور (اگر اس سے

(۱) سورۃ نساء آیت: ۳۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کام نہ چلے تو) انہیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو (اور اس سے بھی اصلاح نہ ہو تو) انہیں مار سکتے ہو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو ان کے خلاف کاروائی کا کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔

اس آیت میں وعظ، ہجر اور ضرب کی مشروعیت صراحت سے بیان ہوئی ہے۔ جس طرح نشوز (شوہر کی نافرمانی اور عدم اطاعت) جس کا آیت میں ذکر ہے ایسی مصیبت ہے جس میں کوئی حد اور کفارہ نہیں۔ اس لیے وہ تمام جرائم جن میں کوئی حد اور کفارہ نہیں اس کے ساتھ ملحق ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((علّقوا السوط حيث يراه أهلُ البيت فإنه لهم أدب)).(۱)

اپنے گھر میں کوڑا لٹکائے رکھو؛ تاکہ گھر والے اسے دیکھیں تو اس سے وہ ادب سیکھیں گے۔

یہ حدیث ڈرانے دھمکانے کی تعزیر پر ایک واضح دلیل ہے؛ کیونکہ کوڑے کا اس طرح لٹکانا کہ گھر والے اس کو دیکھا کرے، ڈراوا اور دھمکاوا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مروا الصبيان بالصلاة لسبع سنين واضربوهم عليها في عشر)).(۲)

اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں ان کو نماز نہ پڑھنے پر مارو۔

مطلب یہ کہ بچوں کو سات سال میں نماز کے توصیہ ہو جائے اور جب دس سال تک پہنچ جائے تو نماز نہ کرنے پر مارا جائے، اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ تعزیر میں ضرب مشروع ہے؛ کیونکہ حدیث مذکور میں ضرب حد کے طور پر مذکور نہیں؛ کیونکہ دس سال کی عمر میں بچوں کا نماز نہ پڑھنا حدود کے جرائم میں داخل نہیں۔

---

(۱) طبرانی۔ المعجم الکبیر ج ۱۰ ص ۲۸۴ رقم: ۱۰۶۷۱، المعجم الأوسط ج ۴ ص ۳۴۱ رقم: ۴۳۸۲۔

(۲) بیہقی۔ سنن الکبری ج ۳ ص ۸۴، باب ما جاء في الآباء والأمهات من تعليم الصبيان أمر الطهارة والصلاة۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح آپ ﷺ نے تین صحابہ کعب بن مالک، ہلال ابن امیہ اور مرارہ بن الربیع کے بارے میں حکم دیا تھا کہ اُن سے تعلقات ختم کیے جائیں، کیونکہ وہ غزوۂ تبوک میں جانے سے رہ گئے تھے۔ پندرہ دن تک کسی نے ان سے اٹھک بیٹھک اور سلام کلام نہیں کیا تھا، یہاں تک کہ اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہوا:

﴿ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴾ .(۱)

ترجمہ: اور اُن تینوں پر بھی جن کا فیصلہ ملتوی کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب اُن پر یہ زمین اپنی ساری وسعتوں کے باوجود تنگ ہوگئی اُن کی زندگیاں اُن پر دوبھر ہوگئیں اور اُنہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ (کی پکڑ) سے خود اُسی کی پناہ میں آئے بغیر کہیں اور پناہ نہیں مل سکتی تو پھر اللہ نے ان پر رحم فرمایا تاکہ وہ آئندہ اللہ ہی سے رجوع کیا کریں یقین جانو اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔

اُن کے ساتھ یہ بائیکاٹ تب ختم ہوا جب ان کی توبہ قبول ہوئی۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ تعزیر میں بائیکاٹ مشروع ہے۔ اور یہ بائیکاٹ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک وہ شخص توبہ کر نہ لے۔

(۲) ڈانٹ ڈپٹ کی سزا:

حضرت ابوذرؓ سے ایک روایت نقل ہوا ہے کہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص کے ساتھ میری تلخ کلامی ہوئی اس دوران میں نے اس کو اس کی ماں کی وجہ سے شرم دلایا آپ ﷺ نے فرمایا:

---

(۱) سورۃ التوبۃ آیت: ۱۱۸۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یا أباذر! أعیرته بأمه ؟ إنک امرؤ فیک جاهلیة .(۱)

اے ابوذر! کیا تم نے اسے اُس کی ماں سے شرم دلایا ہے؟ تم ایک ایسے شخص ہو جس میں اب تک جاہلیت کے آثار ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذرؓ کی تعزیر ڈانٹ ڈپٹ سے کی؛ کیونکہ انھوں نے گالی جیسے جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ اور گالی گلوچ ایک تعزیری جرم ہے۔

(۳) قید و بند:

جامع ترمذی کی روایت ہے کہ:

أن النبي ﷺ حَبَسَ رجلاً في تهمة ثم خلی عنه.(۲)

آپ ﷺ نے ایک شخص کو قید کیا اور پھر چھوڑ دیا، کیونکہ اس نے ایک شخص پر تہمت باندھا تھا۔

(۴) قتل:

حضرت عرفجہ الاشجعیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

مَن أتاکم وأمرکم جمیع علی رجلٍ واحدٍ یرید أن یشق عصاکم ، أو یفرق جماعتکم فاقتلوه .(۳)

تمھارے پاس ایک شخص آئے، اس حال میں کہ تم ایک امیر کی اطاعت پر جمع ہو، اور وہ شخص یہ چاہے کہ آپ کے درمیان پھوٹ ڈالے اور آپ کی جماعت کو منتشر کرے، تو ایسے شخص کو مار ڈالو۔

ایک دوسری روایت میں ہے:

---

(۱) صحیح البخاری ج ۱ ص ۹، کتاب الإیمان باب المعاصی من أمر الجاہلیة۔

(۲) ترمذی ج ۱ ص ۲۶۱، کتاب الدیات باب ما جاء فی الحبس فی التہمة۔

(۳) مسلم ج ۲ ص ۱۲۸، کتاب الإمارة باب حکم من فرق أمر المسلمین وہو مجتمع۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ستكون هنات وهنات، فمن أراد أن يفرق أمر هذه الأمة وهي جميع فاضربوه بالسيف كائناً مَن كان .(۱)

عنقریب بہت سے فتنے وفسادات رونما ہوں گے۔ پس اگر کوئی اس امت میں انتشار پیدا کرنا چاہے، حالانکہ اس میں اتحاد واتفاق موجود ہو، تو ایسے شخص کا گردن تلوار سے کاٹ ڈالو، چاہے وہ جو کوئی بھی ہو۔

(۵) مالی سزائیں اور حصولِ ہرجانہ:

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَن خرج بشيء منه فعليه غرامة مثليه والعقوبة)).(۲)

کہ جو کوئی کسی کے باغ کا میوہ توڑ کر لے جائے تو وہ اس کا دگنا تاوان بھی دے گا اور اُس کو سزا بھی دی جائے گی۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ افشاے راز کے جرم ہونے کا ماخذ ومصدر شریعت کے نصوص ہیں۔ اور اس کے جرم ہونے میں کسی شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسی طرح اس کی سزا بھی شرعی دلائل سے ثابت ہے۔ اس لیے قاضی کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ اس جرم میں تعزیر کے لیے مقرر کردہ سزاؤں کے علاوہ کسی دوسرے سزا کا اجراء کرے۔ نہ اس کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ ان سزاؤں کے حدود سے تجاوز کرے۔

اور جو شرعی دلائل ہم نے افشاے راز کے جرم ہونے اور اُس کی سزا کے بارے میں ذکر کیے،

---

(۱) مسلم ج ۲ ص ۱۲۸، کتاب الإمارة باب حکم من فرق أمر المسلمین وہو مجتمع۔

(۲) أبوداؤد ج ۲ ص ۲۵۴، کتاب الحدود باب مالا قطع فیہ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ اس بات کی قطعی دلیل ہیں کہ شریعت نے جرم وسزا دونوں کے سلسلے میں " لا جريمة ولا عقوبة في التعزير إلا بنص " کہ تعزیر میں جرم وسزا کا ثبوت نص ہی کے ذریعے ہوگا والے قاعدے کی تطبیق بہت بہتر طریقے پر کی ہے۔(۱)

افشاے راز کے جرم کی سزا:

تعزیری جرائم کے ساتھ افشاے راز کا تعلق اور جرم وسزا کے سلسلے میں افشاے راز پر جن نصوص کا انطباق ہوتا ہے، اُس کو بیان کرنے کے لیے ہم افشاے راز کے جرم کی تعزیری سزا کو خصوصی طور پر بیان کرتے ہیں۔ ہم ان سزاؤں میں تعزیر کو دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں:

(۱) تعزیر بالقتل (۲) تعزیر بغیر القتل۔

(۱) تعزیر بالقتل:

تعزیر بالقتل کے بارے فقہاء کی آراء مختلف ہیں۔ ان سب آراء کا نچوڑ دو اقوال ہیں: پہلا قول یہ ہے کہ تعزیراً قتل جائز ہے یہ عام احناف، مالکیہ اور شوافع کا قول ہے یہ امام احمدؒ کی بھی ایک روایت ہے اور بعض حنابلہ کا بھی یہی مذہب ہے، خاص کر شیخ ابن تیمیہ اور علامہ ابن القیمؒ کا (۲)

جب یہ بات واضح ہوگئی تو اب اُس رازدار کی سزا جو حکومت کے رازوں کو فاش کرتا ہے، جاسوس کے سزا کی طرح ہے۔ ان دونوں کا قتل جائز ہے، کیونکہ یہ دونوں ایسے رازوں کے فاش کرنے میں ملوث ہیں جس سے ریاست کے امن وامان اور ڈھانچے کو شاید نقصان پہنچتا ہے۔

---

(۱) شریف۔ کتمان السر وإفشاؤه في الفقه الإسلامی ص ۱۶۰/۱۶۵۔

(۲) ابن عابدین۔ ردالمحتار ج ۶ ص ۱۰۷، باب وطی ء الذی یوجب الحد والذی۔۔۔ مجموع الفتاوی ج ۳۵ ص ۴۰۶، الآراء فی مقدار التعزیر، بہوتی، کشاف القناع ج ۶ ص ۱۲۴، المرداوی۔ الانصاف ج ۱۰ ص ۲۴۹، باب التعزیر، الطرق الحکمیہ ص ۱۲۰، باب التعزیر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب کوئی جاسوس یا حکومتی رازوں کا امین حکومت کے رازوں کو افشاء کرے تو پھر ان دونوں کی سزاؤں میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ صرف دونوں کے ناموں میں فرق کی کوئی عملی قیمت واہمیت نہیں۔

لیکن آغازِ جرم کے وقت جاسوسی اور حکومتی رازوں کے امین کی طرف سے افشاء میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس امین کے عمل افشاء کو وضعی قانون کی اصطلاح میں ''ریاست کے ساتھ خیانت'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔(۱)

امین کا اسرار حکومت سے واقفیت اور اُن کے بارے میں معلومات جرم نہیں شمار کیا جاتا، بلکہ جرم یہ ہے کہ وہ اس خیانت میں امانت کا ارتکاب کر بیٹھے، جس کا ریاست نے اس کو امین بنایا ہے۔

اسی طرح جب کوئی مسلمان جاسوسی کو پیشہ بنالے اور مخصوص طریقے سے اجنبی انٹیلی جنس کے ساتھ کام کرے، تو صرف اسی وجہ سے ہم اس کے قتل کو جائز سمجھتے ہیں، اگر چہ اس نے ابھی تک معلومات حاصل کیے ہی نہ ہو۔ کیونکہ اسلامی ریاست کے امن وامان کو بگاڑنے والوں کے ساتھ اس طرح ملاپ اس بات کی علامت ہے کہ وہ اپنے دل میں مسلمانوں کے خلاف کینہ وبغض رکھتا ہے اور ایمان کے بعد گمراہی چاہتا ہے۔ جبکہ وہ شخص جو ریاست کے اسرار سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن پیشہ ور جاسوس نہیں ہوتا، ایسی صورت میں امامِ وقت کو اختیار ہے کہ وہ اس قسم کے مجرم کے لیے مناسب سزا مقرر کرنے میں اجتہاد کرے۔

کیونکہ ان اسرار سے واقفیت کی محض کوشش کرنا، باوجود یکہ وہ ان کے جاننے کا اہل نہیں، جرم گردانا جاتا ہے قطع نظر اُس غرض سے جس کے لیے اُس نے ان کو جاننے کی کوشش کی ہے مثلاً اس نے ایسا اس لیے کیا ہے تا کہ وہ اس کے ذریعے علمی بحث ومباحثہ یا سیاسی امور میں استفادہ کرے جیسے وہ ایسے ممنوعہ علاقے میں داخل ہو جائے، جس سے اسلامی ریاست نے منع کیا ہے۔ یا

(۱) مجدی محمود۔ الحمایۃ الجنائیۃ لأسرار الدولۃ ص ۲۳۲۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وہ ایسی جگہوں کی تصویریں لیں یا نقشے بنائے جس کے بارے مخصوص اتھارٹی کی طرف سے مخالفت صادر ہوئی ہو۔ البتہ اگر اس جاسوسی سے اس کا غرض دشمن کو فراہمی معلومات ہو، باوجود یکہ وہ پیشہ ور جاسوس نہ ہو، تو پھر بھی اس کا خطرہ پیشہ ور جاسوس سے کم نہیں بلکہ اس کے برابر ہے۔

دوم یہ بات واضح ہے کہ حضرت حاطب ابن ابی بلتعہؓ نے قریش کے پاس مسلمانوں کے حملے کے بارے میں جو خط بھیجا تھا، وہ ایک ایسا افشائے راز تھا، جس سے اسلامی حکومت کے امن وامان اور ریاستی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچنے کا خطرہ تھا۔

اسی قصے کا ذکر کرتے ہوئے شیخ محمد نجیب المطیعی لکھتے ہیں:

لانظن أن خطاب حاطب بصيغته ...يفيد أنه كشف للمسلمين عورة، أو دلّ المشركين منهم على ثغرة، وإنما يمكن أن يقال في عمله هذا : أنه أفشى أسراراً حربيةً عن مسيرة المسلمين إلى فتح مكة .(۱)

ہم یہ گمان نہیں کرتے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے خط میں کوئی ایسی بات تھی جس سے مسلمانوں کا کوئی اہم مخفی راز افشاء ہو، یا جس کی وجہ سے دشمنوں پر مسلمانوں کی کمزوری ظاہر ہو بلکہ اُن کے اس فعل کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ فتح مکہ کے لیے مسلمانوں کے سفر کے بارے میں انھوں نے جنگی رازوں کو فاش کیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ انھوں نے ان کے اسرار کو ظاہر کیا تھا جس کو آج کل سے وضعی قوانین دفاعی یا عسکری وفوجی اسرار کا نام دیا جاتا ہے۔ اس قسم کے اسرار بھی حکومتی اسرار ہی ہوتے ہیں۔

ہماری رائے ہے کہ ریاست کے اسرار کا افشاء واظہار دو قسم پر ہے:

پہلا یہ کہ اسلامی ریاست کے دشمنوں کے لیے کسی راز کا ظاہر کرنا، اس میں جاسوس وامین

(۱) مطیعی۔ تکملۃ المجموع ج ۲۱ ص ۲۱۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دونوں برابر ہیں۔ جب اس طرح کا افشاء ہو جائے تو اس کے مرتکبین کو قتل کی سزا دینا جائز ہے۔ اگر چہ ابھی یہ دشمن تک پہنچے بھی نہ ہو، کیونکہ وہ خط جو حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ نے قریش مکہ کو بھیجا تھا، وہ ان کو نہیں پہنچا۔ اس کے باوجود آپ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے سزائے قتل کی تقریر کی، لیکن اُس کے قتل سے جو مانع اور رکاوٹ پیش آیا وہ اُن کا بدری صحابہ میں سے ہونا تھا۔

دوسری قسم یہ کہ افشاء دشمنوں کے لیے نہ ہو۔ مثلاً ملک کے اندر عام لوگوں کے سامنے ریاست کے اسرار کو ظاہر کرے، اس لیے کہ ان کو اخبار کے ذریعے مفسر پھیلائے یا انتخابی جلسوں میں تقریر کے دکان ان کو ظاہر کرے۔ لہٰذا اس قسم کے افشاء واظہار کی سزا میں تخفیف واقع ہو سکتی ہے۔ جب امام وحاکم وقت کو اس تخفیف میں کوئی مصلحت نظر آئے۔ البتہ اگر اس قسم کے افشاء میں بھی یہ خطرہ ہو کہ اس سے دشمن کو اسلامی ریاست کے اسرار معلوم ہوں گے تو پھر امام کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کو ایسی سزا دے جیسا کہ اس جاسوس کو دیتا ہے جو براہِ راست دشمن کو اطلاعات پہنچاتا رہتا ہے۔

قتل کے علاوہ دوسری تعزیرات:

ان اسرار کا افشاء جن سے اسلامی حکومت کے امن وامان اور آزادی واستقلال کو کوئی خطرہ نہ ہو، جیسے حکومت کے ادارتی اسرار، حرفتی وصنعتی اسرار، ایجادات واختراعات سے متعلقہ اسرار، رشتۂ زوجیت سے متعلقہ اسرار یا ذاتی اسرار؛ ان تمام میں قاضی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ تعزیری سزاؤں کے مجموعے سے کسی ایک یا کئی مناسب سزاؤں کا انتخاب کرے، جو کہ اسلامی شریعت میں افشائے اسرار کے مجرم کے لیے مقرر ہیں۔ ان سزاؤں میں دھمکی دینا، بائیکاٹ کرنا، حصولِ تاوان پر جان لٹکانا، قید کرنا، جلاوطنی اور کوڑے دینا شامل ہیں۔ یہاں پر ہم ان بعض تعزیری سزاؤں کا ذکر کرتے ہیں جن کا استعمال عصر حاضر میں بالکل عام ہوا ہے اور جن کو افشائے راز کے جرم استعمال کیا جا سکتا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ تعزیر قولی، معزولی اور نوکری سے اخراج، مالی تاوان، قید و بند اور کوڑا زنی جیسی تعزیرات ہیں۔

(۱) تعزیر قولی جیسے ڈراو دھمکاو: ڈراو دھمکاو ایک تعزیری سزا ہے۔(۱)

فقہ کی اصطلاح میں اس پر توہین واستہزاء کا اطلاق ہوتا ہے۔(۲)

اس میں شرط یہ ہے کہ یہ تہمت زنی اور گالی گلوچ کی حد تک نہ پہنچے۔(۳)

یہ بھی شرط ہے کہ یہ سزا کے طور پر ہو نہ کہ سب وشتم کے طور پر۔(۴)

ڈانٹ ڈپٹ اور ڈراو دھمکاو کی سزا قاضی تب دے گا، جب وہ اس بات کو خوب جانتا ہو کہ جو مجرم اس کے سامنے کھڑا ہے، اس میں خیر وصلاح کا پہلو غالب ہے۔ اور وعظ ونصیحت سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔(۵)

لہٰذا قاضی اُس کی فہمائش اس طرح کرے گا کہ اگر آئندہ اُس نے ایسی حرکت کی تو اس کی سزا مار پیٹ یا قید و بند ہوگی۔ یا یہ کہ وہ اس پر انتہائی حد قائم کرے گا، لیکن شرط یہ ہے کہ کوئی جھوٹی دھمکی نہ دے۔ قاضی کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ سادہ امور معمولی رازوں کے افشاء کرنے والے مجرموں کے لیے بھی ڈراو دھمکاو اور ڈانٹ ڈپٹ کی سزا کو استعمال کرے۔ مثلاً جب ایک شخص اپنے ان رازوں کو ظاہر کرے جن کا اظہار خلاف مروت ہو، یا میاں بیوی کے اسرار وغیرہ کو ظاہر کرے۔

---

(۱) ابن نجیم۔ بحر الرائق شرح کنز الدقائق ج ۵ ص ۴۴، فصل فی التعزیر۔ ابن تیمیہ۔ مجموع الفتاوی ص ۳۴۴، ماوردی۔ الاحکام السلطانیہ ص ۲۳۶، الفصل السادس فی التعزیر۔

(۲) کاسانی۔ بدائع الصنائع ج ۷ ص ۶۴، یسی۔ العقوبۃ فی الفقہ الاسلامی ص ۱۴۰۔

(۳) الاحکام السلطانیہ ص ۲۳۶، الفصل السادس فی التعزیر۔ ابن نجیم۔ بحر الرائق ج ۵ ص ۴۴، فصل فی التعزیر۔

(۴) کاسانی۔ بدائع الصنائع ج ۷ ص ۶۴۔

(۵) یسی۔ العقوبۃ فی الفقہ الاسلامی ص ۱۴۰، عبد القادر عودۃ۔ التشریع الجنائی الاسلامی ج ۱ ص ۷۰۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیکن قاضی اس تعزیر سے اس وقت کام لے گا جب اُس کی نظر میں یہ مجرم کی تادیب اور اصلاح کے لیے کافی ہو۔

قید و بند کے ساتھ دوسری سزا کا ملاپ:

جب امام اس نتیجے پر پہنچے کہ مجرم ایک سزا سے نہیں سنبھلے گا تو اس کے لیے جائز ہے کہ اس کے ساتھ دوسری سزا کو بھی ملائے۔ ہدایہ میں ہے:

إن رأى الإمام أن يضمّ إلى الضرب في التعزير الحبسَ فعل، لأنه صلح تعزيراً، وقد ورد الشرع به في الجملة حتى جاز أن يكتفي به فجاز أن يضمّ إليه .(۱)

اگر امام کا خیال ہو کہ تعزیر میں مار پیٹ کے ساتھ قید و بند کو شامل کیا جائے، تو اس کے لیے ایسا کرنا درست ہے۔ کیونکہ قید و بند میں بھی تعزیر بننے کی صلاحیت ہے اور شریعت میں اس کا اجمالاً ذکر بھی ہے۔ اسی وجہ سے سزا میں صرف قید و بند پر اکتفاء کرنا بھی جائز ہے۔ جب اس پر اکتفاء کرنا جائز ہے تو یہ بھی جائز ہے کہ دوسرے سزا کے ساتھ اس کو بھی شامل کیا جائے۔

افشائے راز کے جرم میں قید و بند کی سزا:

افشائے راز کے جرم میں قید و بند کی سزا بھی دینا جائز ہے۔ چاہے اس کو مستقل اور علاحدہ سزا کے طور پر استعمال کیا جائے یا مالی تاوان اور کوڑا زنی کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے بعض قسم کے اسرار مثلاً انفرادی اور ذاتی اسرار کے افشاء کرنے والے مجرم کو محدود اور متعین مدت تک قید کی سزا دینا بہت مناسب ہے، جب وہ کئی بار اس طرح کے افشاء و اظہار کا ارتکاب کرے پیشوں اور ایجادات سے متعلقہ اسرار کا بھی یہی حال ہے، قید و بند کی کوئی مدت مقرر نہیں قاضی کے لیے جائز ہے کہ اس

(۱) مرغینانی۔ الہدایہ ج ۲ ص ۵۲۳، کتاب الحدود فصل فی التعزیر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امین کو، جو حکومت کے رازوں کو ظاہر کرے، قتل کی سزا کے بجائے قید و بند کی سزا دے کیونکہ کسی معین علت کی وجہ سے، جو قاضی کو معلوم ہوا ہو اُس کی سزا میں تخفیف ہو سکتی ہے یا جن اسرار کے افشاء کا وہ مرتکب ہوا ہے وہ ریاست کے امن وامان اور مضبوطی سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتے ہوں۔

کوڑا زنی کے ذریعے تعزیر:

کوڑا زنی اسلامی شریعت میں ایک بنیادی سزا ہے۔ یہی وہ سزا ہے جو حدود میں مقرر کردہ ہے اور یہی وہ سزا ہے جو تعزیری جرائم میں بھی دی جاتی ہے۔ بلکہ درحقیقت یہ تمام بڑے تعزیری جرائم میں دی جانے والی سزاؤں سے بہتر سزا ہے۔ شاید اس کی بہتری کی وجہ یہ ہے کہ اس سے بڑے عادی مجرم جرم سے رک جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ یہ ایک دو جہتی سزا ہے۔ کیونکہ اس سے یہ ممکن ہے کہ ایک ہی وقت میں ہر آدمی کو اس کے جرم کے مقدار برابر سزا دی جائے اور ایسی سزا دی جائے جو اس کو اس کی شخصیت کے ساتھ بھی مناسب ہو۔

اسی طرح کوڑا زنی کی سزا اس حیثیت سے بھی ممتاز ہے کہ اس کے نفاذ میں حکومت کے کندھے پر کوئی بڑا بوجھ نہیں پڑتا۔ دوسری بات یہ کہ جس پر یہ سزا جاری کی جائے تو وہ اس کی وجہ سے کمائی وغیرہ سے نہیں نکلتا۔ اسی طرح یہ سزا کسی مجرم کے اہل وعیال کے ضیاع اور محرومی کا سبب بھی نہیں بنتا، جس طرح کہ دوسری سزائیں مثلاً قید و بند اس کا سبب بنتی ہیں۔ کیونکہ یہ سزا فوری طور پر نافذ کی جاتی ہے اور مجرم اس کے نفاذ کے بعد اپنی راہ پکڑ لیتا ہے اور اپنے منزل کی طرف چل دیتا ہے۔ اس لیے نہ اس کے کام میں خلل واقع ہوتا ہے اور نہ اس کو سزا دینے سے اس کا اہل محرومی کا شکار بنتا ہے۔(۱)

---

(۱) عبدالقادر عودۃ۔ التشریع الجنائی الاسلامی ص ۲۳۷، عقوبۃ الجلد۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

افشاے راز کے جرم میں کوڑوں کی سزا:

افشاے راز کے جرم کے لیے کوڑوں کی سزا مناسب ہوسکتی ہے۔ جیسے گالی گلوچ اور تہمت زنی کے لیے ہے، کیونکہ یہ تمام جرائم زبان کی آفات ہیں۔ تاہم اسرار کی نوعیت کے اختلاف کی وجہ سے کوڑوں کی تعداد کم زیادہ ہوسکتی ہے۔ لہٰذا حکومت کے اسرار کے افشاء واظہار میں ضروری ہے کہ زیادہ اور سخت کوڑے دیے جائے؛ کیونکہ اس سے عام مصلحت کو نقصان ہے۔ جبکہ پیشوں اور ایجادات کے اسرار میں کبھی کبھار کوڑوں کی تعداد ریاستی اسرار میں کوڑوں کی تعداد سے کم ہو جاتی ہے۔ اور اسی طرح باقی اسرار میں بھی قیاس یہی ہے۔(۱)

(۱): کوفہ کے والی حضرت مغیرۃ بن شعبہؓ نے اپنے ساتھ مال لے آکر حضرت عثمانؓ کے حوالہ کیا، ساتھیوں نے پوچھا کہ آپ نے حضرت عثمانؓ کو کیسے پایا؟ مطمئن اور خوش تھا؟ حضرت مغیرہؓ نے فرمایا کہ میں نے اُن کو یوں پایا کہ شاید مجھے دوبارہ کوفہ نہ بھیجیں۔ پھر حضرت مغیرہؓ نے حضرت عثمانؓ کے حاجب (دربان) کو کہا کہ اگر حضرت عثمانؓ میری جگہ دوسرے حاکم کو مقرر کرے اور اس کے متعلق معلومات آپ مجھے مہیا کریں، تو میں آپ کو مزدوری اور عوض دے دوں گا، جب حضرت عثمانؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا انتخاب کرلیا، تو حمرانؓ نے آکر حضرت مغیرہؓ کو خبر دیدی، حضرت مغیرہؓ نے آکر حضرت عثمانؓ کے حضور میں عرض کیا کہ حضور آپ کو میرے حق میں کسی نے شکایت کی ہے؟ یا مجھ سے کوئی غیر مناسب فعل سرزد ہو چکا ہے اور آپ کو اس کی خبر پہنچی ہے کہ آپ نے مجھے معزول کر کے حضرت سعدؓ کا انتخاب فرمایا؟۔

حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ آپ کو کس نے خبر دی ہے؟ حضرت مغیرہؓ نے فرمایا کہ اگر میں اظہار

---

(۱) شریف۔ کتمان السر وافشاؤہ فی الفقہ الاسلامی ص ۱۶۵-۱۹۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کروں، تو وہ بات اس سے بھی بدتر ہے، حضرت عثمانؓ نے اسی سلسلے میں تحقیق کے لیے حضرت سعدؓ کو بلایا کہ ہمارے اس اقدام کے سلسلے میں آپ نے کسی کو بتایا ہے؟ حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ نہیں! میں نے تو کسی کو نہیں بتایا ہے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے حضرت مغیرہؓ کو بلا کر فرمایا:

لتخبرنّ مَن أخبرک أو لأسیلن دمک .قال :لأقصن لک فأخبره . فدعا ببحران فضربه ستین سوطاً ،وحلق رأسه وأمر أن یطاف في السوق .

یا تو مجھے اس شخص کے بارے میں بتادو، جس نے تجھے خبر دی ہے یا تجھے قتل کردوں گا، حضرت مغیرہؓ نے صورت حال بیان کر کے کہا کہ مجھے حاجب (دربان) حمرانؓ نے معلومات فراہم کی ہیں، حضرت عثمانؓ نے حاجب کو بلا کر ساٹھ (۶۰) کوڑے لگائے اور اس کا سر گنجا کر کے حکم جاری کیا: کہ اس کو شہر اور بازار میں چکر دینا۔

اس سزا کے بعد معوذہ سلمیؒ نے کہا :

۱. لا بعد حمران یفشي سرّنا ملکٌ ☆ ستون سوطاً ،ورأس بعد محلوق

۲. وطیف في السوق أعلاها وأسفلها ☆ لم یلقه قبله في الناس مخلوق (۱)

۱۔ حمرانؓ کے بعد بادشاہ بھی ہمارے راز کو فاش نہیں کرسکتا اور یہ اسی وجہ سے کہ حمرانؓ کو ساٹھ کوڑے لگائے گئے اور حلق راس کیا گیا۔

۲۔ اور اس کے بعد بازار کے بالائی اور نیچے حصے میں چکر لگوایا گیا اور یہ سزا لوگوں میں اس سے پہلے حمران کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیا گیا تھا۔

اس واقعے سے معلوم ہوا کہ بڑوں، خلافت، امامت اور امارت کے مقام والوں کا راز محفوظ رکھنا بہت ضروری ہے اور اس مقام کے راز کو فاش کرنا بڑا جرم ہے، اگر کوئی یہ جرم کرے تو اگر چہ قریبی

(۱) ابن شبہ۔ تاریخ المدینہ المنورہ ج ۲ ص ۱۴۰، باب تواضع عثمان بن عفانؓ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شخص ہو تو سزا کا مستحق ہے اور امیر اس کو سخت سزا دے گا تا کہ دوسروں کے لیے سامان عبرت بنے۔

امام جاحظؒ نے لکھا ہے:

فإن كان هذا مِن أهل المراتب وضَعَ مرتبتَه ،وإن كان من الندماء أمرَ أن يحجب عنه ، وإن كان من أصحاب الأعمال أمر أن لايستعان به ، وإن كان سَدنَة بيوت النيران أمر بعزله ، وإسقاط أرزاقه .(۱)

پس اگر یہ راز افشاء کرنے والا بادشاہ کے قریب حکام میں سے نہیں تھا تو بادشاہ اس کا درجہ کم کرے گا اور اگر یہ بادشاہ کے ہم مجلسوں میں سے تھا تو بادشاہ حکم کرے کہ آئندہ کے لیے یہ شخص مجلس سے روکا جائے گا، اور اگر یہ شخص کام کرنے والوں میں سے تھا تو بادشاہ حکم کرے کہ آئندہ کے لیے اس سے کام نہ لے، اور اگر یہ گھر کے چوکیدار اور محافظین میں سے تھا تو بادشاہ اس کے معزول کرنے پر حکم کرے اور کار کے عوض اور تنخواہ بند کرے۔

افشاے راز کے جرم میں جلاوطنی:

جب کوئی شخص کسی جرم کا مرتکب ہو جائے اور حاکم کا خیال یہ ہو کہ اس جگہ سے اس کو نکالنے میں مصلحت ہے، تو امام کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔ امام بخاری نے اپنی کتاب میں اس پر ایک باب قائم کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

باب إخراج الخصومة وأهل الريب من البيوت بعد المعرفة :

یہ باب ہے جھگڑالو لوگوں اور مشکوک لوگوں کو پہچاننے کے بعد باہر نکالنے کے بارے میں۔

اس باب میں انھوں نے حضرت عمرؓ سے روایت کردہ ایک اثر کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

---

(۱) کتاب التاج فی أخلاق الملوک ص ۹۹/۱۰۰۔ أسرار الملک۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فاخرج عمرؓ اخت ابي بكر حين ناحت .(۱)

حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ہمشیرہ کو مدینہ سے نکال دیا؛ کیونکہ وہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات پر بڑے زور وشور سے نوحہ کرتی تھی۔

اسی طرح حضرت عمرؓ کی عادت تھی کہ شراب پینے والوں کو خیبر کی طرف جلاوطن کرتے تھے۔(۲)

اسی طرح آپؓ نے صبیغ بن عسل کو بصرہ کی طرف جلاوطن کر دیا، جبکہ نصر بن الحجاج کو بھی مدینہ سے نکال دیا، کیونکہ عورتیں اس کے حسن وجمال سے فتنے میں پڑا کرتی تھیں۔(۳)

علامہ ابن عابدین شامیؒ فرماتے ہیں:

يكون بالنفي عن البلد أي : أن من أذى الناس ينفي عن البلد.(۴)

تعزیر جلاوطنی کے ساتھ بھی دی جاسکتی ہے۔لہٰذا جو شخص لوگوں کو ہر وقت تکلیف پہنچاتا ہے، اس کو شہر سے جلاوطن کرنا چاہیے۔

اور اسی طرح فتاویٰ ہندیہ میں بھی ذکر ہے۔(۵)

حضرت عثمانؓ کا اثر:

كان لعثمان بن عفانؓ كاتباًيقال له:حمران. فاشتكى(مرِض) عثمانؓ فقال: اكتب العهدَبعدي لعبدالرحمن بن عوفؓ.فقال حمران لعبد الرحمن : البشرىٰ.

---

(۱) بخاری ج ۲ ص ۱۰۷۲، کتاب الاحکام باب اخراج الخصوم۔

(۲) ابن تیمیہ۔الحسبۃ ج ۱ ص ۲۷، الفصل الرابع العقوبات۔

(۳) حاشیۃ ابن عابدین شامی ج ۳ ص ۱۹۶، مطلب یکون التعزیر بالقتل۔

(۴) مرجع سابق۔

(۵) عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۲، الباب السابع عشر فی الغناء واللہو وسائر المعاصی والامر بالمعروف۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فقال عبدالرحمنؓ: لک البشری بماذا؟فأخبره الخبرَ. فانطلق عبدالرحمنؓ فأخبر عثمانؓ . فقال عثمانؓ : أعاهد اللّٰهَ أن لايساكنني حمرانُ أبدا ، و نفاه إلى البصرة فلم يزل بها حتى قُتل عثمانُ.(۱)

حضرت عثمان بن عفانؓ کے ایک کاتب تھے جن کا نام حمران تھا۔ ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ مریض پڑ گئے، تو آپ نے فرمایا: میرے بعد خلافت کی ذمہ داری حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے لیے لکھو حمران اس بات کو سن کر عبدالرحمٰنؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے: آپ کو خوشخبری ہو۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا: آپ کو بھی خوشخبری ہو، لیکن کس بات کی؟ حمران نے عبدالرحمٰنؓ کو بات بتا دی۔ یہ سن کر عبدالرحمٰنؓ حضرت عثمانؓ کے پاس چلے گئے اور اُن کو یہ بات بتلا دی۔ حضرت عثمانؓ یہ سن کر کہنے لگے: اللہ کی قسم! آج کے بعد سے حمران ہمیشہ کے لیے میرے ساتھ نہیں رہے گا اور اس کو بصرہ کی طرف جلاوطن کر دیا۔ حمران بصرہ میں رہا یہاں تک حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے۔

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ افشاے راز ایک بڑا جرم ہے جس کے مرتکب کو سزا دینی چاہیے۔ افشاے راز کے بہت سے متعدی نقصانات ہیں جن سے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہے۔ اس لیے حاکم وقت پر لازم ہے کہ وہ ان جیسے کاموں کی طرف متوجہ رہے اور اپنے اور مشورے کے اسرار میں ان لوگوں کو شریک نہ کرے، جن میں راز رکھنے کی صلاحیت نہ ہو۔ جب ان جیسے لوگ شوریٰ سے خارج ہوں گے اور اس کے ارکان نہیں ہوں گے تو ان کا ضرر نسبتاً کم ہوگا، بمقابلہ اس صورت کے جب یہ شوریٰ کے ممبر ہوں اور رازوں کو ظاہر کرتے پھریں۔

اس قصے سے یہ بھی معلوم ہو کہ امراء، حاکم اور خلیفہ کے اسرار کا افشاء ایک بڑا جرم ہے۔ اس لیے حکام کو چاہیے کہ ان کو ایسا کرنے سے روکیں۔ جب ایک انسان کسی اجتماعی راز کو ظاہر کرے

(۱) طرطوشی۔ سراج الملوک ج ۲ ص ۴۱۳/۴۱۴، الباب الثالث والثلاثون فی کتمان السر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرے کو اس کا پتا چلے، تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس بارے میں حاکم کو خبر دے، تاکہ حاکم اس کو منع کرے اور اس جرم پر اس کو سزا دے۔ اور حاکم کو اس بارے میں خبر دینا کوئی جرم نہیں بلکہ یہ جرم اور خیانت کا سدّ باب ہے۔

نوکری سے معزولی ومحرومی:

نوکری سے معزولی شریعت میں ایک تعزیر ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب اسی کے ذریعے تعزیر دیا کرتے تھے۔(۱)

اسی طرح محدود وقت کے لیے نوکری سے محرومی بھی ایک مشروع تعزیر ہے۔ لہٰذا افشاے راز کے جرم میں نوکری سے معزولی ومحرومی کا اعتبار بھی ممکن ہے۔ اس غرض کے لیے کہ دوسری تعزیری سزا کی تکمیل ہو جائے۔ یا قانون دانوں کی اصطلاح میں تادیبی سزا دی جائے۔ اب ہر وہ شخص جو اپنے پیشے کے اسرار کو ظاہر کرتا ہے، حکومت اور نگرانی کے لیے تادیبی ادارے اس کے مجاز ہیں کہ اس کو نوکری یا اس منصب سے معزول کرے جس پر وہ براجمان ہے۔ اسی طرح یہ بھی جائز ہے کہ مثلاً ڈاکٹروں اور وکلا ایک معین مدت تک پابندی لگائی جائے کہ وہ اپنے پیشے سے دور رہیں گے. اس مدت کی تعیین بیشک تفتیشی ادارے یا ریاست نے کی ہوگی۔(۲)

جب حضرت عمرؓ نے قدامہ بن مظعونؓ کو حضرت مغیرہؓ کی جگہ امیر مقرر کیا تو اسے حکم دیا کہ وہ اس بارے میں کسی کو کچھ نہ بتائے۔ حضرت قدامہ کے پاس کوفہ تک جانے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ آپ کی بیوی حضرت مغیرہؓ کے گھر چلی گئی اور کہنے لگی: ہمیں ایک مسافر کے واسطے کچھ توشہ بطور

---

(۱) ابن تیمیہ۔ مجموع الفتاوی ج ۲۸ ص ۳۴۴۔

(۲) شریف۔ کتمان السر وافشاؤہ فی الفقہ الاسلامی ص ۹۱-۹۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرض دیجیے۔ کیونکہ امیر المؤمنین نے میرے شوہر کو کوفہ کا والی مقرر کیا ہے۔ حضرت مغیرہؓ کی بیوی نے یہ بات ان کو بتادی۔ وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور اُن سے ملاقات کے لیے اجازت مانگی۔ آپ نے اجازت دی تو حضرت مغیرہؓ کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! آپ نے قدامہ کو کوفہ کا والی بنا دیا ہے۔ وہ تو بڑے مضبوط وتوانا اور امانتدار شخص ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ:

مَن أخبرک؟قال: نساء المدينة يتحدثن به. فقال: اذهب وخذ منه العهد. (۱)

تمہیں یہ بات کس نے بتائی؟ وہ کہنے لگے کہ مدینہ کی عورتیں یہ باتیں کہہ رہی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جاؤ اور اس سے یہ عہدہ واپس لے لو۔

اسرار زوجیت کے افشاء میں شوہر کا اپنی بیوی کو تادیب:

شریعت اسلامیہ میں شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی بیوی کی تادیب کرے، جب وہ ایسے معاملے میں اس کو اطاعت نہ کرے جس میں اللہ تعالیٰ نے اس پر شوہر اور دین کے احکام کی اطاعت کو واجب کیا ہے۔ اس حق کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَاللّٰتِیْ تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ﴾ .(۲)

ترجمہ: اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو (پہلے) انہیں سمجھاؤ، اور (اگر اس سے کام نہ چلے تو) انہیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو، (اور اس سے بھی اصلاح نہ ہو تو) انہیں مار سکتے ہو پھر اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو ان کے خلاف کارروائی کا کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔

لہٰذا اسرار زوجیت مثلاً جماع کے اسرار کے افشاء میں شوہر کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی

---

(۱) راغب اصفہانی۔ محاضرات الأدباء ج ۱ ص ۵۲، الرخصة فی إفشاء السر إلی الصدیق۔

(۲) سورۃ نساء آیت: ۳۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی سرزنش اس سزا سے کرے جو شریعت اسلامیہ نے عورت کی نافرمانی کی صورت میں مقرر کیا ہے جبکہ شوہر کی طرف سے افشاء کی صورت میں بیوی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی سرزنش کرے البتہ اُس کو یہ اختیار حاصل ہے کہ قاضی اور ادارۂ قضاء کے پاس اس مسئلے کے بارے میں جائے تاکہ وہ اس جرم کے ثبوت کے بعد اس کے لیے کسی مناسب سزا کو تجویز کرے۔ (۱)

افشاے راز میں مالی سزا:

ماقبل ہم نے یہ بات بیان کی ہے کہ افشاے سر کے جرم ہونے کے لیے یہ شرط نہیں کہ اس میں دوسروں کو تکلیف دینے کا قصد وارادہ ہو، بلکہ ایک عام ارادے کا وجود کافی ہے۔ وہ عام ارادہ، ارادۂ فعل ہے۔ اسی لیے جب کوئی شخص کسی پر دعویٰ کے دوران قاضی کے مجلس میں اس کے کسی راز کو فاش کرے، تو ضرر کے قصد وارادے سے قطع نظر صرف یہ افشاء قاضی کے لیے یہ جائز قرار دیتا ہے کہ وہ اس راز کو افشاء کرنے والے کو سزا دے۔ کیونکہ اس نے ایک ایسا کام کیا ہے جو بذاتِ خود ایک شرعی جرم ہے۔

لیکن جب افشاے راز سے کسی کو کوئی مادی یا معنوی نقصان ہو تو پھر راز ظاہر کرنے والے سے دو طرح کی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائے گا:

(۱) جنایتی ذمہ داری یا تمدنی یا ان دونوں میں سے کوئی ایک ذمہ داری۔ یہاں تک کہ اگر راز افشاء کرنے والے کو سزا معاف بھی کی جائے تب بھی وہ تمدنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہ ہوگا، بلکہ ایسی صورت میں بھی اس سے ان نقصانات کے بارے میں پوچھا جائے گا جو اس جرم کے ارتکاب سے اُس نے دوسرے کو پہنچائے ہیں۔ کیونکہ شریعت اسلامیہ کا یہ اصول ہے کہ:

---

(۱) شریف۔ کتمان السر وافشاؤہ فی الفقہ الاسلامی ص ۱۹۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إن الدماء والأموال معصومة ، و الاعتداء عليها محرم ، و أن الأعذار الشرعية لاتبيح عصمة المحل .

لوگوں کی جان و مال معصوم ہیں۔ان پر تجاوز کرنا حرام ہے اور شرعی اعذار سے کسی کی عصمت مباح نہیں بن سکتی۔

جیسا کہ حدیث میں ہے:

((إن دماء كم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا)) .(۱)

تمھارے جان و مال اور عزت و آبرو تمھارے لیے اس طرح محترم ہے جیسا کہ اس مہینے اور اس شہر میں یہ دن تمھارے لیے محترم ہیں۔

افشاے راز، جب اس سے کسی کا نقصان ہوتا ہو، وہ ضرر رساں فعل ہے جس کو شریعت نے منع کیا ہے۔ابو سعید خدری، عبداللہ بن عباس اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے روایت ہے: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لاضرر ولا ضرار)) .(۲)

نہ اپنے آپ کو اور نہ دوسروں کو ضرر پہنچایا جائے۔

جبکہ افشاے راز کے جرم میں اکثر صاحب راز کو ایک اخلاقی ضرر ضرور پہنچتا ہے۔اس کے عیوب کا اظہار جس سے لوگوں میں اس کی شہرت کو نقصان پہنچتا ہے، یا بینک میں اس کی موجودہ

---

(۱) بخاری ج ۲ ص ۶۳۲، کتاب المغازی باب حجۃ الوداع ، مسلم ج ۲ ص ۶۰، کتاب القسامۃ باب تغلیظ تحریم الدماء والأعراض والأموال، بیہقی۔سنن کبری ج ۵ ص ۲ رقم: ۸۶۰۹۔

(۲) مسند امام أحمد ج ۱ ص ۳۱۳، رقم: ۲۸۶۷، ابن عابدین۔الأشباہ والنظائر ج ۱ ص ۱۰۵، القاعدۃ الخامسۃ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اکاونٹ کا افشاء جس کی وجہ سے دوسروں کے لیے اُس سے حسد کرنے کا دروازہ کھل جاتا ہے، یا اس کے اسرار زوجیت کا افشاء جو اُس کے خاندان کے افراد کے درمیان عدم اعتماد کا سبب بنتا ہے۔

یہ تمام اخلاقی نقصانات کے نمونے ہیں، جو صاحب سر کو اس وقت پہنچتے ہیں جب اس کے راز کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ اب اس جیسے ضرر کا اندازہ مال کے ساتھ محال اور ناممکن ہے۔ ہاں اگر یہ اخلاقی ضرر بعد میں مادی ضرر ونقصان کا سبب بنتا ہو، جیسے نوکری سے اخراج، کیونکہ جب خریدار اور گاہک اُس کے راز سے واقف ہو جائیں تو ان کا اعتماد اس سے اُٹھ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے کمپنی مجبور ہو جاتی ہے کہ اُس کو نوکری سے نکال دے۔ اس لیے ایسی حالت میں ہمارا خیال یہ ہے کہ مادی ضرر: جو کہ نوکری سے اخراج ہے اور جو کہ اخلاقی ضرر پر مرتب ہوتا ہے، تاوان دہرجانے کا اندازہ لگانا ممکن ہے جبکہ مادی نقصان کے معدوم ہونے کی صورت میں اخلاقی ضرر کے ازالے کے لیے صرف تعزیر کافی ہے، اور مجرم کو جرم سے روکنے کے لیے ایسی چیز سے روکا جائے جو شرعی ادارے کی نظروں میں اس جرم کے برابر ومساوی ہو۔

اس تاوان کی قیمت جو متضرر کو (جس کو ضرر پہنچتا ہو) دی جاتی ہے، کے بارے میں عز بن عبدالسلام فرماتے ہیں:

الأصل في الضمان أن يضمن المثلي بمثله ، والمتقوم بقيمته ، فإن تعذر المثل رجع إلى القيمة جبراً للمالية .(۱)

تاوان وضمان کے بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ مثلی اشیاء میں مثل کے ساتھ ضمان وصول کیا جائے اور قیمتی اشیاء میں قیمت کے ساتھ وصول کیا جائے۔ اگر مثل کے ساتھ لینا ناممکن ہو جائے تو ایسی صورت میں قیمت کی طرف رجوع کیا جائے تاکہ مالی تاوان کا جبیرہ ہو۔

(۱) قواعد الاحکام فی مصالح الانام ص ۳۳۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا مالی تاوان کا غرض ومقصد یہی ہے کہ متضرر کو حتی الامکان اس حالت میں لوٹا دیا جائے، جس پر وہ نقصان وضرر پہنچنے سے پہلے تھا۔ اور اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر تاوان وضمان اس کے برابر مثلی مال کے حوالہ کرنے سے ممکن ہو تو افضل یہ ہے کہ اسی کے ذریعے تاوان حاصل کیا جائے یا حالت غصب میں بعینہٖ مغصوبہ چیز کو واپس کرے لیکن جب بعینہٖ وہ چیز یا اس کا مثل حوالہ کرنا ناممکن ہو تو پھر قیمت ادا کی جائے۔

افشائے راز کے جرم میں مادی نقصان کی قیمت کا اندازہ قاضی کی صوابدید پر ہے۔ وہ اس بارے میں باخبر اور ماہر لوگوں سے مشورہ کرے گا اور پھر اس دن کی قیمت لگائے گا جس دن جرم کا ارتکاب ہوا ہے۔(۱)

اکراہ، خطا اور نسیان کی حالت میں تاوان:

ہم نے افشائے راز کے جرم میں یہ کہا تھا کہ ناسی، خاطی (خطا کار) اور اکراہ تام کی صورت میں مکرہ سے جرم کی ذمہ داری کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ البتہ جہاں تک تمدنی ذمہ داری کے بارے میں پوچھ گچھ کا تعلق ہے تو اس کا معاملہ جداگانہ ہے۔ لہٰذا مکرہ کو اس ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں سمجھا (الا یہ) کہ اکراہِ تام کی صورت ہو اور ایسی صورت میں جرمانہ اور بدلہ جبر واکراہ کرنے والے پر عائد ہوگا نہ کہ اسی پر جس نے اکراہ کی وجہ سے راز افشاء کیا۔ لیکن اگر اکراہ تام نہ ہو تو پھر راز افشاء کرنے والے پر ان نقصانات کی ذمہ داری عائد ہوگی جو اس کے فعل سے دوسرے کو پہنچے ہیں جس طرح کہ دوسرے جرائم کا یہی حال ہے کہ اکراہ غیر تام کی صورت میں جرم کی ذمہ داری مکرہ پر ہی عائد ہوتی ہے۔

---

(۱) شریف۔ کتمان السر وافشاؤہ فی الفقہ الاسلامی ص ۹۳-۹۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجلۃ الاحکام العدلیۃ کے دفعہ نمبر ۱۰۰۷ میں مذکورہ ہے:

إن الإكراه الملجيء يكون معتبراً في التصرفات القولية ... كذلك في التصرفات الفعلية ، وأما الإكراه غير الملجيء فيعتبر في التصرفات القولية فقط ولايعتبر في التصرفات الفعلية ، فعليه لو قال أحد لآخر: أتلفْ مالَ فلان وإلاّ أقتلك أو أقطع أحد أعضائك ، فأتلَفَ ذلك ، يكون الإكراه معتبراً ويلزم الضمان على المجبر فقط ، وأما لو قال : أتلف مال فلان وإلا أضربك أو أحبسك وأتلف ذلك، فلايكون الإكراه معتبراً ويلزم الضمان على المتلفِ فقط حيث كان ذلك مما يحتمل عادة .(۱)

قولی تصرفات میں اکراہ تام کا اعتبار ہوگا، اسی طرح فعلی تصرفات میں بھی۔ جبکہ اکراہِ غیر تام کا اعتبار صرف قولی تصرفات میں کیا جائے گا۔ فعلی تصرفات میں اس کا اعتبار نہیں ہوگا لہٰذا اگر کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ فلاں آدمی کے مال کو ضائع کرو ورنہ میں تمھیں قتل کروں گا یا تمھارے اعضاے جسمانی کاٹ ڈالوں گا، پھر اس نے ایسا کیا تو اس اکراہ کا اعتبار ہوگا اور اس صورت میں ہونے والا تاوان صرف جبر واکراہ کرنے والے شخص پر لازم ہوگا لیکن اگر اُسے یہ کہے کہ فلاں کے مال کو تلف کرو ورنہ میں تمھیں مار کھلاؤں گا یا قید کروں گا اور پھر اس نے اس کا مال تلف کر دیا، تو اس طرح کا اکراہ معتبر نہیں ہوگا اور اس سے ہونے والے نقصان کی ذمہ داری تلف کرنے والے پر عائد ہوگی کیونکہ عام طور پر مار پیٹ اور قید وبند کو برداشت کرنے کی صلاحیت انسان میں ہوتی ہے

اسی طرح بعض فقہاء کا خیال ہے کہ ناسی اور مخطی اگرچہ جرم کی ذمہ داری سے بری ہیں لیکن

---

(۱) مجلۃ الاحکام العدلیۃ ج ۲ ص ۴۵۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمدنی ذمہ داری سے وہ بھی بری نہیں ہو سکتے؛ کیونکہ لوگوں کے جان و مال اور شرعی اعذار عصمت محل کے منافی نہیں۔ اور اسی قاعدے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ جب بھول یا غلطی سے کوئی شخص دوسرے کے راز کو فاش کرے تو اس سے جو مالی نقصان اُسے پہنچتا ہے، اس کا تاوان افشاء کرنے والے پر ہوگا۔ جیسے ایجادات اور صنعتوں سے متعلقہ رازوں کے افشاء میں تاوان افشاء کرنے والے پر لازم ہوگا۔

حالت اکراہ وخطا اور نسیان کی صورت میں مفشی پر ضمان واجب ہے۔ اس وجوب کی بنیاد شریعت کا مشہور اصل اور قاعدہ ہے:

إن الدماء والأموال معصومة، و الاعتداء عليها محرم، و أن الأعذار الشرعية لاتبيح عصمة المحل. (۱)

کہ لوگوں کے جان و مال معصوم ومحفوظ ہیں اور شرعی اعذار کی وجہ سے کسی چیز کی عصمت و محفوظیت مباح نہیں ہو سکتی۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((إن دماء كم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا)). (۲)-(۳)

تمھارے جان و مال اور عزت وآبرو تم پر اس طرح حرام ہے جیسا کہ اس مہینے اور اس شہر میں

---

(۱) ابن قیم۔ اعلام الموقعین ج ۲ ص ۱۴۹، غزالی۔ المستصفیٰ ج ۱ ص ۸۴۔

(۲) بخاری ج ۲ ص ۶۳۲، کتاب المغازی باب حجۃ الوداع، مسلم ج ۲ ص ۶۰، کتاب القسامۃ باب تغلیظ تحریم الدماء والاعراض والاموال، بیہقی۔ سنن کبریٰ ج ۵ ص ۲۶ رقم: ۸۶۰۹۔

(۳) شریف۔ کتمان السر وإفشاؤہ فی الفقہ الإسلامی ص ۱۹۹-۲۰۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آج کا یہ دن تم پر حرام ہے، یعنی اس دن، شہر اور مہینے کے احترام کی وجہ سے تم پر لڑائی، جھگڑے، جماع اور دیگر قسم کی جائز چیزیں بھی حرام ہیں۔ اس طرح دوسرے کی جان و مال اور عزت و آبرو بھی تم پر حرام ہے۔

راز کی حفاظت طبعاً مشکل کام ہے :

افشاے راز ایک قدیم مرض ہے اور ایک ایسی وباء ہے جس کی جڑیں انسانیت میں پیوست ہیں۔ نفس انسانی افشاے راز اور دوسروں کے خبروں کو آگے نقل کرنے کا بڑا شوقین ہوتا ہے۔(۱)

امام رازیؒ فرماتے ہیں:

يمدح مَن يقدر على كتمان السرِّ ، لأن الكتمان ممايشقّ على النفس.(۲)

وہ شخص قابل تعریف ہے جو کتمان راز کی صلاحیت رکھتا ہے، کیونکہ کتمان راز ان امور میں سے ہیں جو نفس پر شاق ہیں۔

مہلب بن ابی صفرہؒ فرماتے ہیں :

ما ضاقت صدوُر رجالٍ عن شي ء كما ضاقت عن السر.(۳)

کسی بھی چیز سے لوگوں کا سینہ اس قدر تنگ نہیں ہوتا جتنا کہ راز کی حفاظت سے۔

امام راغبؒ (متوفی ۵۰۲ھ) لکھتے ہیں:

السبب في أنه يصعب كتمان السرهوأن لـلإنسان قوّتين: آخِذة ،ومُعْطِية و كلتاهمامما تتشوّف إلى الفعل المختص بها،ولولاأن اللّٰهَ تعالى وَكَّلَ المعطيةَ

---

(۱) عایض القرنی۔ لاتحزن ج ۱ص ۳۰۸،لن تموت قبل أجلک۔

(۲) مفاتیح الغیب ج ۲ص ۴۶۱،سورۃ البقرۃ آیت:۱۵۹،المسئلۃ الثانیۃ۔

(۳) ابراہیم بیہقی۔ المحاسن والمساوی ص ۲۷۹،محاسن کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بإظهار ماعندها لَمَا اتاک بالأخبار مَنْ لم تزود، فصارت هذه القوّة تتشوف إلى فعلها الخاص فصارت تحت إطلاقها.(۱)

راز کو پوشیدہ رکھنے کے مشکل ہونے کا سبب یہ ہے کہ انسان کی دو قوتیں ہیں، ایک لینے والی اور دوسری دینے والی، اور یہ دونوں قوتیں انسان کو آراستہ کرنے والی ہیں، اس عمل کیساتھ جو اس قوت کے ساتھ خاص ہے، اگر اللہ تعالی نے دینے والی قوت میں یہ طاقت نہ رکھی ہوتی کہ جو اس کے اندر ہے اس کا آپ کے سامنے اظہار کردے، تو ہر کوئی آپ کے سامنے مختلف باتوں کا اظہار نہ کرتا۔ یہی وہ قوت ہے جو اپنے مخصوص فعل یعنی اظہار پر آمادہ رہتی ہے، اسی لیے تمام اسرار اس کے دائرہ اختیار کے نیچے آتے ہیں۔

بعض بادشاہوں سے پوچھا گیا کہ:

ما أصعبُ الأشياء على الإنسان ؟ قال: أن يعرف نفسَه ، ويكتم سِرَّه (۲)

انسان پر کون سی چیز سخت اور بھاری ہے؟ تو اس نے کہا: اول یہ کہ اپنے آپ کو پہچانے اور دوسرا یہ کہ اپنے راز کو پوشیدہ رکھے۔

حضرت زیادؒ نے فرمایا:

لكلّ مستشير ثقةٌ، ولكلّ سِرّ مستودعٌ، وإن الناس قد أبدعتْ بهم خصلتان: إذاعة السرّ، وترک النصيحة .

ہر مشورہ مانگنے والے کے لیے معتمد انسان اور ہر راز کے لیے رازدار ہوتا ہے اور لوگوں میں دو خصلتیں نئی پیدا ہو چکی ہیں: راز کا اظہار اور خیر خواہی کو ترک کرنا۔

---

(۱) الذریعۃ إلی مکارم الشریعۃ ص ۱۵۱، الباب الثالث والثلاثون فی کتمان السر۔

(۲) طرطوشی۔ سراج الملوک ج ۲ ص ۴۱۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امام طرطوشیؒ لکھتے ہیں:

عبء الأسرار أثقلُ مِن عبء الأموال ، و أن الرجل يكون سرّه في قلبه فيلحقه من القلق والكرب مالايلحقه بحمل الأثقال فإذا أذاعَه استراح قلبه ، و سَكن جاشُه ، و كأنّماألقَى عن نفسه جبلاً . (۱)

راز کو پوشیدہ رکھنا مال کے پوشیدہ رکھنے سے زیادہ بھاری اور مشکل ہے، اگر ایک شخص اکیلا ایک بوجھ کو اُٹھاتا ہے اور بڑی حد تک لے جاتا ہے، تو طاقت رکھتا ہے، لیکن دوسری طرف چھوٹے راز کو بھی محفوظ نہیں رکھ سکتا اور اسی طرح آدمی کا راز اس کے قلب میں ہوتا ہے اور کسی کو بتاتا نہیں ہے جس کے نتیجے میں وہ مشقت اور تکلیف اٹھاتا ہے۔ اتنی مشقت کہ بھاری بوجھ سے بھی اس کو نہیں پہنچ سکتی، پس جب وہ اپنے راز کا اظہار کرتا ہے تو اس کا دل راحت محسوس کرتا ہے اور جوش وتکلیف اس کی ایسی ختم ہوجاتی ہے گویا کہ اپنے سر سے پہاڑ برابر بوجھ اتارا ہو۔

ابن جوزیؒ نے کہا ہے:

لعمري إن النفس يصعب عليها كتم الشيء،وترى بإفشائه راحة،خصوصاً إذا كان مرضاًأوهماً أوعشقاً،هذه الأشياء في إفشائها قريبة ، إنما اللازم في كتمانه احتيال المحتال فيمايريدأن يحصل به غرضاً، فإن مِن سوء التدبير إفشاء ذلك قبل تمامه ، فإنه إذا ظهر بطل ما يريد أن يفعل ، ولا عذرلمن أفشى هذاالنوع ، وقد كان النبي ﷺ إذا أراد غزواً ورّى بغيره .(۲)

اللہ کی قسم! کہ انسان کو مشکل چیز وہ حفاظتِ راز ہے اور جب راز افشاء کرے تو اس کو اس پر

(۱) ابراہیم بیہقی۔ المحاسن والمساوی ص ۲۷۹/۲/۴۱۴۔

(۲) صید الخاطر ج ۱ ص ۸۷، فصل فی حفظ السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آرام اور سکون حاصل ہوتا ہے خصوصا جب یہ راز بیماری، پریشانی اور یا کسی کے ساتھ محبت ہو یہ مذکور چیز افشاء کرنے میں قریب ہوتا ہے۔

جب حفاظتِ راز سے ایک ہدف کو رسیدگی مقصود ہو تو اس راز کے حفاظت کرنے والے کے لیے ضروری وہ تدبیر ہے اور اس میں مُراہدف وہ ہدف سے رسیدگی سے پہلے راز افشاء کرنا ہے اور یہ اس لیے کہ جب ایسے راز افشاء ہو جائے تو اس کام کا ارادہ ختم ہو جاتے ہے جو اس نے سرانجام کرتا تھا اور ایسے راز افشاء کرنے کے لیے کوئی عذر بھی نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ جب ایک طرف کا قصد فرماتے ،تو حکمت کی بنیاد پر دوسری جانب کے معلومات حاصل کرتے اور اصل طرف کو چھپاتے۔

راز کی حفاظت کرنا مال کی حفاظت کرنے سے زیادہ مشکل ہے :

یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ انسان مال کا محافظ تو ہوسکتا ہے، لیکن راز کی حفاظت ہر کسی کے بس میں نہیں۔ امام ماوردیؒ لکھتے ہیں:

العفة مِن الأموال أيسر مِن العفة عن إذاعة الأسرار؛ لأن الإنسان قديذيع سِر نفسه بمبادرة لسانه، وسَقَطِ كلامه، ويشح باليسير مِن ماله حفظاً له ،وضناً به، ولا يرى ما أضاع من سِرّه كبيراً في جنب ماحفظه من يسير ماله مع عظم الضرر الداخل عليه . (۱)

مال کی حفاظت آسان ہے راز کی حفاظت سے، اس لیے کہ کبھی انسان اپنے رازوں کو افشا کرتا ہے بوجہ سبقت لسانی اور بے جابات کرنے سے، اور تھوڑے سے مال کو بھی بچاتا ہے اور اس

(۱) تسہیل الفکر ص ۹۳، الفصل الحادی عشر کتمان السر۔ أدب الدنیا والدین ص ۲۸۵، الفصل الرابع فی کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پر بخل کرتا ہے اور جو راز عیاں کرتا ہے وہ اس کو کوئی بڑی بات معلوم نہیں ہوتی، اس مال کے مقابلے میں جو اس نے بچایا ہے، باوجود اتنے بڑے نقصان کے جو اس کو راز کو عیاں کرنے سے پہنچتا ہے۔

علامہ طرطوشیؒ لکھتے ہیں:

حفظُ الأموال أيسر من كتم الأسرار، فإن أحراز الأموال منيعة بالأبواب و الأقفال، وأحراز الأسرار بارزةٌ يذيعها لسانٌ ناطقٌ، ويشيعها كلامٌ سابقٌ.

اموال کی حفاظت راز کی حفاظت سے زیادہ آسان ہے اور یہ اس لیے کہ مال کی حفاظت کے قلعے تو دروازوں اور تالہ لگانے سے ہو جاتی ہیں اور رازوں کے قلعے غیر محفوظ ہوتے ہیں، کیونکہ اس کو بولنے والی زبان پھیلاتی ہے اور سبقت کرنے والا کلام اس کی اشاعت کرتا ہے۔

اسی طرح علامہ طرطوشیؒ تحریر فرماتے ہیں:

مِن أعجب الأمور أن أغلاق الدنيا كُلّما كثُرت خُزّانها كان أوثق لها إلّا السر فإنه كُلّما كَثُر خُزّانه كان أضيع له. (۱)

اور عجیب امور میں سے ہے کہ جب دنیا میں کسی دروازے کے چوکیدار زیادہ ہو جاتے ہیں، تو یہ اس کی مزید حفاظت کا ذریعہ ہے، بخلاف راز کے کہ جب اس کے محافظین متعدد ہو جاتے ہیں، تو یہ اس کے ضیاع کا سبب بنتی ہے۔

راز کی حفاظت ہاتھ میں چنگاری لینے سے زیادہ سخت ہے:

جس طرح راز کی حفاظت مال کی حفاظت سے زیادہ مشکل ہے، اسی طرح راز کی حفاظت ہاتھ میں آگ لینے سے زیادہ مشکل ہے۔ امام راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں:

---

(۱) سراج الملوک، ص ۳۰۰، باب الاسرار، نشر توزیع کتب اسلامیہ، ۱۹۹۰ء۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الصبر على القبض على الجمر أيسر من الصبر على كتمان السرّ كما أصدق مَنْ أنبأ عن حقيقة حاله حيث قال له صديقُه :أريد أن أفشي إليك سرّاً تحفظه عليّ . فقال: لا أريد أن أرى قلبي بجواك ، و أجعل صدري خزانة شكواك فيقلقني ما أقلقك ويؤرقني ما أرقك فتبيتَ بإفشاء ه مستريحاً ، ويبيتُ قلبي بحَرِه جريحاً .(۱)

ہاتھ میں آگ لینا آسان ہے راز کی حفاظت سے، کیا خوب کہا ہے اس شخص نے جو اپنے واقعے کی صورت حال کی حکایت کرتا ہے، جب اس کو اس کے دوست نے کہا: میں تجھے اپنا راز بتانا چاہتا ہوں اور پھر تم اس کی حفاظت کرنا، تو اس نے جواب میں کہا، میں نہیں چاہتا ہوں کہ اپنا دل تمھارے غم اور سوزش میں مبتلا کروں اور اپنا سینہ تمھاری شکایات کے لیے خزانہ بنادوں کہ اگر میں تمھارے راز قبول کروں۔

پس مجھے وہ چیزیں پریشان کریں گی جو تمھیں پریشان کرتی ہیں، پس تم اپنے راز کو افشاء کر کے راحت سے زندگی بسر کرو گے اور میرا دل اس راز کی وجہ سے غمگین اور پریشان ہوگا۔

مال کی حفاظت کرنے والے بہت ہیں اور راز کی حفاظت کرنے والے کم ہیں:

یہ ایک کھلم کھلا حقیقت ہے کہ رازوں کے محافظوں کے بنسبت مال کے محافظ کم ہیں۔ علامہ طرحوشیؒ رقمطراز ہیں :

كان أمناء الأسرار أشدتعذراً وأقلُّ وجوداً من أمناء الأموال ،ولذلك علتان:

---

(۱) [illegible]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أحدهما: أن الضرر في إضاعة الأموال عاجِلٌ، والضررُ في إضاعة الأسرار آجل.

والثانية: أن السِرَّ سهلُ الخروج مع البروز لا يوجد لإذاعته مسّ فهو ينطلق إن لم يحفظه حزمٌ ولا يقهره عزمٌ، والمالُ صعبُ المنطلق، وثيق المجمع لا يبدو إلّا بسماحَة نفسٍ. (۱)

رازوں کی حفاظت کرنے والے مال کی حفاظت کرنے والوں کے بنسبت کمیاب بلکہ نایاب ہیں۔اوراس کی دو علتیں ہیں:

ایک یہ کہ مال کے ضائع ہوجانے سے نقصان فی الوقت ہوتا ہے، بخلاف افشاے راز کے کہ اس کا ضرر بعد میں ہوتا ہے۔

دوسری یہ کہ راز کا افشاء آسانی سے ہوتا ہے اور جب راز افشاء ہوجاتا ہے، تو اس سے انسان کو کوئی تکلیف بھی نہیں ہوتی، راز جاری ہوتا ہے اور پھیلتا جاتا ہے، جب تک احتیاط اس کی حفاظت کا باعث نہ بنے اور عزم اس کو مغلوب نہ کرے اور مال کا نکلنا انسان سے مشکل ہوتا ہے اور اس کا جمع کرنا بھی سخت ہوتا ہے اور نہ عیاں ہوجاتا ہے اور نہ دوسرے کو دیا جاتا ہے مگر نفس کی سخاوت سے۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعين

(۱) سراج الملوک ج ۲ ص ۴۱۳، الباب الثالث والثلاثون فی کتمان السر۔ ماوردی۔ أدب الدنیا والدین ص ۴۸۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھٹی فصل :

بلا مصلحت وضرورت افشاے راز جہلاء کی صفت ہے:

جہلاء کی عادات میں سے ایک بلا مصلحت وضرورت راز کا اظہار کرنا ہے۔

علامہ شیزریؒ (متوفی ۵۸۹ھ) لکھتے ہیں:

قال بعض العلماء: ستُّ خصالٍ يُعرف بها الجاهلُ: الغضبُ في كل شيءٍ، و الكلامُ في غير نفعٍ، والعطيةُ في غير موضعها، وإفشاءُ السِرّ، والثقةُ بكلّ احدٍ، وان لايعرف صديقَه من عدوّه. (۱)

وقيل: من لم يكتم السر فقداستكمل الجهل. (۲)

بعض علماء نے کہا ہے کہ چھ صفات ایسی ہیں کہ جس سے جاہل کی پہچان ہوتی ہے: ایک یہ کہ بے جا غصہ کرتا ہے، دوسرا یہ کہ بے جا باتیں کرتا ہے، تیسرا یہ کہ بے جا مال خرچ کرتا ہے، چوتھا یہ کہ بلا مصلحت لوگوں کو اپنا راز بیان کرتا ہے، پانچواں یہ کہ ہر کسی پر اعتماد کرتا ہے، چھٹا یہ کہ دوست اور دشمن میں تمیز نہیں کرسکتا ہے۔

کسی نے کہا ہے کہ: جو آدمی نے اپنا راز محفوظ نہیں کیا، بیشک اس کے جہل پورا ہوگیا۔

---

(۱) المنهج المسلوک فی سیاسة الملوک ص ۳۶۹/۳۷۰، الوصف الثانی الجہل۔

(۲) راغب اصفہانی۔ محاضرات الادباء ج ۱ ص ۵۱، الحث علی کتمان وإفشاء السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنا راز بیان کرنا ضعیف مرد، عورتوں، اور بچوں کی صفت ہے:

پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ راز کی حفاظت کامل انسان کی صفت ہے اسی طرح راز ظاہر کرنا ضعیف مرد، عورتوں اور بچوں کی صفت ہے۔ امام راغب اصفہانیؒ (متوفی ۵۰۲ھ) لکھتے ہیں:

إضاعةُ السرّ مِن قلة الصبر، و ضيق الصدر، و تُوصفُ به ضعفةُ الرجال، و النساءُ، والصبيانُ. (۱)

راز کا إفشاء سینہ کی تنگی اور صبر کی کمی کی علامت ہے کہ یہ کمزور مرد وعورت اور بچوں کی صفت ہے۔

اردشیر فارس کے بیدار مغز اور ہوشیار بادشاہوں میں سے تھا۔ امام ماوردیؒ نے ان کا یہ قول اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ:

احذروا إفشاء السر عند الصغار من أهليكم، وخَدَمكم؛ فإنه لا يصغر أحد عن حمل السر كاملاً لا يضيع منه شيئاً حتى يصفه إمّا سقَطاً وإمّا غشا، والسقط أكثر. (۲)

اپنے گھر والوں میں سے چھوٹوں اور نوکروں کے سامنے راز کے اظہار سے ڈرو، کیونکہ راز کو مکمل طور پر سننے اور سمجھنے میں کوئی بھی چھوٹا نہیں، اور جب وہ اسے سنیں گے تو پھر اُسے بلا کم و کاست آگے پہنچائیں گے، لیکن اس کو بیان کرنے میں اُن سے یا تو غلطی ہوگی یا وہ اس میں اپنی طرف سے بھی کچھ ملائیں گے (جس سے بات کچھ سے کچھ ہو جائے گی) اور مشاہدہ یہ ہے کہ بیشتر اوقات غلط طور پر آگے پہنچایا جاتا ہے (جس سے بہت سے مسائل جنم لے لیتے ہیں)۔

امام ماوردیؒ لکھتے ہیں:

---

(۱) الذريعة إلى مكارم الشريعة ص ۱۵۱۔

(۲) ماوردی، تسہیل النہوک ص ۷۰، الباب الخامس فی سیاسۃ النفس وریاضتہا بتحصیل العلوم الدینیۃ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أربعة لا يركبها إلاّ أهوج ، ولا يسلم منها إلاّ القليل : مناجزةُ الحرب ، و ركوب البحر ، وشرب السم للتجربة ، وائتمان النساء على السِرّ . (۱)

چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان کو نہیں کرتے ،مگر وہ لوگ جو بہت زیادہ بے وقوف ہوں اور اس سے بہت کم بچتے ہیں:

۱۔ جنگ کرنے میں جلد کا کرنا ،۲۔ سمندر میں سفر کرنا ،۳۔ تجربہ کے لیے زہر پینا ،۴۔ عورت کو راز کی حفاظت کرنے والی سمجھنا اور اس پر اعتماد کرنا۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين

(۱) قوانین الوزارۃ ص ۸۳، الفصل الثالث الاقدام۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتویں فصل :

رازافشاء کرنے کی اسباب:

جب بھی انسان راز ظاہر کرتا ہے تو مندرجہ ذیل تین امور کی وجہ سے کرتا ہے:

(۱) صبر کی کمی اور سینہ کی تنگی (۲) غفلت (۳) دھوکا کھانا۔

علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں:

أحدهما: ضيقُ الصدر، وقلةُ الصبر حتى أنه لم يتسع لسر، ولم يقدر على صبر.

قال الشاعر :

۱. إذا المرء أفشى سِرّه بلسانه ☆ و لامَ عليه غيرَه فهو أحمق

۲. إذاضاق صدر المرء عن سرّنفسه ☆ فصدر الذي يستودع السرّأضيق

ایک سینہ کی تنگی اور صبر کی کمی، یہاں تک کہ راز کے لیے گنجائش نہیں پاتا اور صبر پر قادر نہیں ہوتا۔

ایک شاعر نے کہا ہے :

۱۔ جب انسان اپنی زبان سے اپنے راز کو بیان کرتا ہے اور پھر کسی دوسرے شخص کو ملامت کرتا ہے، وہ احمق ہے۔

۲۔ جب انسان کا اپنا سینہ اس کے راز کے لیے تنگ ہے، تو رازدار کا سینہ اس کے سینے سے زیادہ تنگ ہے۔

والثاني : الغفلةُ عن تحذر العُقلاء والسهوُعن يقظة الأذكياء .وقال بعضُ الحكماء :الفردُ بسرّك ،ولا تودعُه حازماً فيزلّ ولا جاهلاً فيخون .

دوسرا امر غفلت ہے عقلاء سے بچنے کی اور غفلت ہے، اذکیاء سے بیداری کی اور بعض حکماء

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: اپنا راز کسی کو مت بتانا، قوی عالم کو راز مت بتانا پس وہ غلطی کرے گا اور نہ جاہل کو کہ خیانت کرے گا۔

والثالث: ما أرتكبه مِن الغرر واستعمله من الخطر. وقد قال بعضُ الحكماء: سرُّك مِن دمك فإذا تكلمتَ به فقد أرقته . (۱)

تیسرا وہ جس کا وہ مرتکب ہو چکا ہے، یعنی اس نے دھوکا کھایا ہے اور وہ استعمال میں لا چکا ہے، جس میں تردد ہے (خرابی کا یقین نہیں ہے)۔ اور بعض عقلاء نے کہا ہے: کہ تمھارا راز تیرا خون ہے، جب تم نے اس راز کو فاش کیا، تو آپ نے اپنے خون کو گرایا (یعنی اپنی بات کو ہلاک کر دیا)۔

منصورؒ نے کہا ہے کہ:

سرُّك مِن دمك فانظرْ مَن تملكه . (۲)

تمھارا راز تیرے خون میں سے ہے، (اگر عیاں کیا جائے، تو تو ہلاک ہو سکتا ہے) پس سوچ لو کہ کس کو اپنے خون کا مالک بنا رہے ہو، (یعنی کس کے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہو)۔

ایک شاعر نے کہا ہے:

وإنك كلما استودعتَ سِرّاً ☆ أنَمّ من النسيم على الرياض

اور آپ جب مجھ سے راز طلب کرتے ہو، تو راز لوگوں تک بہت جلد پہنچ جاتا ہے، باد نسیم کے باغ تک پہنچنے کے مقابلے میں۔

أناس أمنّاهم فنمّوا حديثاً ☆ فلما كتمنا السِرّ عنهم تقول . (۳)

---

(۱) ماوردی۔ ادب الدنیا والدین ص ۴۸۴، الفصل الرابع کتمان السر۔ ابن عبد ربہ۔ العقد الفرید ج ۱ ص ۶۹۔

(۲) ابراہیم بیہقی۔ المحاسن والمساوی ص ۲۷۶، محاسن کتمان السر۔

(۳) أبشیہی۔ المستطرف ص ۳۲۸۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک طبقہ ایسا ہے کہ جب ہم ان کو اپنا راز بتا دیتے ہیں، تو یہ دوسرے کو ظاہر کرتے ہیں، لیکن جب ہم ان سے اپنے راز چھپاتے ہیں، تو یہ اپنی ناراضگی کی باتیں کرتا ہے۔

تین حالتوں میں انسان سے راز بہت زیادہ افشاء ہوتا ہے:

انسان کی بعض حالتیں ایسی ہوتی ہیں، جن میں انسان سے راز کا اظہار دوسری حالتوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ امام راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں:

قيل: أكثر مايستنزل الانسانُ عن سرّه في ثلاثة مواضع: عندالإضطجاع على فراشه، وعند خلوته بعرسه، وفي حال سكره. (۱)

کسی نے کہا ہے: کہ انسان سے عموماً تین حالتوں میں راز افشا ہوتے ہیں: ایک یہ کہ جب اپنے بستر پر لیٹا ہو، دوسرا یہ کہ جب اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا ہو، تیسرا یہ کہ جب نشہ کی حالت میں ہو۔

یحییٰ بن خالد کہتے ہیں:

الرجل ينبئ عن نفسه في ثلاثة مواضع: إذا اضطجع على فراشه، وإذا خلا بعرسه، وإذا استوى على سرجه. وقيل: إذا أردتَ أن تنزل الرجل عن سره فتوصل إليه في حال سكره، فالسكر يظهر سرّه المكتوم. (۲)

آدمی اپنے دل کی بات تین مواقع میں کہتا ہے: (۱) جب وہ اپنے بستر پر لیٹا ہو، (۲) جب اپنی بیوی کے ساتھ تنہائی میں ہو، (۳) جب وہ اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو جائے۔ کہا جاتا ہے کہ جب آپ چاہتے ہیں کہ کسی سے اُس کے رازوں کو اگلوا لے تو اس کے پاس ایسے وقت میں

---

(۱) الذریعۃ إلی مکارم الشریعۃ ص ۱۹۵۔

(۲) محاضرات الأدباء، ج ۱ ص ۵۲، وأحوال التی یفشو فیہا السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائیں جب وہ نشے کی حالت میں ہو، کیونکہ نشہ اُس کی پوشیدہ رازوں کو ظاہر کرتا ہے۔

کسی خاص وعام کو بلاضرورت ومصلحت راز نہیں بتایا جاتا:

جب تک ضرورت اور مصلحت نہ ہو، کسی عام اور خاص کو راز نہیں بتایا جاسکتا۔

علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں:

إذا استَقَرّ الأحزمُ علی ماقتضاه الرأيُ لزمه فيما يؤدي به الاستشارة ،و يبدي به مِن المشورة أن يكتمه على كلّ خاصٍ و عامٍ لأمرين:

أحدهما:أن الرأيَ يجب أن يظهر بالأفعال دون الأقوال لأن ظهورَه بالفعل ظفرٌ و ظهورُه بالقول خطرٌ .

وقد قيل : مِن وَهْنِ الأمرِ: إعلانُه قبل إحكامه .

محتاط اور دور اندیش جب رائے اور مشورے کے نتیجے میں کسی کام کے کرنے کا پختہ ارادہ کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ دو وجوہات کے بناء پر کسی کے سامنے اس کا اظہار نہ کرے: پہلی وجہ یہ ہے کہ رائے میں ضروری چیز یہ ہے کہ اس کا اظہار افعال سے ہو نہ کہ کہنے سے اور یہ اس لیے کہ رائے کا اظہار افعال کے ذریعہ کامیابی ہے اور اقوال کے ذریعہ خطرہ ہے۔

اور کسی نے کہا ہے کہ کسی کام کے ضعف کی علامت یہ ہے کہ اس کی پختگی اور قوت پکڑنے سے پہلے اس کا اظہار کیا جائے۔

والثاني:مِن أسرار الملک يجب أن تُكتم في الصدور،وتصانُ عن الظهور و ليجمع بين تأدية الأمانة ،وطلب السلامة فإن في إفشاء أسرار الملک خطرٌ به، وبمَنْ أفشاها.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وقدقيل : كشفُ الأسرارمن شِيَمِ الأشرار ،ولذلك قيل : الواقيةُ خيرٌ من الرّاقية. (۱)

دوسری وجہ یہ ہے کہ بادشاہ کے راز کے لیے ضروری ہے کہ دل میں محفوظ کیا جائے اور ظاہر نہ کیا جائے اور چاہیے کہ امانت کی ادائیگی اور سلامتی کی طلب کو جمع کیا جائے ؛اس لیے کہ بادشاہ کے راز کو عیاں کرنا بادشاہ اور راز افشاء کرنے والوں کو خطرہ ہے۔

اور کسی نے کہا ہے کہ افشائے راز شریر اور بداخلاق لوگوں کی خصلتوں میں سے ہے۔اس لیے کہا گیا ہے کہ پرہیز علاج کرنے سے بہتر ہے۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعين الطيبين الطاهرين

(۱) قوانین الوزارۃ ص ۱۲۵، الفصل السادس، استشارۃ الملک للوزیر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں فصل:

وہ احوال جن میں افشاے راز جائز ہے:

افشاے راز پر سزا کے بارے میں قاعدہ واصل ہم نے ماقبل میں بیان کیا کہ شریعت اسلامیہ میں اصل یہ ہے کہ راز کو چھپایا جائے اور ظاہر نہ کیا جائے، لیکن اس سے استثناء کے طور پر تھوڑے احوال ایسے موجود ہیں کہ جن میں افشاء جائز ہوا کرتا ہے یا کم از کم افشاء جرم نہیں ہوتا۔ درحقیقت اباحت وجواز کے لیے چند اسباب ہیں جن کی وجہ سے افشاء میں جرم کی صفت ختم ہو جاتی ہے۔

ابن بطالؒ فرماتے ہیں:

فإن أظهره الله او أظهره صاحبه جاز للذي أسرّ إليه إظهاره ، ألا ترى أن النبي عليه السلام،لما أظهر تزويجها أعلم أبوبكر عمر بما كان أسرّ إليه منه ، وكذلك فعلت فاطمة في مرض النبي عليه السلام ، حين أسرّ إليها أنها أول أهله لحاقاً به ، فكتمته حتى توفي .(۱)

اگر کسی کے راز کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرے یا وہ خود اس کا اظہار کرے تو پھر دوسرے کے لیے اس کا ظاہر کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے جب حضرت حفصہؓ کو اپنے عقد میں لانے کا اظہار کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے یہ راز حضرت عمرؓ پر ظاہر کر دی۔ اسی طرح حضرت فاطمہؓ نے بھی کیا، جب آنحضرت ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں اس سے فرمایا کہ مجھ سے میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تُو آ کر ملے گی (یعنی وفات پا کر) تو انھوں نے اس بات کو آنحضرت ﷺ کی وفات تک چھپائے رکھا اور پھر ظاہر کر دیا۔

---

(۱) شرح صحیح البخاری ج۹ ص۲۳۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فمن هذه الأحوال : تو اس احوال سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) شہادت:

پہلے حالت جو راز افشاء کرنے اس میں ضروری ہو وہ شہادت اور گواہی ہے۔

هي خبر قاطع ، وأصل الشهادة ، الإخبار بما شهده .(۱)

لغت میں شہادت یقینی خبر کو کہتے ہیں، شہادت کی اصل یہ ہے کہ اس چیز کی خبر دے جس کو دیکھے۔

اہل شریعت کی اصطلاح میں شہادت کا مطلب یہ ہے کہ:

إخبار صدق لإثبات حقّ بلفظ الشهادة في مجلس القضاء.(۲)

کسی حق کو ثابت کرنے کے لیے شہادت کے لفظ کے ساتھ قاضی کی عدالت میں سچی خبر دی جائے

أو إخبار الشخص بحق على غيره بلفظ خاص .(۳)

یا کوئی شخص دوسرے پر اپنے کسی حق کے اثبات کے لیے خاص لفظوں میں خبر دے۔

شہادت اور افشاے راز کا باہمی تعلق:

شہادت اپنی ذات کے اعتبار سے ایسی خفیہ چیز کی خبر دینا ہے کہ جس کی حقیقت سے قاضی ناواقف ہو اور ادل شہادت کا مطلب یہ ہے کہ قاضی کی عدالت میں اثبات حق کے لیے اسرار کو ظاہر کیا جائے، اس لیے حق سبحانہ وتعالیٰ نے شہادت کے چھپانے کو ممنوع قرار دیا ہے۔

---

(۱) ابن منظور افریقی۔ لسان العرب ج ۳ ص ۲۳۹/۲۴۰۔

(۲) ابن ہمام۔ شرح فتح القدیر ج ۷ ص ۳۶۴۔

(۳) رجب نوری۔ دلیل المحتاج شرح المنہاج ج ۴ ص ۱۶۷، کتاب الشہادات۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ﴾ .(۱)

ترجمہ: اور گواہی کو نہ چھپاؤ، اور جو گواہی کو چھپائے وہ گنہگار دل کا حامل ہے۔

شہادت یقینی خبر کے ذریعے اداء کی جاسکتی ہے اور خبر اس وقت یقینی بنتا ہے جب اُسے تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے، جیسا کہ زنا کے بارے میں خبر کا معاملہ ہے کہ اس میں زنا کا مکان و زمان، اُس کی کیفیت، فاعل ومفعول اور اس کے علاوہ دوسری تفصیلات کا ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے، تاکہ حد زنا کے لیے مقرر کردہ شرائط کامل طور پر پائے جائیں۔ اسی طرح چوری کے حد میں بھی شہادت کا یہی حال ہے کہ اس میں چوری کی کیفیت، محفوظ مقام اور چوری کے مقدار کا ذکر لازمی ہوتا ہے؛ تاکہ اس سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچے کہ جس کے خلاف گواہی دی جارہی ہے، اُس نے یقیناً ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے جو سزا کا مستحق ہے۔

لہٰذا شہادت میں ان جیسی تفصیلات کا بیان بہت سے رازوں کا افشاء واظہار کرتا ہے اور قاضی کو ضرورت ہوتی ہیں کہ وہ گواہی دینے والے سے یہ معلومات حاصل کرے؛ تاکہ اس بات کا اثبات ممکن ہوسکے کہ مجرم نے واقعی ایسا جرم کیا ہے جس کی وجہ سے وہ سزا کے لائق ٹھہرا ہے۔ جب یہ بات ثابت ہوچکی تو یہ بھی ثابت ہوا کہ شہادت افشاے راز کے جائز راستوں میں سے ایک راستہ ہے کہ جس کا حکم ہم اپنی جگہ میں عنقریب بیان کریں گے، انشاء اللہ۔ یا یہ کہ شہادت افشاے راز کا وہ راستہ ہے کہ جس کے بغیر شہادت نام اور مکمل ہو نہیں سکتی۔ جب شہادت دینے کے ساتھ کسی آدمی کا حق متعلق ہو تو پھر افشاے راز ایسی شہادت میں واجب ہے کیونکہ ایسے مسئلے میں اس

---

(۱) سورۃ البقرۃ آیت: ۲۸۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شخص پر گواہی دینا واجب ہے جس سے گواہی کا مطالبہ کیا جائے۔ جبکہ حدود میں شہادت جائز ہے۔ اگر چہ اس کا مطالبہ بھی کیا جائے۔ لہٰذا اس میں افشاے راز کا حکم بھی جواز کا ہے نہ کہ وجوب کا۔

اکثر تمام بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلامی شریعت میں گواہی دینے والے پر ان اسرار کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی جو وہ بوقت شہادت ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ اداے شہادت کے وقت ان کا افشاء شریعت کی نظر میں جائز ہے۔(۱)

مسئلہ: شوہر اور بیوی کے درمیان اسرار، اس میں ایک کو جائز ہے کہ قاضی کے سامنے گواہی دینے میں دوسرے کے راز افشاء کرے؟:

جب ہم اسرار زوجیت کے بارے میں بات کرتے ہیں تو یہ مسئلہ سامنے آتا ہے کہ اداے شہادت کی ذمہ داری تو بالکل عام ہے اور ہر اس شخص کے لیے جس میں گواہی دینے کے شرائط پائے جائیں، گواہی دینا جائز ہے۔ تو کیا اس عموم کے تحت میاں بیوی آسکتے ہیں یا نہیں؟ اس بارے میں علماے کرام کی متعدد راے ہیں جن کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

پہلی راے تو یہ ہے کہ زوجین میں سے ہر ایک کے لیے ایک دسرے کے خلاف گواہی قبول کی جائے گی؛ کیونکہ ان دونوں کے درمیان جو عقد نکاح ہے وہ ثبات وزوال دونوں کی صلاحیت رکھتا ہے یا وہ مبنی بر منفعت عقد ہے، اور یہ دونوں باتیں ایک دوسرے پر گواہی سے مانع نہیں ہیں۔ جیسے عقد اجارہ ہے کہ اس میں دونوں متعاقدین ایک دوسرے پر گواہی کر سکتے ہیں۔ یہ امام شافعیؒ کا قول

---

(۱) شریف۔ کتمان السر وافشاؤہ ص ۱۲۰/۱۲۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔امام احمدؒ سے بھی ایک روایت میں یہ منقول ہے۔

لیکن باوجود اس کے امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر شوہر نے بیوی کے خلاف یہ گواہی دی کہ اس نے زنا کیا ہے تو یہ قبول نہیں کی جائے گی اگر چہ وہ مزید تین گواہوں کو بھی اس پر پیش کرے؛ کیونکہ جب وہ اس کے خلاف اس طرح کی گواہی دیتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ان دونوں کے درمیان دشمنی اپنے انتہا تک پہنچی ہوئی ہے۔دوسری بات یہ کہ شوہر نے بیوی کو اس بات کی طرف منسوب کیا ہے کہ اس نے اُس کے حق خیانت کی ہے، جیسا کہ اس صورت میں اس کی گواہی قبول نہیں کی جاتی کہ وہ یہ کہے کہ فلاں نے اس پر تہمت باندھا ہے۔اس کو علامہ بلقینی نے راجح قرار دیا۔

دوسری رائے: امام ثوری، نخعیؒ اور قاضی ابو یعلیٰؒ فرماتے ہیں کہ شوہر کی شہادت اپنی بیوی کے حق میں قبول کی جائے گی؛ کیونکہ اس سے اس پر کوئی تہمت والزام عائد نہیں ہوتا، لیکن بیوی کی شہادت شوہر کے حق میں قبول نہیں کی جاسکتی کیونکہ اس کے مال میں بیوی کا حق ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ جب بیوی مالی مسئلے میں شوہر کے حق میں گواہی دے گی تو اس سے وہ مالدار ہوگا جب وہ مالدار ہوگا تو اس کی بیوی کے نان نفقے میں بھی اضافہ ہوگا۔لہٰذا اس کی وجہ سے عورت پر جھوٹ کی تہمت لگ سکتی ہے اس لیے یہ شہادت مردود ہوگی۔

تیسری رائے: شوہر بیوی کے حق میں گواہی نہیں دے سکتا اور بیوی شوہر کے حق میں ایسا نہیں کرسکتی۔یہ رائے امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کی ہے۔امام شافعیؒ کی ایک روایت بھی اسی کے موافق ہے۔ان حضرات نے کئی دلیلوں سے استدلال کیا ہے:

(۱) آپ ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لایجوز شهادة الولد لوالده ، ولا المرأة لزوجها، ولا الزوج لامرأته ، ولا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

العبد لسيده،ولا السيد لعبده ، ولا الشريک لشريكه ولا الأجير لأجيره .(۱)

بیٹے کی شہادت باپ کے حق میں جائز نہیں، نہ بیوی کی شہادت شوہر کے حق میں اور نہ شوہر کی بیوی کے حق میں، نہ غلام کا آقا کے حق میں اور نہ آقا کا غلام کے حق میں، نہ کسی شریک کا دوسرے شریک کے حق میں اور نہ اجیر کا موجر کے حق میں۔

(۲) عرف میں ان دونوں کی منفعت ایک ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر شوہر اپنی بیوی کی باندی کے ساتھ جماع کرے اور یہ کہے کہ میرے خیال میں یہ میرے لیے جائز اور حلال تھی تو اس پر حد نہیں جاری کی جائے گی اور شادی کا بڑا مقصد ہی یہی منفعت ہے۔ حتیٰ کہ شوہر اپنی بیوی کے مالدار ہونے کی وجہ سے مالدار شمار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَوَجَدَكَ عَائِلاً فَأَغْنَى ﴾ .(۲)

ترجمہ: اور تمہیں نادار پایا تو غنی کر دیا۔

أي: فأغناك بمال خديجة رضي الله عنها.(۳)

یعنی آپ ﷺ حضرت خدیجہؓ سے مال کے ذریعے مالدار بنا دیا۔

(۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ عادتاً اور شرعاً میاں بیوی کے درمیان اِتنا ہی اتحاد ہوتا ہے جتنا کہ والد کا اپنے اولاد کے ساتھ ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ رشتہ زوجیت کی وجہ سے یہ دونوں یک جان ودو قالب کے مصداق بن جاتے ہیں۔ مشاہدہ ہے کہ کبھی کبھار انسان اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے اپنے والدین سے بھی دشمنی مول لیتا ہے۔

---

(۱) زیلعی۔ کتاب الشہادات باب من تقبل شہادتہ ومن لا تقبل رقم:۱، نصب الرایہ ج ۴ ص ۸۲۔

(۲) سورۃ ضحیٰ آیت:۸۔

(۳) عینی۔ البنایۃ فی شرح الہدایہ ج ۱۱ ص ۳۸۸، باب من یقبل شہادتہ ومن لا یقبل۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہی وجہ ہے کہ میراث میں بھی یہ دونوں ایک دوسرے سے بغیر کسی حجب وحرمان کے حصے پاتے ہیں۔ جب حالت یہی ہے تو پھر یہ ایک طرح سے اپنے لیے گواہی دینے والا ہے، اور اسی بنیاد پر یہ اپنی اس شہادت میں متہم ہو جاتا ہے جس کے ذریعے خود اس کو نفع حاصل ہوتا ہے اور تہمت زدہ شخص کی شہادت مردود ہوتی ہے۔ جیسا کہ بیٹے کی شہادت باپ کے لیے مردود ہوتی ہے کیونکہ اس میں بیٹے پر تہمت آتی ہے۔

(۴) چوتھی وجہ یہ ہے کہ آدمی کے مالدار ہونے سے اس کی بیوی کے نان نفقہ میں اضافہ ہوتا ہے اور عورت کی مالداری کی وجہ سے شوہر کی نظر میں اس کی قدر و قیمت بڑھتی ہے۔ اس لیے ان میں سے ہر ایک دوسرے کے لیے گواہی دینے سے نفع حاصل کرتا ہے تو یہ ناقابل قبول ہوگی، جیسا کہ خود اپنی ذات کے لیے شہادت قبول نہیں کی جاسکتی۔

لہٰذا ایک محقق ان اقوال کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ راجح قول جمہور ہی کا ہے کہ دونوں کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں قبول نہیں کی جاسکتی؛ کیونکہ یہ گواہی ایسی ہے جیسے اپنے ذات کے لیے، اور دوسری بات یہ کہ ان کی گواہی جھوٹ ہونے کی تہمت سے بھی سالم اور محفوظ نہیں رہ سکتی۔ اور جیسا کہ بعض علماء کا خیال ہے کہ رشتۂ زوجیت کی منفعت اجارے کی طرح ہے تو یہ صحیح نہیں؛ کیونکہ موجر (کوئی چیز کرائے پر دینے والا) کا مال عقد اجارہ کی وجہ سے مستأجر (کرائے پر لینے والے) کی ملک نہیں بنتا۔ برخلاف عقد زوجیت کے کہ اس زوجین میں ہر ایک کے مال کی نسبت دوسرے کی طرف کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ ﴾ .(۱) ﴿ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ ﴾ .(۲)

---

(۱) سورۃ أحزاب آیت: ۳۳۔

(۲) سورۃ أحزاب آیت: ۵۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ ﴾ .(۱)

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو۔

ترجمہ: نبی کے گھروں میں (بلا اجازت) داخل نہ ہو۔

ترجمہ: اُن عورتوں کو اُن کے گھروں سے نہ نکالو۔

ذکر شدہ آیت میں گھروں کے نسبت بیویوں کو ہوا ہے اور دوسری مرتبہ نبی کریم ﷺ کو ہوا ہے۔(۲)

اس وضاحت سے اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ اسرار زوجیت کا افشاء زوجین میں سے کسی ایک کے لیے بھی جائز نہیں۔ اسی وجہ سے دونوں کی گواہیاں ایک دوسرے کے حق میں معتبر نہیں۔ باوجودیکہ شہادت جائز افشاء کے اہم اسباب وذرائع میں سے ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہو لیکن شریعت نے زوجین کے لیے یہ دروازہ نہیں کھولا، اور اس سے اسلام کی نظر میں اسرار زوجیت اور عقد نکاح کی عظمت وتقدس واضح ہو کر سامنے آتی ہے۔ البتہ زوجین کے علاوہ کسی تیسرے شخص کے لیے گواہی کے دوران اسرار زوجیت کے افشاء سے کوئی مانع نہیں۔ یہ اس وقت جبکہ جس کے حق میں ضرورت ہوتی ہے کہ وہ حصولِ انصاف اور اپنے حق کے اثبات کے لیے افشاے راز کرے۔ ایسی صورت میں اسرار زوجیت دوسرے اسرار کی طرح بن جاتے ہیں۔

(ا) پیدائش ووفات کا اعلان واظہار:

اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ ہر ملک کی تمدنی حالت کی ایک اہمیت ہوتی ہے، جوان

---

(۱) سورۃ طلاق آیت: ۱۔

(۲) ابن قدامہ۔ المغنی ج ۱۲ ص ۶۹، مسائل وفصول حکم مالو حلف لا سکن دارا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ملکوں میں موجودہ قوانین کو اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ ڈاکٹروں اور طبیبوں پر یہ لازم کرے کہ ولادت کی خبر کو دوسروں تک پہنچائیں۔

باوجود اس کے کہ بعض حالات ایسی ہوتی ہے کہ ان میں یہ خبریں اپنی طبیعت اور مزاج کے اعتبار سے خفیہ اور سرّی اور شمار کی جاتی ہیں۔ پوری جماعت کی مصلحت بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ انسان کے دفن کرنے سے پہلے اس کی وفات کے بارے میں معلوم کیا جائے۔

اسباب وفات کی تحقیق وتفتیش، چاہے حصول انصاف کی خاطر ہو یا عام صحت کی حفاظت کی خاطر، حکومت وقت سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ ڈاکٹروں پر یہ ذمہ داری عائد کرے کہ لوگوں کو وفات کے بارے میں خبر پہنچائے۔

اسی طرح ریاست کے عالی اور بلند مصالح بھی اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ وہ اپنی آبادی کا پتا لگائے۔ اسی طرح اپنی افرادی طاقت کا اندازہ لگائے؛ کیونکہ ہر ریاست میں ترقی وخوشحالی کے لیے بنیادی عنصر افراد واشخاص ہیں۔

لہٰذا پیدائش و وفات کے بارے میں ریاست کی معلومات اسے اپنے سالانہ آبادی معلوم کرنے کے بارے میں مدد دیتی ہے۔ اسی طرح ان علاقوں کے بارے میں بھی معلومات فراہم کرتی ہے جن کی آبادی زیادہ ہے۔ اس سے وہاں کے لیے منصوبہ بندی کرنے اور وہاں کے حالات وضروریات کو معلوم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

(۲) پیدائش کے بارے میں اعلانات:

اسلامی شریعت میں پیدائش کا اعلان پسندیدہ امر ہے۔ اس بات پر ہمارے پاس دلیل عقیقہ کی مشروعیت ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آئمہ ثلاثہ یعنی امام مالکؒ واحمدؒ وشافعیؒ اورامام ابوحنیفہؒ(۱) کے بناء برقول راجح عقیقہ مستحب ہے۔(۲)

حسن بصریؒ اورداود ظاہریؒ فرماتے ہیں کہ یہ واجب ہے۔لیکن راجح مذہب جمہور ہی کا ہے کہ عقیقہ مستحب ہے۔صحیح حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مع الغلام عقيقته فأهريقوا عنه دماً وأميطوا عنه الأذىٰ)).(۳)

لڑکے کی پیدائش پر عقیقہ کرنا چاہیے۔لہٰذا اس کیطرف سے خون بہاؤ تا کہ اس سے تکلیف کو دفع کردو۔

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہے:

لا أحب العقوق ولكن مَن ولد له ، فأحب أن ينسك عنه فليفعل .(۴)

کہ مجھے عقوق کا لفظ پسند نہیں لیکن جس کے ہاں بچہ پیدا ہوجائے اوراس کا جی چاہے کہ اس کی طرف سے جانور ذبح کرے تو ایسا کرے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ نکاح کے بعد ولیمہ مستحب ہے اور نکاح کا بڑا مقصد توالد وتسلسل بھی ہے، لہٰذا بچے کی پیدائش کے وقت بھی بہتر ہے کہ دوسروں کو کھانا کھلایا جائے۔لہٰذا جب عقیقہ کا مسنون

---

(۱) قال ظفر أحمد العثمانيؒ : إنما أخذ أصحابنا الحنفية في ذلك بقول الجمهور وقالوا باستحباب العقيقة . إعلاء السنن ج۱۷ص۸۱۱، باب العقيقة۔

(۲) ماوردی۔الحاوی الکبیر ج۱۹ص۱۵۰، مستوی باب العقیقۃ، محمد علیش۔منح الجلیل ج۲ص۴۹۰، باب فی الأضحیۃ والعقیقۃ۔المغنی ج۱ ص۱۴۰، مسئلۃ حکم العقیقۃ۔

(۳) صحیح البخاری ج۲ص۸۲۲، کتاب العقیقۃ باب إماطۃ الأذیٰ عن الصبی فی العقیقۃ۔

(۴) الحاکم کتاب الذبائح رقم :۱۰۸۲، موطأ ص۳۱۴، أبوداؤد ج ص ، باب العقیقۃ رقم:۲۸۲۵، سنن أبوداؤد مع عون المعبود ج۸ص۴۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہونا ثابت ہوگیا تو یہ بھی ثابت ہوگیا کہ اعلانہائے پیدائش بھی مسنون ہے۔ کیونکہ عقیقہ اپنی ذات کے اعتبار سے ولیمہ کی طرح تشہیر واعلان پیدائش ہی ہے۔ اس لیے اس میں کوئی قباحت نہیں کہ اطباء پر یہ لازم کیا جائے کہ وہ ولادت کے بارے میں خبر دیں۔ جیسا کہ وضعی قانون میں مقرر کیا گیا ہے؛ کیونکہ یہ مصلحت عامہ کا تقاضا ہے اور عام مصلحت خاص مصلحت پر مقدم ہوتی ہے۔ اور طبیب وڈاکٹر کا ولادت کے بارے میں خبر دینا حرفتی راز کی توہین نہیں۔

(۳) وفات کے بارے میں اعلان:

اس میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ جب کوئی شخص وفات پا جائے تو اس کے دوستوں، جان پہچان والوں اور صاحب فضیلت لوگوں کو اس بارے میں خبر دینا جائز ہے لیکن بغیر چیخنے چلانے کے۔ کیونکہ اس پر اتفاق ہے میت پر زمانہ جاہلیت کی طرح اعلان کرنا حرام ہے جس سے غرض فریاد ونوحہ گری ہوتی ہے اور میت کے کارناموں کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ البتہ جب ایسا اعلان ہو جو ان جیسے افعال سے خالی ہو تو اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ احناف، مالکیہ، بعض حنابلہ اور شافعیہ کے ایک قول کے مطابق یہ جائز ہے۔(۱)

اس کے ساتھ بعض نے یہ تصریح بھی کی ہے کہ ایسا کرنا مستحب بھی ہے، جب اس سے ارادہ یہ ہو کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے والوں اور اس کے لیے دعا کرنے والے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔

اس مسئلے کے ثبوت میں مندرجہ ذیل دلائل پیش کیے جاتے ہیں:

---

(۱) نووی۔ المجموع شرح المہذب ج ۵ ص ۱۷۳، فصل یکرہ النعی، مرداوی۔ الانصاف ج ۲ ص ۴۶۸، باب تلقی المیت۔ ابن قدامۃ۔ المغنی ج ۲ ص ۴۳۱، فصل یکرہ النعی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس دن نجاشی وفات پا گئے تو آپ ﷺ نے ان کی وفات کا اعلان کیا اور خود جنازگاہ تشریف لے گئے۔ صفیں بنائی اور چار تکبیرات کہہ کر نماز جنازہ ادا کیا۔ (۱)

(۲) عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص وفات پا گیا جس کی عیادت کے لیے آپ ﷺ جایا کرتے تھے لیکن وہ رات کو فوت ہو گئے۔ لوگوں نے اُسے رات کے وقت ہی دفن کیا۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ کو لوگوں نے اس کی وفات اور تدفین کے بارے میں بتایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

ما منعكم أن تعلموني ؟ قالوا : كان الليل فكرهنا و كانت ظُلمةٌ أن نشقّ عليك ، فأتى قبره فصلى عليه .(۲)

کسی سبب کی وجہ سے تم نے مجھے اس کی وفات کی خبر نہ دی؟ انھوں نے جواب میں عرض کیا کہ رات کا وقت تھا اور کافی اندھیرا تھا اور ہم نہیں چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کو تکلیف میں ڈالے۔ یہ سن کر آپ ﷺ اس شخص کی قبر کی طرف گئے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

(۳) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

إن النبي ﷺ نعى جعفراً وزيداً قبل أن يجيء خبرهما وعيناه تذرفان.(۳)

کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت جعفرؓ اور حضرت زیدؓ کی شہادت کا اعلان کیا۔ اس سے پہلے کہ ان کے وفات کی خبر پہنچے، اس دوران آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ کر گر رہے تھے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ میت پر اعلان کرنا اور نماز جنازہ وغیرہ کے لیے دوسروں کو بلانا حرام ہے۔

---

(۱) بخاری ج ۱ ص ۱۶۷، کتاب الجنائز باب الرجل ینعی إلی أهل الميت بنفسه۔

(۲) مرجع سابق۔

(۳) مرجع سابق ج ۱ ص ۵۱۲، کتاب المناقب باب علامات النبوة في الإسلام۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ بعض شافعیہ (۱) اور حنابلہ کا صحیح قول ہے۔ (۲)

ان کے دلائل حسب ذیل ہیں:

(۱) حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا:

إذا مت فلا تؤذنوا بي أحداً ، فإني أخاف أن يكون نعياً،وإني سمعتُ رسول الله ﷺ ينهي عن النعي .(۳)

کہ جب میں مرجاؤں تو کسی کو میری موت کی اطلاع مت دینا؛ کیونکہ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ یہ ''نعی'' نہ بن جائے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ''نعی'' سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۲) عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إياكم والنعي فإن النعي من عمل الجاهلية)).(۴)

اپنے آپ کو ''نعی'' سے بچاؤ کیوکہ یہ جاہلیت کا عمل ہے۔

لیکن راجح جمہور کا مذہب ہے کہ اعلانِ وفات جائز ہے؛ کیونکہ اگر اس اعلان کرنے والے کا مقصد یہ ہے کہ میت پر جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتو ایک مستحب امر ہے۔(۵)

اس کی تقویت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت سے بھی ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

مَن شهد الجنازة حتى يصلى عليها فله قيراط،ومن شهدها حتى تدفن فله

---

(۱) نووی۔ المجموع شرح المہذب ج ۵ ص ۱۷۳، باب الصلوۃ علی المیت۔

(۲) مرداوی۔ الانصاف ج ۲ ص ۴۶۸، باب تلقی المیت۔ ابن قدامۃ۔ المغنی ج ۲ ص ۴۳۱، فصل یکرہ النعی۔

(۳) ترمذی ج ۱ ص ۱۹۲، أبواب الجنائز باب ماجاء فی کراہیۃ النعی رقم: ۹۸۹۔

(۴) ترمذی ج ۱ ص ۱۹۲، أبواب الجنائز باب ماجاء فی کراہیۃ النعی رقم: ۹۹۰۔

(۵) مساعد بن قاسم فالح۔ الإعلان الشروع والممنوع فی الفقہ الإسلامی ص ۳۹۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قیراطان .قال وما القیراطان ؟ قال : مثل الجبلین العظیمین .(۱)

جو کسی جنازے میں حاضر ہو کر نماز جنازہ پڑھے تو اس کے لیے قیراط کی مقدار کے برابر اجر ہے اور جو تدفین تک ٹھہرا رہے تو اس کے لیے دو قیراط کا ثواب ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ قیراط کی مقدار کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں کے برابر قیراط کی مقدار ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے نقل کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ما من میت یصلي علیه أمة من المسلمین یبلغون مائة ، کلهم یشفعون له إلّا شفعوا فیه .(۲)

کہ جب کوئی میت ایسا ہو کہ اس کی نماز جنازہ (۱۰۰) مسلمانوں کی ایک جماعت ادا کرے کہ وہ اس کے لیے شفاعت طلب کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ اس میت کے بارے میں اُن کی شفاعت کو قبول کرتے ہیں۔

انھوں نے حضرت حذیفہؓ کی حدیث سے جو استدلال کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت یہ نعی جاہلیت والے "نعی" سے ہے؛ کیونکہ آپ نے یہ نہیں کہا کہ صرف اعلان ممنوع ہے بلکہ یہ کہا:

أخاف أن یکون نعیاً، وکأنه خشي أن یتولد من الإعلام زیادة مؤدیة إلی نعي الجاهلیة .(۳)

کہ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ یہ "نعی" بن نہ جائے گویا کہ ان کو اس بات کا خوف وخطرہ لاحق ہوا کہ اعلان سے مزید دوسری قباحتیں پیدا نہ ہو جو اس کو جاہلیت کے "نعی" کی طرف لے جائے۔

---

(۱) بخاری ج ۱ ص ۱۷۷، کتاب الجنائز باب من انتظر حتی تدفن، مسلم ج ۱ ص ۳۰۶، کتاب الجنائز۔

(۲) بیہقی۔ سنن کبری ج ۴ ص ۳۰، باب صلاۃ الجنازۃ إمامہا ومایرجی للمیت فی کثرۃ۔۔۔ رقم: ۶۶۹۴۔

(۳) نووی۔ المجموع شرح المہذب ج ۵ ص ۱۷۳، باب الصلوۃ علی المیت۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس وضاحت کے بعد جو بات ظاہر طور پر سمجھ میں آتی ہے۔ واللہ اعلم، وہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں جب کوئی شخص وفات پا جائے تو اعلان کے مختلف وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کی وفات کا اعلان جائز ہے؛ کیونکہ اس کا علم ہونے کی وجہ سے لوگ اس کی جنازے میں شرکت کے لیے آئیں گے اور اس کے جنازے کا بندوبست کریں گے اس پر نماز جنازہ پڑھیں گے اور اس کے لیے دعا و استغفار کریں گے۔ اسی طرح اس کی وصیتوں کو نافذ کریں گے اور اس کے علاوہ دیگر بہت ایسے احکام ہیں، جو اس کی وجہ ادا ہوں گے۔ جیسا کہ طبیبوں اور ڈاکٹروں کے لیے یہ جائز ہے کہ وفات کے بارے میں خبر پہنچائے کہ یہ مصلحت عامہ کا تقاضا ہے اور اس کو پیشے سے متعلقہ راز کا افشاء شمار نہیں کیا جاتا۔

(۴) زکوٰۃ کی وصولی:

اسلامی شریعت میں یہ بات پوری وضاحت کے ساتھ موجود ہے کہ مکلف کی اپنی آمدنی اور سرمائے کے بارے میں مکلف کا براہِ راست اقرار اس پر فرض شدہ زکوٰۃ کا اندازہ لگانے میں سب سے اہم طریقہ ہے۔ یہ اسلوب ایک خاص صفت کا حامل ہے، وہ اس طرح کہ زکوٰۃ کا اندازہ لگانے میں یہ عدل وانصاف کے قواعد کے قریب تر ہے۔ دوسرا یہ کہ ہر قسم کی آمدنیوں اور سرمایوں کو شامل ہے۔

لہٰذا مکلف کی طرف سے بذات خود اور براہِ راست اقرار اور زکوٰۃ کا اندازہ لگانے میں حقیقی معلومات فراہم کرتا ہے۔ اسلام کے مالی قانون ساز اداروں نے افراد سے مال لیے جمع کرنے میں براہِ راست اقرار والے طریقے کو استعمال کیا ہے۔ اس اسلوب پر عمل کرنے کا محرک یہ ہے کہ یہ فرض کیا جائے کہ ہر مکلف مسلمان اچھی نیت رکھتا ہے اور عام ذمہ داریوں کو نبھانے، حکومت وقت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا تعاون کرنے اور اسلامی امت کے عام مصالح کے حصول کے لیے یکجہتی اور اتحاد واتفاق سے اپنی ذمہ داری ادا کرنے کا پختہ شعور رکھتا ہے۔ اس اسلوب کا ماخذ بہت سے دلائل ہیں، جن میں سے چند کا ذکر درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لایصدر المصدِّقُ إلاّ وهو عنكم راضٍ .(۱)

زکوٰۃ وصول کرنے کا سرکاری کارندہ تم سے ایسی حالت میں لوٹنا چاہیے کہ وہ خوش ہو۔

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ اور اسیدؓ فرماتے ہیں:

إن حقّا على الناس إذا قدم عليهم المصدّق أن يرحبوا به ، ويخبروه بأموالهم كلّها ، ولا يخفوا عنه شيئاً، فإن عدل فسبيله إلى ذلك،وإنكان غير ذلك واعتدى لم يضر إلاّ نفسه ... .(۲)

کہ لوگوں پر لازم ہے جب اُن کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے، تو وہ انھیں خوش آمدید کہے۔ ان کو اپنے تمام اموال کی تفصیل بتائیں اور کوئی چیز اُن سے نہ چھپائیں۔ سو اگر اس نے عدل وانصاف سے کام لیا تو بہت بہتر ہے اور اگر ایسا نہیں کیا اور زیادہ زکوٰۃ لے کر ظلم وزیادتی کی تو اس نے اپنے آپ پر ہی ظلم کیا۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جس شخص نے خیانت کر کے اپنے مال کو چھپایا؛ تاکہ امام اس سے زکوٰۃ نہ لے۔ پھر امام کو پتا چلا اور اس کو یہ قدرت بھی حاصل ہو کہ اُس سے زکوٰۃ لے، تو اُس سے زکوٰۃ بھی لے گا اور اس پر تعزیر بھی جاری کرے گا۔

شریعت اسلامیہ جب انسان کی انفرادی زندگی اور خاص اسرار کو تسلیم کرتی ہے، تو اس طرح

---

(۱) ہیثمی۔ مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۶۳، باب رضا المصدق۔

(۲) أبوعبید۔ کتاب الأموال ج ۲ ص ۴۲۹، باب ما یستحب لأرباب الماشیۃ أن یفعلوہ عند اتیان المصدق ایاہم۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امت کے عام مصلحت کی حفاظت کو بھی واجب تسلیم کرتی ہے اور اسی مصلحت کو فرد کے خاص مصالح پر مقدم مانتی ہے۔ لہٰذا انسان کے لیے یہ تو جائز ہے کہ وہ اپنے خاص اسرار کو چھپائے، اور ان میں سے یہ بھی ہے کہ دوسروں کی نظروں اور علم سے اپنے اموال کو بھی بچائے رکھے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ امتیازات اس کے لیے اس بات کو جائز نہیں قرار دیتے کہ وہ زکوٰۃ کے فریضے سے بھی رک جائے، جو کہ عامۃ الناس، پورے معاشرے اور ریاست کی ملکیت ہے۔

اسی طرح شریعت اسلامیہ میں کسی فرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے اموال ظاہرہ جیسے جانور، فصلیں اور میوے وغیرہ چھپائے۔ البتہ زکوٰۃ وصول کرنے والے کے ادارے کے افراد کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی سے اس کا مطالبہ کرے کہ وہ ان کے سامنے اپنے اموال باطنہ جیسے سونا، چاندی اور نقدی ظاہر کرنے کا مطالبہ کریں۔ تمام قدیم و جدید جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اموال باطنہ کی زکوٰۃ خود ان اموال کے مالکین ادا کریں گے۔

(۵) گواہوں اور راویوں کی جرح:

قاضی کے ہاں گواہوں اور حدیث کے راویوں کی جرح اجماعاً جائز بلکہ ضرورت کے وقت واجب بھی ہے۔(۱)

مسلمانوں میں اصل عدالت ہے۔ اس لیے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

المسلمون عدول بعضهم على بعض إلاّ مجلوداً في حد أو مجرباً في شهادة زور أو ظنيناً في ولاء أو قرابة .(۲)

---

(۱) عبدالحی لکھنوی۔ الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل ج ۱ ص ۵۳، المقدمۃ۔

(۲) بیہقی۔ سنن کبریٰ ج ۱۰ ص ۱۵۵، کتاب الشہادۃ باب من قال لا تقبل شہادتہ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمام مسلمان ایک دوسرے کے حق میں عادل ہیں، مگر وہ جس کو کسی حد میں کوڑے دیے گئے یا جس پر جھوٹی گواہی کا دینا ثابت ہوا اور وہ جو رشتہ داری یا دوسری کی طرفداری کے سلسلے میں متہم ہو، تو وہ عادل نہیں۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں:

يقتصر الحاكم على ظاهر العدالة في المسلم ولا يسأل عن حال الشهود حتى يطعن الخصم .(۱)

حاکم وقت مسلمان کے بارے میں ظاہر عدالت پر اکتفاء کرے گا اور گواہوں کی حالت کے بارے میں اس وقت تک نہیں پوچھے گا، جب تک مدعیٰ علیہ ان پر اعتراض نہ کرے۔ کسی کی عدالت پر گواہی دینے کے لیے کسی دلیل وتفصیل کی ضرورت نہیں ہوتی، برخلاف جرح کرنے کے کہ اس میں ضرورت ہوتی ہے؛ کیونکہ ان میں دو طرح سے فرق ہے۔

(۱) عدالت اصل کے ساتھ موافق ہے، کہ مسلمان میں اصل عدالت ہے۔ لہٰذا اس میں کسی تفصیل کی حاجت نہیں۔ جبکہ کسی کو فاسق کہنا خلاف ظاہر ہے اس لیے اس میں تفصیل کی ضرورت پیش آتی ہے۔

(۲) عدالت اصل ہے جبکہ فسق ایک عارض ہے اور عارض بیان کا محتاج ہوتا ہے جبکہ معدوم کے بیان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ یہ پانی پاک ہے تو اس سے اس کی طہارت کے بارے میں نہیں پوچھا جاتا، لیکن اگر وہ یہ کہے کہ یہ پلید ہے، تو پھر اس کے بارے اُس سے استفسار کیا جاتا ہے۔

---

(۱) مرغینانی۔ الہدایۃ شرح بدایۃ المبتدی ج ۳ ص ۱۱۸، فصل آخر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا گواہی میں تعدیل تفسیر وتفصیل کا محتاج نہیں، جبکہ کسی کے بارے میں جرح اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوتا جب تک سبب جرح کی وضاحت نہ کی جائے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

لا أقبل الجرح من الجارح إلّا بتفسيرِ ما يجرح به .(۱)

میں کسی جرح کرنے والے کی جرح اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک وہ اپنی جرح کا سبب بیان نہ کرے۔

رواۃِ حدیث کی جرح کے بارے میں امام قرافیؒ لکھتے ہیں:

يجوز وضع الكتب في جرح المجروح منهم، والإخبار بذلك لطلبة العلم الحاملين لذلك لمن ينتفع به، وهذا الباب أوسع من أمر الشهود ، لأنه لا يختص بالحُكّام، بل يجوز وضع ذلك لمن يضبطه وينقله، وإن لم تعلم عين الناقل، لأنه يجري مجرى ضبط السنة والأحاديث وطالب ذلك غير متعين. (۲)

جو راوی مجروح ہیں اُن کی جرح میں کتابیں لکھنا جائز ہیں۔ اسی طرح ان کے بارے میں ان طلبہ کو بھی بتانا جائز ہے جو اس کا علم حاصل کر کے اس سے نفع اٹھاتے ہیں۔ اس باب میں بنسبت گواہی کے وسعت زیادہ ہے۔ کیونکہ یہ علم الجرح حکام کے ساتھ خاص نہیں، بخلاف شہادت کے کہ وہ حکام کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔ بلکہ علم الجرح ہر اس طالب علم کے لیے کتاب لکھنا جائز ہے جو اس علم کو یاد کرتا ہے اور پھر اس کو نقل کرتا ہے۔ کیونکہ اس علم کا یاد کرنا ایسا ہے جیسا کہ حدیث وسنت کا یاد کرنا، کہ اس کا طالب متعین نہیں ہوتا۔

---

(۱) ماوردی۔ الحاوی الکبیر ج ۲۱ ص ۲۶۰، مستوی باب الشہادۃ۔

(۲) قرافی۔ الفروق ج ۴ ص ۲۰۶، الفرق ۲۵۳ بین قاعدۃ الغیبۃ المحرمۃ وقاعدۃ الغیبۃ التی لا تحرم۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا گواہوں اور راویوں پر جرح کے لیے یہ ضروری ہے کہ ان کی مجروح یا فاسق ہونے کا سبب بھی بیان کیا جائے۔ کبھی کبھار فسق اور اس کے سبب کا بیان غیبت اور افشاے راز کی حدود تک تجاوز کر لیتا ہے۔ کیونکہ اسباب فسق بیان کرنے میں یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس کے پوشیدہ عیوب اور نامعلوم افعال سے قاضی کے سامنے پردہ اٹھایا جائے، تاکہ اس کی بنیاد پر قاضی اس مجروح گواہ کی گواہی کو رد کرے۔ جب یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ گواہوں اور راویوں کی جرح اجماعاً جائز ہے، تو یہ بات بھی کھل کر سامنے آ گئی کہ گواہوں اور راویوں کی جرح میں افشاے راز بھی جائز ہے۔ کیونکہ گواہوں کی جرح میں افشاے راز ایک ناگریز عمل ہے، اور قاعدہ بھی یہ ہے کہ واجب جس چیز کے بغیر پورا نہ ہوتا ہو تو وہ بھی واجب ہے۔

امام عز بن عبدالسلام کی کتاب قواعد کبری میں مذکور ہے کہ: ان مفاسد کے ترک کرنے کا بیان جن کے ساتھ کسی مصلحت کا تعلق ہو:

منها: هتک الأستار ، و إفشاء الأسرار بالجرح في الشهود و الروايات و الولايات .(۱)

ان میں اظہار عیوب اور افشاے راز کا جواز بھی شامل ہے، یہ اس وقت جب گواہوں یا راویوں یا قرابتوں پر جرح کیا جائے۔

گواہوں اور راویوں کی جرح اور اس کے نتیجے میں دوسروں کے عیوب اور رازوں کا اظہار و افشاء کوئی بے لگام معاملہ نہیں، بلکہ اس کے لیے دو شرطوں کا موجود ہونا ضروری ہے۔

ان شرائط کو امام قرافیؒ نے بیان کیا ہے:

---

(۱) القواعد الصغریٰ ص ۵۸۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱) پہلی شرط یہ ہے کہ جرح سے مقصد خالص اللہ کی رضا ہو اور حکام کے ہاں مسلمانوں کی خیر خواہی اور اُن کے احکام شریعت کی حفاظت کا جذبہ ہو۔ اگر اس سے مقصد کسی سے دشمنی کا اظہار یا دوسروں کی آبروریزی یا اتباع نفس ہو تو پھر یہ حرام ہے، اگر چہ حکام اور راویوں کے لیے اس سے اچھے مصالح حاصل ہوں۔ کیونکہ کبھی کبھار معصیت بھی مصلحت کو کھینچ لاتی ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی کافر کو مسلمان فرض کر کے قتل کرے۔ تو یہ اپنے ظن کی وجہ سے گناہ گار ہے اگر چہ کافر کو قتل کرنے کی وجہ سے مصلحت ایک گونہ حاصل ہوگئی۔ اسی طرح ایک شخص شراب کو سرکہ گمان کر کے بہائے تو اگر چہ اس کے اس فعل سے ایک مفسدہ کا خاتمہ ہوا، لیکن وہ اپنے گمان کی وجہ سے عاصی ہی ہوگا۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ جرح کرنے والا صرف ان اسباب کو بیان کرے گا جو شہادت یا روایت پر اعتراض اٹھاتے ہوں۔ لہٰذا اس کے لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ فلاں ولد الزنا ہے، نہ اس کا باپ معلوم ہے اور نہ ماں۔ اسی طرح دوسرے ایسے درد انگیز جملے جن کا شہادت و روایت سے کوئی تعلق نہ ہو۔

خلاصۂ کلام یہ کہ گواہوں کی جرح جس کے نتیجے میں عیوب کا ذکر اور افشاے راز کرنا پڑتا ہے، ضرورت کے وقت جائز ہے؛ لہٰذا اس کو بقدر ضرورت استعمال کیا جائے گا۔ اور جب ادنیٰ جرح سے کام چلے تو اسی کے ساتھ شروع کرے گا، لیکن اگر وہ کافی نہ ہو تو پھر اس کے بعد جو درجہ ہے، اس سے آغاز کرے گا۔

(۶) فتویٰ طلب کرنا:

امام نوویؒ نے ریاض الصالحین میں اور امام غزالیؒ نے احیاء علوم الدین میں یہ ذکر کیا ہے کہ کسی آدمی کی غیبت، چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ، کسی شرعی مقصد کے لیے جائز ہے، جب اس مقصد کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حصول غیبت کے بغیر ممکن ہی نہ ہو۔ان اغراض میں استفتاء بھی ہے۔

افشاے راز غیبت ہی کا ایک جزء ہے، بشرطیکہ جس کا راز ہو وہ اسے سن کر برا مانتا ہے۔تو افشاے راز کی بھی اجازت ہونی چاہیے؛ کیونکہ کسی چیز کا جائز ہونا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی تمام جزئیات جائز نہ ہو جائیں۔استفتاء میں غیبت اور افشاے راز کی مثال یہ ہے کہ مستفتی مفتی سے کہے کہ میرے باپ یا بھائی یا بیوی نے مجھ پر ظلم کیا ہے،تو اب میں کس طرح اس ظلم سے نجات پاؤں؟ صحیح اور محفوظ راستہ یہی ہے کہ مسئلہ پوچھنے والا اشارے کنایے سے کام لے،مثلاً وہ کہے کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس پر اس کے والد، بھائی یا بیوی نے ظلم کیا ہو؟ البتہ کسی کو معین کرنا مباح ہے۔(۱)

کیونکہ حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا:

إن أبا سفيان رجلٌ شحيحٌ ، و لا يعطيني ما يكفيني و ولدي إلّا ما أخذتُ منه ، وهو لايعلم؟ فقال ﷺ : خذي مايكفيك وولدك بالمعروف.(۲)

ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہیں۔وہ مجھے اتنا خرچہ نہیں دیتے جو میرے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہو جائے۔مگر وہ جو میں اس سے خود لے لیتی ہوں اور اس کو اس کا علم نہیں ہوتا۔کیا میرے لیے ایسا کرنا جائز ہے؟ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: کہ عام دستور کے موافق تمھارے اور تمھارے بچوں کے لیے جتنا خرچہ کافی ہوتا ہے اس کو لے لیا کر۔

---

(۱) إحیاء علوم الدین ج ۳ ص ۳۰۲، باب الاعذار المرخصة فی الغیبة۔ ریاض الصالحین ص ۴۴۱، باب ما یباح من الغیبة۔

(۲) بخاری ج ۲ ص ۸۰۸، کتاب النفقات باب إذا لم ینفق الرجل فللمرأة أن تأخذ بغیر علمه ما یکفیها۔۔۔۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چونکہ استفتاء میں غرض یہ ہے کہ سوال بالکل واضح ہو، تاکہ مفتی ظاہر سوال کے مطابق فتویٰ دے، اس لیے ضروری ہے کہ کوئی فرضی یا حقیقی واقعہ کا سوال میں ذکر کیا جائے۔ اس طرح کرنے سے بعض اوقات راز بھی ظاہر ہو جاتا ہے، لیکن بوقت ضرورت ایسا کرنا جائز ہے۔ ہاں دوسرے تمام اعذار شرعیہ کی طرح یہ بھی بقدر ضرورت ہوگا۔ اگر اشارے کنائے سے مقصد پورا ہو سکتا ہو تو اس کے ذریعے افضل ہے۔ اسی طرح وہ مسائل جو حدود سے متعلق ہیں جیسے زنا کے بارے میں سوال تو اس میں بھی اشارہ کنایہ ہی افضل ہے۔ ورنہ سائل کو قاذف یعنی تہمت لگانے والا شمار کیا جائے گا۔ جیسا کہ اپنے سوال میں یہ کہے:

ما حكم الإسلام في رجل زنى باخته أو أمه ؟ أو نحو ذلك .(۱)

کہ اس شخص کے بارے میں اسلام کا حکم کیا ہے، جو اپنی بہن یا ماں کے ساتھ زنا کرے یا اس طریقے سے اور سوالات کرے۔

(۷) صاحب راز کی افشاء پر رضامندی:

ہم نے ماقبل میں بیان کیا کہ خاص اور انفرادی زندگی سے متعلقہ اسرار کا ماخذ اور سرچشمہ یہ ہے کہ افراد کو شریعت کے مقرر کردہ حدود کے اندر آزاد زندگی کا کامل اختیار ہے اور یہی وہ سبب ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی زندگی کے لیے اسرار بناتا ہے۔ لیکن یہ معنی اور علت اس وقت زائل ہو جاتی ہے کہ جب وہ خود اپنی مرضی سے ان اسرار کو افشاء کرنے کے لیے افراد کو چنے اور بغیر کسی فرق کے ان کو اسرار کے بارے میں اطلاع دے۔ ایسی حالت میں یہ فطری آزادی علانیہ حالت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور پھر اس کا کتمان لازم نہیں ہوتا۔

---

(۱) شریف۔ کتمان السر وإفشاؤہ فی الفقہ الإسلامی ص ۱۲۳-۱۴۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک ایسا امر ہے کہ جو رازوں کی طبعی خصوصیت کو ختم کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر اس شخص کی گرفت میں آجاتے ہیں، جو ان کو جان لیتا ہے۔ افشاے راز پر رضامندی دو صورتوں میں ہو سکتی ہیں: پہلی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنے اسرار کو خود ظاہر کرے۔ اور دوم یہ کہ جس کا راز ہو وہ خود اس بات پر راضی ہو جائے کہ دوسرے اس کی راز کو ظاہر کرے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلی صورت خود اپنی رازوں کا اظہار:

آدمی اس کا مکلف ہے کہ وہ اپنے خاص اسرار کی حفاظت کرے قطع نظر اس سے کہ ان کی نوعیت کیا ہے اس لیے جب کوئی انسان اپنے خاص اسرار خود ظاہر کرتا رہتا ہے، جیسے لوگوں کے سامنے اس کو بیان کرے یا حاکم وقت وغیرہ کے سامنے اس کا اظہار واعتراف کرے، تو اس افشاء کے بعد یہ اسرار نہیں رہتے۔ اور آدمی اپنے راز یا تو اقرار کے ذریعے ظاہر کرتا ہے یا اخبار کے ذریعے۔

(الف): اقرار کے ذریعے راز کا افشاء:

لغت میں اقرار کا معنی یہ ہے کہ کسی کے حق کو تسلیم کر کے اس کا اعتراف کیا جائے اور اصطلاح میں بعض نے یہ تعریف کی ہے:

إنه خبر يوجب حكم صدقه على قائله فقط بلفظه أو لفظ نائبه .(۱)

خود یا اپنے نائب کے ذریعے ایسی خبر دینا جس سے صرف اقرار کرنے والے پر کسی حکم کا اثبات ہو۔

أو هو إخبار عن ثبوت الحق للغير على نفسه .(۲)

---

(۱) محمد علیش۔ منح الجلیل ج ۶ ص ۴۱۹، باب فی بیان أحکام الإقرار۔

(۲) عینی۔ البنایۃ فی شرح الہدایۃ ج ۸ ص ۵۳۶، کتاب الإقرار۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور بعض نے یہ کہا ہے کہ اقرار یہ ہے کہ اپنے اوپر دوسرے کے لیے کسی حق کا اقرار کیا جائے۔

وہ افشاء جس کو اقرار شمار کیا جاتا ہے یہ ان چیزوں کے بارے میں اقرار ہے جس کے ساتھ دوسروں کے حقوق متعلق ہوتے ہیں۔ اور حقوق یا کسی آدمی کے ہوں گے یا اللہ تعالیٰ کے۔ لہٰذا جب حق کسی شخص اور آدمی کا ہو تو پھر لازم ہے، اگر ضرورت اس کا متقاضی ہو، کہ اس کے بارے میں اقرار کیا جائے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنفُسِكُمْ ﴾ .(۱)

ترجمہ: انصاف قائم کرنے والے بنو، اللہ کی خاطر گواہی دینے والے چاہے وہ گواہی تمہارے اپنے خلاف پڑتی ہو۔

اور اپنے خلاف گواہی صرف اقرار کی صورت میں ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر حق اللہ کا ہو اور حقوق اللہ شبہے کی وجہ سے ساقط ہوتے ہیں، جیسے حد زنا، چوری اور شراب خوری کا حد ہو، تو پھر اس پر واجب نہیں کہ اس کا اقرار کرے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس کو چھپائے۔(۲)

جب ایک آدمی ان حقوق سے متعلق کسی راز کا افشاء اپنی مرضی سے کرتا ہے، تو اس وقت مواخذہ ضروری ہو جاتا ہے۔(۳)

اور اسرار اور ان سے متعلقہ حقوق کی نوعیت بدلنے سے سزا و مواخذہ کی کیفیت بھی بدلتی رہتی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اپنے اوپر قصداً قتل کا اقرار کرے تو اس کے حق میں قصاص لازم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی موجب حد راز کا افشاء کرے تو اس پر حد واجب ہوتا ہے۔ اور

---

(۱) سورۃ النساء، آیت: ۱۳۵۔

(۲) محمد نجیب مطیعی۔ تکملۃ المجموع شرح المہذب ج ۲۳ ص ۲۳۵۔

(۳) محمد علیش۔ منح الجلیل ج ۶ ص ۴۲۰، مطیعی۔ تکملۃ المجموع ج ۲۳ ص ۲۳۵، ابن قدامۃ۔ المغنی ج ۵ ص ۴۷۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کے علاوہ باقی رازوں کے افشاء میں تعزیر لازم ہوتی ہے۔

مختصر سیدی خلیل میں مذکور ہے:

یؤاخذ المکلف بلاحجر بإقراره لأهل لم یکذبه ، ولم یتهم .(۱)

عاقل بالغ کا مواخذہ وگرفت اس کے اقرار کی وجہ سے کیا جائے گا، جب کہ ایسے شخص کے سامنے اقرار کیا ہو کہ جو نہ اسے جھٹلاتا ہو اور نہ اس پر تہمت لگاتا ہو۔

(ب): اخبار کے ذریعے سے افشاے راز:

جب کوئی اپنے انفرادی رازوں کو فاش کرے، حالیکہ اس کا تعلق نہ تو دوسروں کے حقوق سے ہو اور نہ اللہ تعالیٰ کے حقوق سے، بلکہ اس کا تعلق محض اس کی مصلحت سے، تو پھر دیکھا جائے گا، اگر یہ راز ایسا ہو کہ افشاے کے بعد بھی صاحب راز اس کے اظہار کو برا مانتا ہو، تو پھر اس کو بیان کرنا غیبت میں شمار ہوتا ہے اور شارع نے غیبت سے روکا ہے۔ اور اگر وہ اس کو برا نہ مانے تو پھر یہ غیبت کے زمرے میں تو نہیں آتا، البتہ اس کا اظہار کرنے میں پھر بھی تفصیل ہے۔ اگر اظہار میں کوئی مصلحت ہو تو پھر تو جائز ہے، ورنہ مکروہ ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

((مَن کان یؤمن باللّٰه والیوم الآخر فلیقل خیراً أو لیصمت)).(۲)

جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اُسے چاہیے کہ یا تو بھلائی کی باتیں کریں یا خاموش رہے۔ اور اگر اس کے اظہار سے کسی فساد کا اندیشہ ہو، تو پھر تو اس بارے میں بات کرنا حرام سمجھا جائے گا۔

---

(۱) مختصر سیدی خلیل۔ المطبوع مع منح الجلیل ج ۶ ص ۴۱۸، باب فی بیان أحکام الإقرار۔

(۲) بخاری ج ۲ ص ۹۵۹، کتاب الرقائق باب حفظ اللسان۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اخبار کے طور پر آدمی کا اپنا راز ظاہر کرنا جائز ہے۔ ہاں اس صورت میں جائز ہے کہ جس میں کوئی مصلحت ہو۔ مثلاً کسی اقتصادی کمپنی کی تعمیر وترقی میں اپنی کامیابی کا راز ظاہر کرے۔ یا اپنی اولاد کی بہتر تربیت کے بارے میں اپنی کامیابی کا راز ظاہر کرے، تاکہ لوگ بھی اس معاملے میں اس کی تجربات پر عمل کرے، تو نہ صرف یہ جائز بلکہ مستحب بھی ہے؛ کیونکہ یہ باہمی تعاون کی ایک شکل ہے۔

لیکن جب ایسی بات کو ظاہر کرے کہ جس کے اظہار میں فساد کا خطرہ ہو، جیسے لوگوں کو بتائے کہ وہ اسلامی ریاست کے انٹیلی جنس والے شعبے میں نوکر ہے۔ یا فسق وفجور کے کسی عمل مثلاً گانا بجانے میں اپنی کامیابی کا راز ظاہر کرے، تاکہ لوگ بھی اس کے پیچھے چلے، یا فخر وریاء کے طور پر لوگوں کے سامنے اپنے مال کا اظہار کرے، تو ان جیسے امور اسلامی شریعت میں حرام ہیں۔

کیونکہ خاموش رہنے کی فضیلت صرف اس شخص کے لیے نہیں کہ جو اس افشاء شدہ راز کو سنے اور اسے دوسرے کے سامنے بیان نہ کرے، بلکہ ابتداء سے صاحب راز پر بھی یہ لازم ہے کہ اپنے آپ کو افشاء سے بچائے رکھو۔

دوسری صورت صاحب سر کا اپنے اسرار کے افشاء پر رضامندی:

جب صاحب سر خود اس بات پر راضی ہو کہ راز دار اس کی بات کو ظاہر کرے، تو کیا اُس راز دار کو افشاء کی صورت میں مجرم سمجھا جائے گا یا نہیں؟ یہ مسئلہ وکالت کے باب کے تحت داخل ہوتا ہے؛ کیونکہ اس کا دوسرے کو افشاء کی اجازت دینا ایسا ہے جیسے کوئی دوسرے کو اپنے اموال میں بیع وشراء کے ذریعے تصرف کا حکم دے۔ جبکہ ایسی صورت میں وہ مالکِ راز کے رازوں کو ظاہر کرنے میں اس کا وکیل ہوتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور جب وکیل یا امین دوسروں کے اسرار کو ان کی اجازت کے بعد افشاء کرنا چاہے تو پھر دو حالتیں ہیں: یا تو اس افشاء سے مالکِ راز کو کوئی نقصان کا ازالہ کیا جائے گا اور اس قاعدے کی بنیاد آنحضرت ﷺ کا یہ قول ہے:

لا ضرر ولا ضرار)) .(۱)

نہ خود کو نقصان پہنچایا جائے اور نہ دوسروں کو۔

اور علمائے کرام نے وکالت کے باب میں یہ مسئلہ ذکر کیا ہے کہ اگر کسی کو عقد فاسد میں وکیل بنایا جائے تو اس کو ایسا عقد کرنے کی اجازت نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے اس عقد کی اجازت نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس کا موکل (وکیل بنانے والا) یہ عقد نہیں کرسکتا تو وکیل تو بطریقہ اولیٰ نہیں کرسکتا۔(۲)

ایسے عقد میں کسی کو وکیل بنانا جس سے کوئی فساد لازم آتا ہو، مثلاً ایسے افشائے راز میں کسی کو وکیل بنانا جس میں کوئی فساد ہو، عقد فاسد شمار کیا جاتا ہے۔

لہٰذا جب کوئی شخص کسی ناشر کے ساتھ اس امر کا معاہدہ کرے کہ وہ اس کی سوانح عمری کے متعلق ایک کتاب شائع کرے، اور اسی کتاب میں ایسے اسرار ہوں کہ جن کا اظہار اسلامی معاشرے کے آداب کے مخالف ہوں، تو ناشر کے لیے ہرگز جائز نہیں کہ اس کتاب کو شائع کرے اور ان اسرار کو فاش کرے۔ بصورتِ دیگر اسے سزا دی جائے گی۔

ایسی حالت میں اس شخص کا اپنے اسرار کے اظہار پر راضی کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جیسے اس شخص کی رضامندی کا کوئی اعتبار نہیں جو دوسرے بندے کے ساتھ کسی عورت سے زنا پر رضامند ہو جائے۔ ایسی صورت میں اس کو زنا پر سزا دی جائے گی۔

---

(۱) مسند أحمد ج ۱ ص ۳۱۳ رقم: ۲۸۶۷، ابن عابدین۔ الأشباہ والنظائر ج ۱ ص ۱۰۵، القاعدۃ الخامسۃ۔

(۲) ابن قدامۃ۔ المغنی ج ۵ ص ۲۵۲، فصل وکلہ فی عقد فاسد۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح جب کوئی رازدار کمپنی کسی کو اپنے ایجاداتی رازوں کے افشاء کا وکیل بنائے اور اس سے ریاست کو بھاری نقصان پہنچتا ہو، مثلاً دشمن کو ان ایجاداتی معلومات سے فائدہ پہنچتا ہو، تو وکیل یا امین پر ایسی صورت میں بھی کوئی ذمہ داری نہیں کہ وہ ان رازوں کو افشاء کرے۔

لیکن جب صاحب راز کی رضامندی سے افشاے راز پر کوئی نقصان لازم نہ آتا ہو، مثلاً اس سے افشاء میں کوئی شرعی مصلحت ہو، تو امین کے لیے اس کا افشاء جائز ہے بلکہ بعض اوقات تو واجب ہوتا ہے، مثلاً جب اس راز کے ساتھ کسی دوسرے بندے کا حق متعلق ہو، جیسا کہ اپنے وکلاء میں کسی کو وکیل بنائے کہ وہ اس کے قرض کے بارے میں ورثہ کو یہ راز بتانا واجب ہے؛ کیونکہ اس راز کے ساتھ قرضداروں کا حق متعلق ہے۔ اور اس قسم کا افشاء پیشے کی رازداری کی توہین نہیں، بلکہ یہ ایک واجب کی ادائیگی ہے۔

البتہ ان امور میں تمام معاملہ صرف صاحب راز کے اختیار پر نہیں چھوڑا گیا ہے کہ افشاے راز اور پر مرتب ہونے والے اثرات میں مصلحت یا فساد کا اندازہ وہ ہی لگائے، بلکہ راز کے معاملے میں اس کے ساتھ رازدار اور امین بھی شریک ہوگا، چاہے وہ اس کا وکیل ہو یا طبیب ہو یا دوست، تا کہ اس پر جو ذمہ داری عائد ہے، وہ خوب اچھے طریقے سے اُسے ادا کرے۔ تا کہ افشاے راز اور قواعد دین کے درمیان اور اسی طرح کا اگر افشاء کا تعلق پیشوں سے ہو تو پیشوں اور ان کے نظام کے درمیان کوئی ٹکراو پیدا نہ ہو۔

لہٰذا وکیل یا طبیب کو اس کا اختیار ہے کہ صاحب راز کی رضامندی کے باوجود راز کے افشاء نہ کرنے کو ترجیح دے۔ اس لیے کہ کبھی کبھار کچھ ایسے اسباب اُس کے مدنظر ہوتے ہیں جو اس کو اس کے بارے میں بات کرنے سے روکتے ہوں۔ البتہ یہ معاملہ اس کی صوابدید پر چھوڑا گیا ہے۔ اس تفصیل سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ افشاے راز کی اجازت کی صورت میں راز کا اظہار لازمی اور حتمی نہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوتا۔ بلکہ آخر میں معاملہ دوسرے شخص کے سپرد ہوتا ہے کہ وہ کتمان وافشاء دونوں کے اعذار کے درمیان موازنہ کرے، اور وہ جو فیصلہ کرے، اس پر اس کی وجہ سے قدغن نہیں لگایا جائے۔ لیکن وہ جس کا امین و وکیل ہے، اس فیصلے میں وہ اس کے خاص و عام مصالح کی رعایت کرے گا۔ اور بندگانِ خدا کے مصالح کے حصول میں اس کا یہ رویہ نیکی اور پرہیزگاری میں باہمی تعاون وامداد سے تعبیر کیا جائے گا۔(۱)

افشاے راز میں مُجاز شخص کی ذمہ داریاں:

جس کو دوسرا شخص برضا ورغبت اپنے اسرار ظاہر کرنے کی اجازت دے، اس کو چاہیے کہ وہ مندرجہ ذیل باتوں کا اہتمام کرے:

(ا) صرف ان واقعات وامور کا افشاء کرے جن کی صاحبِ راز کی طرف سے اجازت ہے لہٰذا مجاز شخص کو اس کا اختیار نہیں کہ وہ ان واقعات کے علاوہ دوسری چیزوں کو چھیڑے کہ جن کے افشاء پر دونوں کے درمیان موافقت ہو کیونکہ دوسرے شخص کی اجازت سے کسی کے اسرار فاش کرنا وکالت ہے اور وکالت میں یہ شرط ہے کہ وکیل وہی ذمہ داری سرانجام دے گا، جس پر موکل کے ساتھ عقد وکالت کے دوران اس کا اتفاق ہوا ہے۔

مثلاً کسی چیز کے خرید وفروخت میں کسی کو وکیل بنایا جائے کہ وہ ایک مخصوص رقم کے ساتھ، یا مخصوص شخص سے یا مخصوص زمان ومکان میں عقد کرے گا، تو وکیل کے لیے جائز نہیں کہ اس معاہدے کے خلاف فعل سرانجام دے البتہ اُس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس سے بہتر طریقے سے

---

(۱) أحمد کامل سلامۃ۔ الحمایۃ الجنائیۃ لأسرار المھنۃ ص ۵۷۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تصرف کرے، لیکن اگر موکل نے اس سے بھی روکا تو پھر یہ بھی جائز نہیں۔(۱)

(۲) افشاے راز میں صرف ان وسائل وذرائع کو استعمال کرے گا جس پر صاحب راز راضی ہو۔ لہٰذا جب ایک شخص دوسرے کو کسی امر کی اجازت دے کسی مخصوص غرض کے لیے، تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے کسی دوسرے غرض کے لیے استعمال کرے۔(۲)

(۳) جس اندازے پر صاحب راز کا رضا ہو اس اندازے تک محدود ہونا جیسے ایک شخص دوسری شخص کو ایک چیز ایک معلوم ہدف کے لیے دیدیا تو اس کا استعمال دوسری ہدف میں جائز نہیں ہے۔

افشاے راز پر رضامندی کے شرائط:

افشاے راز کی اجازت میں وہی شرائط ہوتی ہیں جو وکالت میں ہوتی ہیں۔ کیونکہ ہم نے یہ بیان کیا کہ اذن بالافشاء درحقیقت توکیل (وکیل بنانا) کے قبیلے سے ہے۔ یہ شرائط ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

(۱): اجازت ایسے شخص کی جانب سے ہو جو بذات خود تمام تصرفات کرسکتا ہو، اور اسی پر اُن تصرفات کے احکام بھی اس پر لازم ولاگو ہوتے ہوں کیونکہ وکیل کا تصرف موکل سے ماخوذ اور مستفاد ہوتا ہے لہٰذا یہ ضروری ہے کہ موکل کو بھی اس تصرف کا اختیار حاصل ہو، تاکہ دوسرے کو بھی یہ اختیار دے سکے۔(۳)

---

(۱) عینی۔ البنایہ ج ۱۲ص ۲۶، باب الوکالۃ بالبیع والشراء۔ محمد علیش۔ منح الجلیل ج ۶ ص ۲۸۷۔

(۲) طارق احمد۔ الحمایۃ الجنائیۃ لأسرار الأفراد ص ۷۶/۷۷۔

(۳) عینی۔ البنایہ ج ۱۲ص ۱۷، کتاب الوکالۃ۔ مغنی المحتاج ج ۳ص ۲۳۲، کتاب الوکالۃ۔ المغنی ج ۵ص ۲۰۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲): وکیل یا ماذون امین وراز دار کے لیے شرط یہ ہے کہ خود اس کا اپنی ذات کے لیے وہ تصرف کرنا صحیح ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جس پر غشی طاری ہو یا وہ بچہ یا پاگل یا مجنون ہو، یا وہ نیند کی حالت میں ہو، یا وہ نیم پاگل ہو، تو ان کے حق میں اجازت درست نہیں؛ کیونکہ ان میں تصرف کی اہلیت نہیں۔(۱)

(۳): تیسری یہ کہ جس راز کے افشاء کی اجازت دی گئی ہے وہ صاحب راز کا اپنا راز ہو نہ کہ دوسرے شخص کا۔ لہٰذا اجازت اس وقت بھی درست نہیں ہوتی جب راز دوسرے کا ہو۔ کیونکہ یہ مثلاً ایسے چیز کی توکیل بن جائے کہ موکل خود اس کا مالک نہیں، یا اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی عورت کو طلاق دے، اس بنیاد پر کہ وہ عنقریب اس سے شادی کرے گا؛ اور یہ دونوں بالکل باطل ہیں۔ اسی طرح رضامندی میں شرط یہ ہے کہ وہ ضمنی یا صریحی ہو۔ پھر صریحی بھی دو قسم پر ہیں: کتابتی یا زبانی۔(۲)

(۴): ضمنی رضامندی وہ ہے کہ جس پر عرف اور قرائن دلالت کرے۔ جیسے کوئی مریض ڈاکٹر کے پاس تشخیص کے لیے جانے کے وقت اپنے رشتہ داروں میں سے کسی کو ساتھ لے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس پر راضی ہے کہ رشتہ دار اس کے مرض کی حقیقت سے خبردار ہو جائے۔

ایسے حالات میں ڈاکٹر کے لیے بھی کوئی حرج نہیں کہ ان کے سامنے مریض کا معائنہ خوب چھان بین اور باریک بینی سے کرے۔ لیکن یہ اس وقت تک جب تک مریض خود چیکنگ کے دوران ان کو ساتھ لے جایا کرے۔(۳)

---

(۱) خطیب شربینی۔ مغنی المحتاج ج ۲ ص ۲۱۷، کتاب الوکالۃ۔

(۲) ابن قدامۃ۔ المغنی ج ۵ ص ۲۰۵۔

(۳) أحمد کامل سلامۃ۔ الحمایۃ الجنائیۃ لأسرار المہنۃ ص ۵۸۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۵) رضامندی کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس کا اظہار خود صاحبِ راز کی جانب سے ہو۔ اور اگر مالکِ راز خود بچہ یا مجنون ہو تو پھر یہ اس کے ولی ونگران کی طرف سے ہو۔ جیسا کہ یہ وکالت میں شرط ہے۔(۱)

البتہ اگر شوہر ڈاکٹر کو اجازت دے کہ وہ اس کی بیوی کے مرض کو افشاء کرے تو اس اجازت کا کوئی اعتبار نہیں۔ چونکہ راز ایک ذاتی اور شخصی حق ہے؛ لہٰذا اگر مالک راز وفات پا جائے تو اُس کی وفات سے اس کے راز اس کے ورثاء کی طرف منتقل نہیں ہوتے۔ تاہم اس صورت میں منتقل ہو سکتے ہیں کہ جب ان کی کوئی مالی قیمت ہو۔ مثلاً ایجادات سے متعلقہ اسرار۔ لیکن جن کی کوئی مالی قیمت نہیں ہوتی، ان میں وراثت جاری نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں امین کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ورثہ پر اعتماد کر کے ایسی رازوں کو فاش کرے۔

(۸) مشورے کے لیے رازشوریٰ پر ظاہر کرنا:

امیر پر لازم ہے کہ اہم امور میں اہل لوگوں کے ساتھ مشورہ کرے، مشورہ کی خاطر امیر شوریٰ میں وہ تمام اہم امور ذکر کرے، جو مشورے کے لیے ضروری ہو۔ اور امیر اس وجہ سے کچھ نہ چھپائے کہ یہ راز ہے بلکہ اس کا اظہار ضرورت اور مصلحت ہے۔ البتہ شوریٰ میں تذکرہ کرنے کے بعد تمام شرکاء کا فرض بنتا ہے کہ ان امور کا تذکرہ کسی اور سے نہ کریں۔

حضور اقدس (ﷺ) کا ارشاد گرامی ہے :

((المجالس بالأمانة)) (۲)

---

(۱) خطیب شربینی۔ مغنی المحتاج ج ۳ ص ۲۳۲، کتاب الوکالۃ۔

(۲) أبوداؤد ج ۲ ص ۳۲۰، کتاب الأدب باب فی نقل الحدیث۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجالس کی باتیں امانت ہیں۔

علامہ ماوردیؒ (متوفی ۴۵۰ھ) لکھتے ہیں:

ينبغي للملك أن لايمضي الأمورَالمستبهمة بهاَ جس رأيه ،ولاينفذ عزائمه المحتملة ببداهة فكره تحرزاً من إفشاء سرّه ، و أنفةً من الاستعانة بغيره حتى يشاور ذوي الأحلام والنُّهى،ويستطلع برأي ذوي الأمانة و التُّقى ممن حنكتهم التجاربُ فارتاضوا بها ، وعرفوا موارِدَ الأمور، وحقائقَ مصادرها . (۱)

حاکم کے لیے ضروری ہے کہ وہ غیر واضح امور میں صرف اپنی رائے پر عمل نہ کرے نہ اپنے متوقع ارادوں کو سرسری غور وفکر سے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے، افشاے راز کے خوف یا دوسروں سے مدد لینے میں خفت محسوس کرنے کی وجہ سے، بلکہ اُسے چاہیے کہ وہ عقلمند اور ہوشیار لوگوں سے مشورہ کرے، اور امانتدار وتقویٰ دار لوگوں کی رائے حاصل کرے، وہ لوگ جو تجربوں کی چکی سے گزرے ہوں اور خوب محنت کی ہو جو معاملات کو سمجھتے ہوں اور ان کی تہہ تک پہنچ سکتے ہوں۔

اسی طرح علامہ ماوردیؒ نے فرمایا ہے:

اعلم أن من الأسرار مالايستغني فيه عن مطالعة صديقٍ مساهمٍ و استشارةِ ناصحٍ مسالمٍ فليخترِ العاقلُ لسِرّهِ أميناً إن لم يجد إلى كتمه سبيلاً مَنْ كان عاقلاً، أميناً، ذا دِينٍ ونُصْحٍ ،ومروّءة؛فإن هذه الأمور تمنع من الإذاعة و توجب حفظَ الأمانة . ويتحرى في اختيار مَن يأتمنه عليه ويستودعه إياه فليس كُلّ مَن كان على الأموال أميناً على الأسرار مُؤتَمَناً ، والعفةُ مِن الأموال أيسر مِن العفة عن

(۱) تسہیل النظر ص ۹۹، الفصل الثانی عشر المشورۃ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إذاعة الأسرار. (۱)

فلاينبغي للعاقل أن يظهر سراً حتى يعلم أنه إذا ظهر لايتاذى بظهوره.(۲)

جان لیجیے کہ بعض راز ایسے ہوتے ہیں کہ اس میں مخلص دوست کو باخبر رکھنا ضروری ہوتا ہے اور خیر خواہ شخص سے مشورہ لینا ضروری ہوتا ہے، پس تم اپنے راز کے لیے اس شخص کو منتخب کرلو جو عقلمند، امین، دیندار، خیر خواہ اور صاحب مروت ہو، اس لیے کہ یہ صفات انسان کو راز کے افشاء سے روکتی ہیں اور اس کی حفاظت لازم کر دیتی ہیں، پس تم خوب غور وفکر کرو اس شخص کے انتخاب کا جس کو تم اپنے بھیدوں کا امین بنا رہے ہو، کیونکہ ہر وہ شخص جو مال کی حفاظت کرنے والا ہو، وہ راز کی حفاظت کرنے والا نہیں ہوسکتا؛ اس لیے کہ مال کی حفاظت آسان ہے بنسبت راز کی حفاظت کے۔

پس عاقل کے لیے مناسب نہیں ہے کہ راز افشاء کرے اُس وقت تک کہ اس کو معلوم ہو کہ راز کے افشاء کرنے پر اس کو ضرر نہیں پہنچ رہا ہے۔

علامہ جہشیاریؒ (متوفی ۳۳۱ھ) لکھتے ہیں:

للوزير على الملك ،وللكاتب على الصاحب ثلاث خصالٍ : رفع الحجاب عنه، وإتهام الوُشاة عليه ، وإفشاء السرّ إليه . (۳)

وزیر کے بادشاہ پر اور کاتب ومنشی کے اپنے مشیر پر تین خصلتوں کا حق ہے: ایک یہ کہ اس کے ساتھ ملاقات آسانی سے کریں۔ دوسری یہ کہ ان کے حق میں چغلخور کی بات نہ مانیں۔ تیسری یہ کہ اپنے راز کو اس پر ظاہر کریں۔

---

(۱) أدب الدنیا والدین ص ۴۸۵، تسہیل النظر ص ۹۳، طرطوشی۔ سراج الملوک ج ۲ ص ۴۲۰۔

(۲) ابن جوزی۔ صید الخاطر ج ۱ ص ۱۴۹، فصل کتمان السر۔

(۳) کتاب الوزراء والکتاب ص ۱۰، مقدمۃ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعض مشائخ نے صلاح الدین ایوبی کو نصیحت کے واسطے خط لکھا۔ اس میں لکھا تھا:

إنک إن کتمت حالک عن أرباب دولتک سیؤول إلی إهمالهم و انک غیر واثق بهم صفي قلوبهم ولامنتفع بهم .(۱)

اگر آپ ریاست کے ذمہ داروں سے اپنی حالت کو پوشیدہ رکھیں گے تو اس سے وہ بے کار ہو جائیں گے اور ان کے دلوں میں یہ آئے گا کہ آپ ان پر اعتماد نہیں کرتے۔ باوجود یکہ وہ صاف دل ہیں اور اسی طرح آپ ان کے نفع رسانی سے محروم ہو جائیں گے۔

امراء اور حکام کے لیے مشورے کا اہمیت:

امراء اور رؤساء کے لیے مشورہ کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے بارے میں امام نوویؒ لکھتے ہیں:

یتأکد الأمر بالمشاورة في حقّ وُلاة الأمور العامّة کالسلطان، والقاضي، و نحوهما والأحادیث الصحیحة في مشاورة عمر بن الخطابؓ أصحابَه ، و رجوعه إلی أقوالهم کثیرةٌ مشهورةٌ . (۲)

بادشاہ، قاضی اور دیگر حکام کے لیے شریعت کی طرف سے یہ تاکیدی حکم ہے کہ اہل لوگوں سے مشورہ کریں۔ حضرت عمر فاروقؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کرتے اور ان کے کہنے کی طرف ان کا رجوع بہت زیادہ اور مشہور ہے۔

---

(۱) أرموی۔ آداب الملوک بالعدل ص ۲۴۳، الباب العاشر فی فضائل کتمان السر۔

(۲) الأذکار ص ۴۶۵، باب الحث علی المشاورة۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۹) ضرورت اور مصلحت کے وقت راز افشاء کرنا:

کبھی راز کے اظہار کی ضرورت ہوتی ہے اور اظہار سے بڑا خیر مرتب ہوسکتا ہے، تو پھر اس صورت میں راز کا اظہار جائز ہے۔ نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا ہے:

((المجالسُ بالأمانةِ إلاّ ثلاثُ مجالسِ :مجلسُ سفكِ دمٍ حرامٍ ، أو فرجٍ حرامٍ ، أو اقتطاعُ مالٍ بغيرِ حقٍ)) . (۱)

مجالس کا دارومدار امانت پر ہے، سوائے تین مجالس کے، ایک وہ جس میں ناحق کسی کے قتل کا منصوبہ بنایا گیا ہو، یا کسی کے ساتھ زنا کرنے کا، یا اس کے مال کے غصب کیے جانے کا۔

مذکورہ تین مجالس امانت نہیں ہیں اور اس کے اظہار میں مصلحت اور ضرورت ہے تو مذکورہ تین مجالس کا راز اس متعلقہ شخص کو بتایا جائے گا کہ وہ نقصان سے اپنے آپ کو بچائے ۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں :

حاصل هذه المجالس الثلاثة أن يكون المشورة فيهاالضررنفس أحد،أو ماله،أوعرضه،أويكون فيها تذكرة تلك الأشياء فلايجوزإخفاء ها،فإذا كان فيه ضررشخص فحرم لأجل ذلك فالمنع عَمّافيه ضررعامة المسلمين أشدّ . (۲)

ان تین مجالس کا حاصل یہ ہے کہ کسی کے نفس، مال، اور عزت لینے کے لیے مشورہ یا تذکرہ ہو چکا ہو تو اس مشورے اور تذکرے کا خفیہ رکھنا جائز نہیں اور جب ایک خاص راز کو ضرر کے شبہ میں فاش کرنا گناہ ہے تو جب ایک بات کے اظہار میں عام مسلمانوں کو ضرر ہو، تو یہ اول کے بنسبت زیادہ گناہ ہے۔

---

(۱) أبوداؤد ج ۲ ص ۶۸۴، کتاب الأدب باب فی نقل الحدیث رقم: ۴۸۶۹۔

(۲) حیوۃ المسلمین ص ۳۸۱، الروح الرابع والعشرون فی المشورۃ والاتفاق۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) محتسب اور اسرار:

ظاہر منکرات کے بارے میں تحقیق وتفتیش محتسب کی ذمہ داری ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔ بُرائی کبھی مخفی ہوتی ہے، جب اسے لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کیا جائے۔ جیسے ایک شخص ہے جو منکرات کا ارتکاب چھپ کر کرتا ہے یا اپنے رشتہ داروں یا دوسرے لوگوں میں محدود افراد کے سامنے اس کا اظہار کرتا ہے اور بُرائی کبھی معروف ومشہور بھی ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر ایک معین جماعت یا ایک شخص لوگوں کے سامنے ایک عام مقام جیسے سڑک وغیرہ میں اس کا ارتکاب کرے۔ لہٰذا جب محتسب کو ان جیسی منکرات کا بغیر کسی تفتیش کے پتا چلے تو پھر اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان پر پردہ ڈالے، بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان کا ازالہ کرے، اگر چہ بوقت ضرورت اس میں طاقت سے بھی کام لینا پڑے۔

یا بعض حالات میں حکام یا عدالتی اداروں کو خبر دینا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے ان اُمور میں جن میں ان افعال کا مرتکب اپنے فعل سے منکر ہو۔ لہٰذا ایسی صورتوں میں محتسب کے لیے ضروری ہے کہ عدالتی اداروں کو اس بارے میں خبر دے۔ کیونکہ محتسب کے دائرۂ اختیار میں یہ نہیں ہوتا کہ دعوے کو سنے کہ جس میں مدعی کی طرف سے دلیل وبیان کی ضرورت ہوتی ہے اور منکر سے قسم لینا پڑتا ہے۔ یہ قاضی کے دائرۂ اختیار میں ہے۔(۱)

جب محتسب کسی مجرم کو سزا دے یا حاکم کو مجرم کے جرم کے بارے میں بتائے تو یہ مجرم خاص اسرار اور انفرادی زندگی کی حریت وآزادی کے مخالف نہیں۔ بلکہ محتسب کا یہ عمل ان ذمہ داریوں کی ادائیگی شمار کی جاتی ہے جن کا شارع نے اُسے حکم دیا ہے۔ اسی طرح یہ عام مصلحت اور نظام کی

---

(۱) عبدالکریم زیدان۔ اُصول الدعوۃ ص ۱۷۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کے مترادف ہے اور یہ دونوں اُمور انسان کے خاص مصالح پر مقدم ہوتے ہیں۔

صاحب راز کی وفات:

شریعت اسلامیہ میں یہ بات پوری وضاحت اور صفائی سے بیان کی گئی ہے کہ انسان کی رازوں کا احترام صرف اس کی زندگی میں نہیں کیا جائے بلکہ موت کے بعد بھی کیا جائے گا۔

چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَن غسل ميتاً و كتم عليه غفر له أربعين مرة)). (۱)

جو کسی میت کو غسل دے اور پھر اس کو کفنا دے، تو چالیس مرتبہ اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی کے رازوں کی حفاظت اس کی موت کے بعد بھی اس احترام کی علامات میں سے ہے، جو اسلام نے بحیثیتِ انسان اس کو عطا فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ اس احترام میں وہ وفات شدہ لوگ بھی شامل ہیں جو گمراہی پر تھے۔ لیکن وفات شدہ انسان کے رازداری کی حفاظت اور احترام کے ساتھ ساتھ چند اُمور ایسے ہیں کہ جن کے افشاء کی اجازت شریعت نے دی ہے، بلکہ اُن کا ذکر کرنا مستحب ہے، اور یہ وہ اُمور ہیں جو میت کے محاسن بیان کرنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((اذكروا محاسن موتاكم و كفوا عن مساويهم)). (۲)

اپنے وفات شدہ لوگوں کی اچھائیاں بیان کرو اور اُن کے بُرائیوں کے بیان سے درگزر کرو۔

مردوں کے محاسن کا بیان اس لیے بھی جائز ہے کہ تاریخ کی ترتیب اور علمی تحقیق میں مؤرخین

---

(۱) المستدرک ج ۱ ص ۵۰۵، کتاب الجنائز رقم: ۱۳۰۷۔

(۲) أبوداؤد ج ۲ ص ۳۲۳، کتاب الأدب باب فی النهی عن سب الموتی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور محققین کا راستہ مسدود نہ ہو؛ تاکہ بعد میں آنے والی نسلیں اور سے استفادہ کریں، مثلاً ایسے شخص کے محاسن کا بیان جو کہ علم دین اور قوموں کی خدمت میں مشہور ہو۔

تاہم اس کے کچھ حدود ہیں۔ وہ یہ کہ افشاے راز صرف ان اُمور میں ہوگا جو میت کے محاسن میں سے شمار کیے جاتے ہیں۔ لیکن اگر افشاء کا تعلق میت کے بُرائیوں سے ہو تو پھر یہ حرام ہے؛ کیونکہ یہ گالی ہے اور مُردوں کو بھی گالی دینا حرام ہے۔

حضرت عائشہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کر کے فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لا تسبوا الأموات ، فإنهم قد أفضوا إلى ما قدموا)) .(۱)

تم مُردوں کو گالیاں مت دو۔ کیونکہ وہ اپنے اعمال کے انجام کو پہنچ چکے۔

کسی کی وفات کے بعد اس کے راز کا اظہار اور اس کی شرعی حیثیت:

جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کا راز بتانا کیسا ہے اور اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

علامہ عینیؒ (متوفی ۸۵۵ھ) اپنی شرح بخاری میں رقم طراز ہیں:

قال المهلب : والذي عليه أهل العلم أن السِرّ لايباح إفشاؤه إذا كان على المُسر ضررٌ فيه ،وأكثرهم يقول : إذا مات المُسر فليس يلزم مِن كتمانه مايلزم في حياته إلاّ أن يكون عليه فيه غضاضةٌ في دينه.وقال الداوديّ:هذا مما لا ينبغي إفشاؤه بعد موته بخلاف سِرّ فاطمةؓ لأنه إنما أسر إليه بموته . (۲)

---

(۱) صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۸۷، کتاب الجنائز باب ما ینھی من سب الأموات۔

(۲) عمدۃ القاری، ج ۲۲، ص ۲۶۸، باب حفظ السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امام مہلبؒ نے کہا ہے کہ: اہل علم کا خیال یہ ہے کہ راز کا اظہار اس صورت میں جائز نہیں، جب راز رکھوانے والے کا اس میں نقصان ہو، اور اکثر اہل علم فرماتے ہیں کہ جب راز رکھنے والے کا انتقال ہو جائے، تو اس صورت میں اس کے راز کی حفاظت اتنی ضروری نہیں جتنی کہ اس کی حیات میں، البتہ اس صورت میں جب راز رکھوانے والے کا دینی نقصان ہو، تو پھر اس کی وفات کے بعد بھی اس کی حفاظت ضروری ہے۔

امام داودیؒ نے کہا ہے: یہ راز کی وہ قسم ہے جس کا موت کے بعد بھی ذکر مناسب نہیں، بخلاف حضرت فاطمہؓ کے راز کا کہ ان کو حضور (ﷺ) نے فرمایا تھا کہ مجھے موت آنے والی ہے، اس راز کا اظہار نہ کرنا صرف آپ کی زندگی میں اس کے چھپانے میں مصلحت تھی اور آپ (ﷺ) کی وفات کے بعد اس میں کوئی مصلحت نہ تھی، اس لیے حضرت فاطمہؓ آپ (ﷺ) کی وفات کے بعد بیان فرمادیا جیسا کہ اس واقعے کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

وفات کے بعد راز کا اظہار، اقسام اور احکام:

جب کوئی شخص مرجائے اور لوگوں کے پاس اس کے راز ہوں، تو اس کا کیا حکم ہے۔

اس کے بارے میں علامہ ابن حجرؒ (متوفی ۸۵۲ھ) فتح الباری میں لکھتے ہیں:

قال ابن بطالؒ: الذي عليه أهلُ العلم أن السِرَّ لايبُاح به إذا كان على صاحبه منه مضرة وأكثرهم يقول: إنه إذا ماتَ لايلزم مِن كتمانه ماكان يلزم في حياته إلاّ أن يكون عليه فيه غضاضةٌ.

امام ابن بطالؒ نے فرمایا کہ: اہل علم کی رائے یہ ہے کہ جب راز رکھنے والے کا راز کے بیان کرنے میں نقصان ہو، تو راز کا اظہار نہ کیا جائے گا اور اکثر علماء فرماتے ہیں کہ جب راز رکھنے والا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مرجائے، تو جس کے پاس راز رکھا ہو اس پر اس کی حفاظت اس قدر لازم نہیں جتنا کہ اس کی حیات میں، البتہ اس صورت میں بھی اس کی حفاظت لازم ہے جب موت کے بعد بھی اس کا نقصان ہو۔

اس کے بعد علامہ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

قلتُ: الذي يظهر انقسام ذلک بعدالموت إلى مايباح، وقديستحب ذكره و لو كرهه صاحبُ السرّ كأن يكون فيه تزكية له مِن كرامة، أومنقبة، أونحو ذلک و إلى مايكره مطلقاً، وقديحرم وهوالذي أشار إليه إبن بطالؒ، وقديجب كأن يكون فيه مايجب ذكره كحق عليه كان يعذربترک القيام به فيرجع بعده إذا ذكرلمن يقوم به عنه أن يفعل ذلک. (۱)

میں کہتا ہوں، راز رکھنے والے کی موت کے بعد راز کی ظاہری پانچ قسمیں ہیں: پہلی قسم: یہ ہے کہ راز کا اظہار مباح ہے، دوسری قسم یہ ہے کہ راز کہنا مستحب ہے اگر چہ راز کہنے والا اس کو پسند نہ کرے، جیسے راز کہنے والے کی کرامت ومنقبت وغیرہ کا اظہار ہو۔

تیسری قسم: یہ ہے کہ راز کا اظہار مطلقا مکروہ ہے۔

چوتھی قسم یہ ہے کہ راز کا اظہار حرام ہے اور یہ وہ قسم ہے، جس کی طرف ابن بطالؒ نے اشارہ کیا ہے۔ (جب راز کہنے والے کا اس میں نقصان ہو تو راز کا اظہار ناجائز ہے)۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ راز کا اظہار واجب اور ضروری ہوتا ہے مثلاً کسی شخص پر کسی کا حق ہو اور وہ اس کی ادائیگی سے عاجز ہو، اور کسی کو اس کا پتا ہو تو پھر اس کے متعلقین کو اس کی یاددہانی واجب ہے، جب کہ یقین ہو کہ وہ یہ حق ادا کریں گے۔

---

(۱) فتح الباری ج ۱۱ ص ۸۲، کتاب الاستئذان باب حفظ السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۱) عام مصلحت کے لیے افشاے راز، اور اس کے اقسام:

بعض حالات ایسے ہیں کہ جن میں افشاے راز واجب ہے۔ سربراہِ مملکت یا اس کے نائبین ان حالات میں رازداروں پر لازم قرار دیں کہ وہ ان کا افشاء کریں تا کہ وہ اہم مقاصد حاصل ہو، جن کا عام مصالح کے ساتھ تعلق ہے۔ انھی حالات مین چند درج ذیل ہیں:

(۱) متعدی امراض کے بارے میں ابلاغ:

موجودہ دَور میں معاشرتی ترقی خصوصاً طب کے میدان میں ترقیات نے اس امر کی طرف راہنمائی کی ہے کہ تمام ملک وقوم کی صحت عامہ کے لیے اور وبائی امراض سے بچاؤ کی غرض سے بعض اقدامات اُٹھائے جائیں۔ اس عام مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی وجہ سے مریض کے خاص مصالح کو قربان کیا جائے کہ جو اپنے مرض کا اور اس سے متعلقہ طبی معلومات کا اظہار گوارا نہیں کرتا۔

(۲) جھوٹے گواہ کی تشہیر:

جھوٹی گواہی بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس سے منع کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

﴿ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ﴾ .(۱)

ترجمہ: لہٰذا بتوں کی گندگی سے اور جھوٹی بات سے اس طرح بچ کر رہو۔

اسی طرح آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے:

((الا انبئكم باكبر الكبائر ؟ قال : قول الزور أو قال : شهادة الزور)).(۲)

---

(۱) سورۃ حج آیت: ۳۰۔

(۲) صحیح مسلم ج ۱ ص ۶۴، کتاب الایمان باب بیان الکبائر وأکبرہا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا میں گناہوں میں سے بڑے گناہ کے بارے میں تمھیں خبر نہ دوں؟ پھر فرمایا کہ یہ دروغ گوئی یا جھوٹی شہادت ہے۔ جب یہ ثابت ہوا کہ جھوٹی گواہی کا معاملہ بہت بڑا ہے اور اس کا خطرہ بہت زیادہ ہے، لہٰذا حاکم کے سامنے جب کسی کے بارے میں یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ اُس نے عمداً جھوٹی گواہی دی ہے، تو اکثر اہل علم کے نزدیک قاضی تعزیر کے طور پر اس کی تشہیر کرے گا۔

تشہیر کے جواز پر آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد دلیل ہے:

((اذکروا (الفاجر) بمافیه یحذره الناس)) .(۱)

فاجر کی برائیوں کا ذکر کرو تا کہ لوگ اس سے محتاط رہیں۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں:

تعزیره(أي:شاهدالزور)تشهير،فينادى عليه في سوقه أومسجدحيه،ويحذر الناس منه فيقال: هذا شاهد الزور فاحذروه.(۲)

جھوٹے گواہ کی تعزیر یہ ہے کہ اس کو مشہور کرایا جائے۔ اس طرح کہ بازار یا اس کے محلے کے مسجد میں اس پر منادی کرائی جائے اور لوگوں کو اس کے بارے میں خبردار کیا جائے۔ اور یہ کہا جائے کہ یہ جھوٹا گواہ ہے لہٰذا اس سے بچو۔

اور امام ماوردیؒ کہتے ہیں:

إشهار أمره، أن ينادي عليه ، إن كان مِن أهل مسجد على باب مسجده، وإن كان مِن سوق ، في سوقه ، وإن كان مِن قبيلة ، في قبيلته ... فيقال في النداء عليه

---

(۱) طبرانی۔ معجم الاوسط ج ۶ ص ، باب من اسمہ عبداللہ۔

(۲) کاسانی۔ بدائع الصنائع ج ۶ ص ۲۸۹، حکم الضمان۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

في هذه المواضع : إنا وجدنا هذا شاهد زور ، فاعرفوه ، ولايزاد في هذه الشهرة تسويدوجهه،ولاحلق شعره،ولاندائه بذلك على نفسه.(۱)

اس کی تشہیر اس طرح کی جائے کہ اگر وہ مسجد والوں میں سے ہو تو اُس کے مسجد کے دروازے میں اس پر منادی کی جائے اور اگر بازاری ہو تو بازار میں، اگر قبیلے کا فرد ہو تو قبیلے اور کسی جماعت کا فرد ہو تو اس جماعت میں۔ان مقامات میں اس پر منادی کرتے وقت یہ کہا جائے کہ: ہم نے اس کو جھوٹا گواہ پایا ہے، لہٰذا اس کو جانو۔تشہیر میں چہرہ کالا کرنے، بال مونڈھنے اور مجرم سے بذات خود منادی کرانے کا اضافہ صحیح نہیں۔لیکن جھوٹے گواہ کے بارے میں اعلان وتشہیر کا دارومدار اس مصلحت پر موقوف ہے، جسے امام یا قاضی سمجھتا ہے۔اور یہ کوئی لازمی امر نہیں۔اس لیے قاضی کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ اس پر مار پیٹ سے تعزیر جاری کرے، جب وہ اس میں کوئی ایسی مصلحت دیکھے جو تشہیر کی مصلحت سے بڑھ کر ہو، اور جب قاضی اُسے تشہیری تعزیر دے تو یہ قضائی اسرار کی توہین نہیں بلکہ معاشرے کی فلاح وبہبود کی حفاظت ہے۔

(۳) بدعتی لوگوں اور گمراہ کن تصانیف کی تشہیر:

اہل بدعت اور گمراہ کن تصانیف کی تشہیر اور ان کی بُرائی اور عیوب کا بیان ضروری ہے اور یہ کہ ان کے اصحاب غلطی پر ہیں؛ تاکہ کمزور طبیعت والے لوگ اُن سے متاثر ہو کر ان میں نہ پڑیں اور اپنے آپ کو حتی الامکان ان مفاسد سے دُور رکھیں۔(۲)

امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

فإذا رأيتَ فقيهاً يتردد إلى مبتدع أو فاسق،وخفتَ أن تتعدى إليه بدعته و

(۱) الحاوی الکبیر ج ۲۰ ص ۳۹۲، فصل فی التشہیر بشاہد الزور۔

(۲) مساند بن قاسم الفالح۔ اعلان المشروع والممنوع ص ۹۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فسقه ، فلک أن تکشف له بدعته وفسقه .(۱)

جب آپ کسی فقیہ کو دیکھیں کہ وہ کسی بدعتی یا فاسق کے پاس آتا جاتا ہے اور آپ کو یہ خوف لاحق ہو کہ وہ اس کی بدعت وفسق سے متاثر ہو جائے گا، تو پھر آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ اس کے سامنے اُس کی بدعت وفسق کا پردہ چاک کر دیں۔

تشہیر میں ایک شرط ہے کہ وہ سچائی کے خلاف نہ ہو اور اس میں فاسق و بے حیا لوگوں پر کسی ناکردہ گناہ کا جھوٹ گڑھا نہ جائے۔ بلکہ اُن میں جو خاص قابل نفرت اُمور ہیں صرف ان کے بیان پر اکتفاء کیا جائے۔ لہٰذا کسی مبتدع کے بارے میں اس طرح جھوٹ نہ بولے کہ وہ شراب خور ہے یا یہ کہ وہ زنا کار ہے۔ اسی طرح دوسرے الزامات جس کا ارتکاب اس نے نہ کیا ہو۔ یہ بھی شرط ہے کہ اس افشائے عیوب سے مقصد اُس کی خیر خواہی ہو نہ کہ حسد اور حقارت اس پر اُبھارے۔(۲)

اجتماعی مصالح کی خاطر مخالفین کے رازوں کو بیان کرنا:

اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے، لہٰذا اگر اسلام، مسلمانوں، اسلامی سلطنت اور حکام کے مخالفین یا کوئی مضر شخص کوئی منصوبہ اور سازش بنائے، تو اس منصوبہ کو افشاء کرنا اور متعلقہ ادارے اور متعلقین تک خبر پہنچانا اجتماعی مصلحت ہے اور یہ ہر صالح شخص کا فریضہ ہے، اور یہ حاکم وقت کے اہم حقوق میں سے ہے۔ امام بدرالدین ابن جماعہؒ نے لکھا ہے:

الحقّ السادس: تحذيره من عدوّ يقصده بسوء، وحاسد يرومه بأذي، أو خارجي يخاف عليه منه ، و من كلّ شيء يخاف عليه منه على اختلاف أنواع ذلک

---

(۱) احیاء علوم الدین ج ۳ ص ۳۰۲، باب بیان الأعذار المرخصة فی الغیبة۔

(۲) قرافی۔ الفروق ج ۴ ص ۲۰۸، لکھنوی۔ الرفع والتکمیل ص ۵۶، الیقاظ فی حدود الجرح الجائز۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

واجناسه، فانّ ذلک من آکد حقوقه واوجبها . (۱)

چھٹا حق: بادشاہ کو خبر دینا ہے اس دشمن کی جو خلیفہ اور سربراہ کو تکلیف دینے کا ارادہ رکھے، اور اس حاسد کی جو بادشاہ کی تکلیف کے درپے ہو، اور ہر اس مخالف کی جس سے اس کو ڈر ہو، اور ہر اس چیز کی جس سے خلیفہ کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو چاہے، وہ کسی بھی نوع یا کسی بھی جنس سے ہو۔ ہر ضرر رسان کے ضرر سے بادشاہ کو خبردار کرنا، بادشاہ کے انتہائی اور واجبی حقوق میں سے ہے۔

علامہ ہرفیؒ لکھتے ہیں:

في الدولة الإسلامية كلّ شخص مسئول عن الحفظ على أمن بلاده، ومطلوب منه تبليغ الجهات المسئولة عن كلّ مايلاحظ من اخطار، أويرصده من أخبار، و متى اطلع على جاسوس يصبح كتمان أمره عن وليّ الأمر جريمةً وخيانةً . (۲)

اسلامی حکومت میں ہر شخص مسئول ہے کہ اپنے علاقے، وطن اور شہر کے امن کی حفاظت کرے اور ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ متعلقہ اداروں اور مراجع تک خبر پہنچائے، اس خطرے سے جو اس کو معلوم ہو یا بدامنی کی کوئی خبر اس کو پہنچ جائے اور اگر دشمن کے کسی جاسوس کا اس کو پتہ ہو اور اس کی فعالیت اور خبر پوشیدہ رکھے تو یہ حاکم وقت سے خیانت ہے۔

اخفائے راز کے وجوب سے وہ حالات مستثنیٰ ہیں جن میں راز کو ظاہر کرنے کی بہ نسبت اس کے چھپانے میں نقصان زیادہ ہو، یا افشاء میں کوئی ایسی مصلحت ہو جس کو کتمان سے حاصل ہونے والے ضرر پر ترجیح حاصل ہو۔ یہ حالات دو قسم کے ہیں:

---

(۱) تحریر الاحکام فی تدبیر أهل الإسلام ص ۶۳، الحق السادس۔

(۲) المخابرات فی الدولة الإسلامية ص ۲۰۶، الفصل الثالث حماية أسرار الدولة۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ا) وہ حالات جن میں افشاے سر واجب ہو، اہون البلیتین والے قاعدے کے بنیاد پر یعنی بندہ کو دو مصیبتیں درپیش ہوں۔ تو وہ ان میں سے آسان مصیبت کو اختیار کرے؛ تاکہ اُن میں جو سخت مصیبت ہے اُس سے بچ جائے، یا اس قاعدے کی بنیاد پر جس میں عام مصلحت کے حصول کو ترجیح دی جاتی ہے اور خاص ضرر کو برداشت کرلیا جاتا ہے تاکہ عام ضرر سے بچا جائے۔ لیکن یہ اس وقت جب خاص ضرر عام ضرر کو ختم کرنے کے متعین ہو جائے۔ اور یہ حالات دو قسم کے ہیں: (ا) وہ جن میں پورے معاشرے کو کسی نقصان وفساد سے بچانا ہوتا ہے، (۲) وہ جن میں کسی فرد کو نقصان سے بچانا ہوتا ہے۔

(ب) وہ حالات جن میں افشاے سر جائز ہو جاتا ہے کیونکہ اس افشاء میں معاشرے کے لیے کسی مصلحت کا حصول یا کسی عام نقصان سے بچاو ہوتا ہے۔ ان حالات میں دین، جان و مال اور عقل ونسل کی حفاظت کے حوالے سے مقاصدِ شریعت اور اس کی ترجیحات کا التزام ضروری ہے (ا)

رسول اکرم ﷺ اور اجتماعی مصالح کی اہمیت:

لم يغفل رسول الله ﷺ عن وضع الحرس لمراقبة مَن يمرّ مِن الأعداء أو أعوانهم في داخل المجتمع المسلم وإن كان قد حفظه الله سبحانه وتعالى مِن الناس، فيما يتعلق بشخصه و لكن حرصه على مصلحة المسلمين يدعوه إلى وضع الحراسات، وقد ظفر الحرس بجواسيس العدوّ في فتح مكة حيث ألقى القبض على أبي سفيان ومَن معه وجيء به إلى رسول الله ﷺ. (۲)

(ا) وہبہ زحیلی۔ الفقہ الاسلامی وأدلتہ ج ۷ ص ۱۹۱، أخلاق الطبیب مسؤولیتہ وضمانہ۔

(۲) التجسس وأحکامہ فی الشریعۃ ص ۶۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرے میں دشمنوں اور اُن کے مددگاروں کی حرکات وسکنات سے آنحضرت ﷺ غافل نہیں تھے۔ اگر چہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی لوگوں سے حفاظت کی ذمہ داری لی تھی۔ لیکن مسلمانوں کی مصلحت کے شوق وحرص نے آپ علیہ السلام کو اس بات کی طرف راغب کیا کہ وہ پہرہ داری اور نگرانی کا ایک مکمل نظام قائم کرے۔ اسی نظام کے تحت فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کے پہرہ داروں اور نگرانوں نے دشمنوں کے جاسوسوں کو پکڑ لیا، اس طرح سے کہ ابوسفیان اور جو لوگ اس کی معیت میں تھے اُن کو گرفتار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر کے لائے۔

صحابہ کرامؓ اور اجتماعی مصلحتوں کا اہتمام :

نبی کریم (ﷺ) کے صحابہ کرامؓ اجتماعی مصلحتوں کا لحاظ اور اہتمام فرماتے تھے اور بڑے پر خلوص طریقے اور خوشی خوشی حضور (ﷺ) کو مکمل وہ معلومات فراہم کرتے تھے جو کہ اہل اسلام اور اسلامی حکومت کے لیے مضر ہوتے تھے، بیرونی دشمن کی جاسوسی اور حالات کی آگاہی حاصل کرتے تھے اور مدینہ منورہ میں بے جا مبلغین اور مفسدین کے معلومات کو فراہم کرتے تھے اور رسول اللہ (ﷺ) کو بتلایا کرتے تھے، خصوصاً جب اسلامی حکومت قائم ہوگئی اور رعیت مختلف طبقوں اور عناصر (یہودیوں، منافقوں، اور خالص مسلمانوں) پر مشتمل ہوگئی تو اس کا تقاضا یہی تھا کہ مسلمانوں اور اسلامی حکومت کے سارے کارکن بہت بیدار اور متوجہ ہوں اور داخلی طور پر اپنے دشمن کے تمام حرکات وسکنات سے باخبر ہوں، وہ حضور (ﷺ) کو وہ تمام معلومات فراہم کرتے تھے جو کہ اسلامی حکومت اور مسلمانوں کے لیے مضر تھے۔

فكان الصحابة المخلصون جميعاً رجال مخابرات للنبي (ﷺ) ينقلون إليه حتى الأحاديث الخاصة إن كان منها ضرر على مصلحة الدولة

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الإسلامية . (۱)

نبی کریم (ﷺ) کے تمام صحابہ کرامؓ مخلصین اور آپ (ﷺ) کی خدمت میں تمام وہ خبریں بڑے اخلاص سے پیش کرتے تھے اور خصوصاً وہ خبر جو اسلامی دولت اور مسلمانوں کی مصلحتوں کے لیے بڑے نقصان دہ ہوتی۔

حضرت عمیرؓ کا واقعہ :

حضرت عمیر بن سعد انصاریؓ جو کہ جلاس بن صوید بن صامت (جو کہ غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہوئے) سے ایک ایسی بات سنتے ہیں، جو ایک مسلمان کے شایان شان نہیں اور پھر حضور (ﷺ) تک یہ بات پہنچائی، باوجود یکہ حضرت عمیرؓ کے اپنے والد فوت ہو چکے تھے اور اس کی والدہ جلاس کے نکاح میں تھی اور جلاس کے زیر تربیت تھے، حضرت عمیرؓ نے جلاسؓ کو کہا:

واللہ یاجلاس إنک لأحب الناس إليّ ،وأحسنهم عندي أثراً،ولقدقلتَ مقالة لئن ذكرتُها لتفضحنک،ولئن سكتُ عنهالتهلكني،ولإحداهما أشدعليّ من الأخرى. فمشى إلى رسول الله (ﷺ) فذكرله ما قاله الجلاس.

اے جلاس! خدا کی قسم آپ مجھے ساری مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور آپ سب مخلوق کی نسبت میرے زیادہ محسن ہیں لیکن آپ نے ایک ایسی بات کہی۔

اگر میں وہ بات حضور (ﷺ) تک پہنچاؤں تو آپ رسوا اور شرمندہ ہوں گے اور اگر میں اس پر خاموش رہ جاؤں، حضور (ﷺ) تک نہ پہنچاؤں تو میرا دین ضائع ہو جائے گا بہر کیف ہر حال میں نقصان ہی ہوگا، تو آپ کی رسوائی میرے لیے آسان ہوگئی اس کی نسبت کہ میرا

---

(۱) الخابرات فی الدولۃ الإسلامیۃ ص ۳۶۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دین برباد ہو جائے۔

حضرت عمیرؓ نے یہ بات حضور (ﷺ) تک پہنچائی تو انھوں نے جلاس کو بلایا اور اپنی بات کے متعلق پوچھ گچھ کیا، انھوں نے انکار کر دیا اور قسم کھائی کہ عمیرؓ نے میرے متعلق جھوٹ کہا ہے درحقیقت میں نے یہ بات نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :

﴿ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ ﴾. (۱)

قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی کہ ہم نے نہیں کہا اور بیشک کہا ہی انھوں نے لفظ کفر کا اور منکر ہو گئے مسلمان ہو کر۔

(فتاب جلاس، وحسنت توبته). (۲)

پھر جلاس نے توبہ کی اور اس کی توبہ قبول ہو گئی۔

اسی واقعہ سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کے رہنما کو مصلحت کی خاطر مخالفین کی باتیں کرنا اور حالات پہنچانا سنت نبوی ﷺ اور مسلمان کا شیوہ ہے۔

اسی طرح حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

فإذا اطلع عليه بعض المسلمين لايكتم أمره بل يرفعه إلى إمام ليرى فيه رأيه. (۳)

جب مخالفین کے جاسوس پر بعض مسلمان باخبر ہو جائیں، تو جاسوس کی خبر کو پوشیدہ نہیں رکھیں گے بلکہ حاکم وقت کو اس سے آگاہ کریں گے کہ وہ اس کے خلاف مناسب اقدام کرے گا۔

---

(۱) سورۃ التوبۃ آیت ۷۴۔

(۲) روح المعانی ج ۴ ص ۱۳۸، تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۲۱، سورۃ التوبۃ آیت ۷۴، سیرۃ ابن ہشام ج ۳ ص ۱۶۶۔

(۳) فتح الباری ج ۶ ص ۱۴۴، باب الجاسوس۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ملا علی قاریؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں:

أما المعروف بالفساد فيستحب أن تُرفع قصّتُه إلى الوالي، ولو رآه في معصية فينكرها بحسب القدرة، وإن عَجَزَ يرفعها إلى الحاكم إذا لم يترتب عليه مفسدةٌ. (۱)

جو بھی شخص فساد کے ساتھ مشہور ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے فساد کی صورتحال حاکم تک پہنچائی جائے، اگر یہ مفسدہ کسی کو کسی گناہ میں مبتلا دیکھا جائے، تو کسے حسب طاقت دفع کیا جائے گا اور اگر اُس کو منع کرنے سے عاجز ہو تو پھر منع کرنے کی خاطر حاکم کو اطلاع دینا ہے اس صورت میں جب اس سے کوئی فساد کھڑا نہ ہوتا ہو۔

راز اگلوانے کا طریقہ:

بادشاہ کے راز سے واقفیت چار طریقوں سے حاصل کی جاسکتی ہے:

مِن قبل النساء، و مِن قبل صاحب الرأي، و مِن قبل الحشم، و مِن قبل الرسل المستعملين للخبر.

(۱) اس کے عورتوں کے واسطے سے (۲) مشاورین کے ذریعے سے (۳) درباریوں کے ذریعے سے (۴) اُن قاصدوں کے ذریعے سے جو جاسوسی کے لیے اُس کے دربار میں بھیجے گئے ہو۔

شاعر کہتا ہے:

يخرج أخبار الفتى جليسه ... رب امرئ جاسوسه أنيسه

---

(۱) مرقات ج ۱ ص ۲۷۰، کتاب العلم الفصل الاول۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فحصن السر عن قوم ذوي ثقة من النساء وعن ذي الراي والحشم.(۱)

(۱) آدمی کی باتیں اس کا ہمنشین ظاہر کرتا ہے، بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ اُن کے جاسوس اُن کے دوست ہوتے ہیں۔

(۲) پس اپنے راز قابل اعتبار ساتھیوں، مشاوروں اور درباریوں سے محفوظ رکھ۔

جاحظ لکھتا ہے:

أكثر مايذيع أسرار الناس أهلوهم وعبدهم ،وحاشيتهم وصبيانهم، ومن لهم عليهم اليد والسلطان ، فالسر الذي يودعه خليفة في عامل له يلحقه زينه وشينه أحرى ألا يكتمه ، و هذا سبيل كلّ سرٍ يستودعه الجلّ (العظام و السادة) و العظماء ومَن لاتبلغه العقوبة ولا تلحقه اللائمة .(۲)

اکثر اوقات لوگوں کے راز اُن کے اہل وعیال، غلام، حاشیہ نشین، بچے اور وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں جو اُن کے زیر سایہ ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ راز جو خلیفہ اپنے کسی عامل کو بتاتا ہے، جس کا نفع و نقصان خلیفہ پر عائد ہوتا ہے، یہ اس قابل ہے کہ وہ اُس کو نہ چھپائے۔ اور اسی طرح ہر اس راز کے ساتھ یہی معاملہ کیا جائے جو بڑے لوگ ہیں اور وہ لوگ جو قانون سے بالاتر ہوتے ہیں جن کو کسی سزا اور ملامت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، دوسروں کے ساتھ ودیعت رکھتے ہیں۔

نااہل کو راز بتانا جہالت ہے :

جس شخص میں اس کی اہلیت نہ ہو کہ اس کو راز بتایا جائے اور پھر اس کو راز بتایا جائے تو یہ بتانے

---

(۱) اُرموی۔ آداب الملوک بالعدل ص ۲۴۵/۲۴۶، الباب العاشر فی فضائل کتمان السر۔

(۲) رسائل الجاحظ رسالۃ کتمان السر وحفظ اللسان ص ۱۰۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

والے کی جہالت ہے۔ علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں:

خصالٌ مِن طبائع الجهال : الغضبُ من غيرشيء،والإعطاءُ في غير حقٍّ،و التعابُ البدن في الباطل،و قلّةُ معرفة الرجل بصديقه مِن عدّوه ،ووضعُه السِرّ في غيرموضعه ،وثقته بمن لم يجرّبه،وحسن ظنه بمن لاعقل له ولاوفاء،وكثرةُ الكلام من غيرنفع . (۱)

جہلاء کی چند خصلتیں یہ ہیں: ۱: بلا کسی وجہ کے غصہ ہونا۔۲: ناحق جگہوں میں مال خرچ کرنا۔۳: باطل میں اپنے بدن کو تھکانا۔۴: آدمی کو کم پہچاننا یعنی دوست اور دشمن کو نہ پہچان سکے۔۵: نااہل کو اپنا راز بتانا۔۶: اس شخص پر اعتماد کرنا، جس کو پہلے نہ آزمایا ہو ۷: اس شخص پر حسن ظن کرنا، جس میں نہ عقل ہو، نہ وفا۔۸: بلا فائدہ کثرت کلام کرنا۔

نااہل اور جاہل لوگوں کو راز ظاہر کرنے والے کے لیے موت بہتر ہے:

جب ایک شخص اپنے راز کو محفوظ نہیں رکھ سکتا اور بلا ضرورت ومصلحت سے نااہل لوگوں کے سامنے فاش کرتا ہے تو ایسے شخص کے لیے موت بہتر ہے اس سے کہ راز فاش ہو جائے۔

امام اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک صحرا پر گزرتے ہوئے میں نے ایک پتھر پر یہ شعر دیکھا کہ:

يامعشر العشاق! بالله أخبروا ☆ إذا حل عشق بالفتى كيف يصنع؟

اے جماعت عشاق! تم لوگوں کو قسم دیتا ہوں کہ مجھے خبر دو، کہ جب ایک نوجوان عاشق ہو جائے، تو کیا کرے۔

---

(۱) نصیحۃ الملوک ص ۲۹۳، خاتمۃ خلال الملوک الأولین والخلفاء الراشدین۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو میں نے اس شعر کے نیچے لکھا :

يداري هواه ثم يكتم سرّه ☆ ويخشع في كلّ الأمور ويخضع

کہ نرمی سے کام لے اور عشق کے راز کو چھپائے رکھے اور اپنے امور میں عاجزی وانکساری کرے

دوسرے دن میں وہاں سے گزرا تو میرے شعر کے نیچے لکھا ہوا تھا:

وكيف يداري والهوىٰ قاتل الفتى ☆ وفي كلّ يوم قلبه يتقطع؟

کہ عاشق کیسے نرمی کرے کہ عشق اس کو قتل کرتا ہے اور روزانہ اس کے دل کو کاٹتا ہے

تو میں نے اس کے نیچے لکھا کہ :

إذا لم يجد صبراً لكتمان سرّه ☆ فليس له شيء سوى الموت ينفع

جب عاشق صبر نہیں کر سکتا اور راز محفوظ نہیں رکھ سکتا تو اس کے لیے موت سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے

تیسرے دن جب میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان اس پتھر کے نیچے مرا پڑا ہے اور میرے شعر کے نیچے یہ اشعار لکھے ہیں:

۱. سَمِعنا وأطعنا ثم مِتنا فبلغوا ☆ سلامي إلى مَن كان للوصل يمنع

۲. هنيأً لأرباب النعيم نعيمهم ☆ وللعاشق المسكين ما يتجرع . (۱)

۱۔ہم نے آپ کی بات کو سنا اور اس پر عمل کیا، پھر ہم مر گئے اور میرے سلام کو اس محبوب تک پہنچا دو، جس نے وصل اور ملاقات کو ہم سے روکا تھا۔

۲۔مبارک ہو صاحب نعمت لوگوں کے لیے ان کی نعمتیں اور عاجز عاشق کے لیے وہ چیز جو وہ قطرہ قطرہ پیتا ہے۔

---

(۱) محمد بن احمد شیروانی۔ تحفۃ الیمن ص ۳۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نویں فصل :

راز کے طلب گار کو راز نہیں بتایا جائے گا :

جو شخص یہ کوشش کرے کہ تجھ سے تیرے راز حاصل کرے، ایسے شخص کو کبھی اپنا راز مت بتانا۔

علامہ ماوردیؒ (متوفی ۴۵۰ھ) لکھتے ہیں:

ليحذر صاحب السر أن يودع سرّه مَن يتطلع إليه ،ويوثر الوقوف عليه فإن طالب الوديعة خائن . قال الصالح بن عبد القدوس :

۱. لا تذع سِرّا إلى طالبه ☆ منك فا لطالب للسر مذيع

۲. وامنْ سِرّك أن السِرَّ إنْ ☆ جاوز الأثنين سُيمى وِشيعَ . (۱)

صاحب السر اپنے آپ کو اس سے بچائے کہ راز اس شخص کو بتائے جو راز سے اپنے آپ کو باخبر کرنا چاہتا ہے، اس لیے کہ جو بھی امانت خود مانگے وہ خائن ہے صالح بن عبدالقدوسؒ فرماتے ہیں:

۱۔تو راز طلب کرنے والے کو اپنا راز مت بتا، اس لیے کہ راز کا طلب گار راز کا پھیلانے والا ہوتا ہے۔

۲۔تم اپنے راز کو دل میں رکھو، اس لیے کہ جب یہ دو ہونٹوں سے تجاوز کرے، تو پھر یہ پھیل جاتا ہے۔

قیس بن خطیمؒ فرماتے ہیں:

۱. أجود بمكنون التلاد وإنني ☆ بِسرّك عمن سألنِيَ لضنين

۲. وإن ضيّع الأقوامُ سِرّاً فإنني ☆ كتومٌ لأسرار العشير أمين

---

(۱) ماوردی۔أدب الدنیا والدین ص ۴۸۶، الفصل الرابع کتمان السر۔تسہیل النظر ص ۹۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳. يكون له عندي إذما ضمنته ☆ مكانٌ بسوداء الفؤاد كنين . (۱)

۱۔تم اپنے محفوظ مال پر سخی بن جاؤ اور تحقیق یہ ہے کہ میں تمھارے راز پر اس شخص کو بتانے میں بخیل ہوں جو ان کا طالب ہو۔

۲۔اگر اقوام راز کو ضائع کریں تو میں اپنے قبیلے کے بھیدوں کی حفاظت کرنیوالا اور امین ہوں۔

۳۔جب میں کسی راز کا امین اور ضامن بن جاؤں، تو اس راز کے لیے میرے پاس ایک ایسی جگہ ہے کہ وہ بہت محفوظ ہے اور آنکھوں سے بہت دور ہے ۔

علامہ طرطوشیؒ نے لکھا ہے:

في الجملة : إذا زال سِرّک عن عذَبَة (طرف) لسانک فالإذاعة مستولية عليه، و إن أودعتَه قلبَ ناصحٍ محبٍ فاحتمالُ مرارةِ الكتمان على قلبک أسهلُ عليک مِن التملل بتمليک سِرّک غيرَک . (۲)

خلاصہ کلام یہ کہ جب تیرا راز تیری زبان سے نکل جائے، تو پھر اس کی اشاعت لازم ہے۔اور جب تم اپنے راز کو کسی خیر خواہ، محبت کرنے والے شخص کے پاس رکھ دو تو تیرے دل میں راز پوشیدہ رہے گا، اپنے قلب پر راز کی حفاظت تیرے لیے آسان ہے اس تکلیف سے جب تو دوسرے کو اس کا مالک بنادے، جو تجھے اس وقت پہنچتی جب تو راز کو دوسروں کے سامنے ظاہر کرتا ہے۔

بہت زیادہ لوگوں کو راز بتانا مناسب نہیں ہے :

ہر انسان کو چاہیے کہ اپنے راز سے زیادہ لوگوں کو باخبر نہ کرے۔

---

(۱) طرطوشی۔سراج الملوک ج ۲ ص ۴۱۷، الباب الثالث والثلاثون فی کتمان السر۔

(۲) سراج الملوک ج ۲ ص ۴۲۱، الباب الثالث والثلاثون فی کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سلیمان علیہ السلام کا ارشاد ہے:

لیکن أصدقاؤک کثیراً، وصاحب سرّک واحداً من ألف .

آپ کے ساتھی زیادہ ہونے چاہئیں، لیکن جس کے پاس آپ راز رکھیں، ہونا یہ چاہیے کہ وہ لاکھوں میں ایک ہو۔

اس قول کا مطلب یہ نہیں آپ جن لوگوں کو جانتے ہیں اُن میں سے ہزار افراد کو گن لیں اور پھر کسی ایک کو اپنا راز بتائیں۔ اگر چہ وہ ایک راز کو امانت رکھنے کا اہل نہ ہو۔ بلکہ بات یہ ہے کہ بعض اوقات ایک آدمی ہزار آدمیوں کے برابر ہوتا ہے اور بعض اوقات ایک دوسرے کے برابر نہیں ہوتا، جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((إنما الناس کإبل مائة لایوجد فیها راحلة)).(۱) - (۲)

بعض لوگ ایسے سو اونٹوں کی طرح ہوتے ہیں، جن میں کوئی ایک بھی سواری کے قابل نہیں ہوتا۔

جب کوئی راز کئی لوگوں کو معلوم ہو تو پھر اس کو چھپانا بہت مشکل ہوتا ہے؛ اس لیے اگر کوئی اسے افشاء کرے تو جب تک مکمل یقینی طور پر معلوم نہ ہو کہ اسی متعین شخص نے اسے افشاء کیا ہے، اُس وقت تک اُسی کو ملامت نہ کیا جائے۔(۳)

علامہ ماوردیؒ لکھتے ہیں:

لیحذرُ کثرةَ المستودعین لِسرِّہ فإن کثرتَهم سببُ الإذاعة وطریق إلی الإشاعة لأمرین: أحدهما: أن اجتماع هذه الشروط في العدد الکثیر معوزولا بد إذا کثروا

---

(۱) مسند أحمد ج ۸ ص ۱۱۰ رقم: ۴۵۱۶۔

(۲) رسائل الجاحظ رسالۃ کتمان السر وحفظ اللسان ص ۱۰۵/۱۰۶۔

(۳) مرجع سابق ص ۱۰۴-۱۰۶۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

من أن يكون فيهم مَن أخلّ ببعضها. والثاني: أن كلّ واحدمنهم يجدسبيلاً إلى نفي الإذاعة عن نفسه وإحالة ذلك على غيره، فلايضاف إليه ذنبٌ، ولا يتوجه عليه عتبٌ. (۱)

اپنے راز کو ہر شخص پر ظاہر کرنے سے بچو، اس لیے کہ زیادہ لوگوں کو راز بتانا راز کے پھیل جانے کا سبب ہے، دو علتوں کی وجہ سے: ایک یہ کہ راز دار کی صفات زیادہ لوگوں میں جمع ہونی مشکل ہیں اور دوسرا یہ کہ جب راز دار زیادہ ہو جائیں تو ایک ایسا شخص بھی مل جائے گا کہ راز کو نقصان پہنچائے اور اس سے راز عیاں ہو جائے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہر ایک اپنے آپ سے کسی طریقہ سے افشائے راز کا الزام دور کرتا ہے اور راز افشانی کو دوسرے لوگوں کی طرف منسوب کرتا ہے، تو اس کو کسی قسم کی گناہ کی نسبت نہیں ہوتی اور نہ اس کو کوئی ندامت پہنچتی ہے (بلکہ راز کے افشاء کی ندامت دوسرے پر ڈالتا ہے)۔

علامہ ابن طقطقیؒ لکھتے ہیں:

متى كان السِرُّ عند جماعةٍ، ثم ظَهَرا حالَ كُلّ واحد منهم على الآخر فإن عاقبهُم الملكُ جميعاً كان و قد ظلمهم إلاّ واحداً، و إن ترك معاقَبهم طمعوا وتطرقوا على إفشاء أسراره. (۲)

جب بادشاہ کسی جماعت کو راز بتادے اور پھر راز کی اشاعت ہو جائے تو ہر ایک اس کی اشاعت کی نسبت دوسرے کی طرف کر دیتا ہے، اب اگر حاکم سب کو سزا دے تو پھر ایک کے علاوہ سب کو بلا جرم سزا ملے گی اور اگر سب کو معاف کر دے تو پھر یہ لوگ طمع کرتے ہیں اور راز کی افشاء

(۱) أدب الدنیا والدین ص ۲۸۶، الفصل الرابع کتمان السر۔

(۲) الفخری فی الآداب السلطانیۃ ص ۶۷، الفصل الأول فی قوام السلطانیۃ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے لیے بہانہ ڈھونڈتے ہیں۔

علامہ ابن عبدربہ اندلسیؒ (متوفی ۳۲۷ھ) لکھتے ہیں:

إفشاء السرّ إلى رجل واحد أوثق من إفشائه إلى اثنين و إفشاؤه إلى ثلاثة كإفشائه إلى جماعة ؛ لأن الواحد رهن بما أفشى إليه ، و الثاني مطلقٌ عنه ذلك الرهن ، و الثالث علاوة فيه.

فإذا كان السِرُّعندواحد كان أحرىٰ أن لايظهره رغبةً ورهبةً،وإن كان عند الاثنين دخلتُ على الملك الشبهةُ،واتسعتُ على رجلين المعارض .

فإن عاقبَهماعاقبَ إثنين بذنبٍ واحدٍ،وإن اتّهَمَهمَا اتهم بريئاًبخيانة مجرمٍ وإن عَفَاعنهما كان العفوُعن أحدهماولاذَنبَ له ،وعن الآخرولاحجة معه . (۱)

ایک آدمی کوراز بتانا زیادہ قابل اعتماد ہے بنسبت دوآدمیوں کوراز بتانے کے،اور تین اشخاص کو راز بتانا ایسا ہے کہ ایک پوری جماعت کوراز بتادیا،اور یہ اس لیے کہ ایک شخص تو ضامن ہوتا ہے اس راز کا جواس کو بتایا جائے اور دوسرا شخص اس کی ضمانت کو اپنے آپ سے دور کرنے والا ہوتا ہے اور تیسرا شخص اضافی ہے۔

جب ایک شخص کوراز معلوم ہوتا ہے تو وہ رغبت یا ڈر کی وجہ سے بھی افشاے راز نہیں کرتا اور جب راز دو شخصوں کو معلوم ہو تو پھر حاکم کو شک وشبہ ہوتا ہے۔

اب اگر حاکم دونوں کو سزا دے تو ایک کے جرم سے دونوں پر سزا لازم آتی اور اگر حاکم دونوں پر تہمت لگادے تو امین پر بھی مجرم کی خیانت سے تہمت لگ جائے گی،پس اگر حاکم دونوں کو معاف

---

(۱) العقد الفریدج ۱ص ۱۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرے تو ایک کا عفو لازم آجائے گا اس حال میں کہ جرم اس نے نہیں کیا اور ایک کا عفو لازم آئے گا اس حال میں کہ حاکم کے پاس دلیل نہیں ہے کہ اس نے راز کا اظہار کیا ہے ۔

اس لیے کہ جب ایک راز کو دو آدمی ظاہر کرے تو ضروری ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک کا ایک ساتھی ہو جو ان دونوں سے اس راز کے بارے میں واقف ہو جائے۔

اس طرح جب راز تین آدمیوں تک پہنچ جاتا ہے تو پھر یہ جس کا راز ہو وہ اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ اس کا انکار کرے یا اُس کی طرف سے دفاع کرے۔(۱)

ابن الازرقؒ فرماتے ہیں:

أقلل الشركاء في أسرارك ينكتم أمرك .(۲)

اپنے شریک راز کا کم کرو؛ تا کہ آپ کا معاملہ پوشیدہ رہے۔

بعض حکماء نے کہا ہے:

كلما كثُر خَزَّان الأسرار ازدادتْ ضِياعاً. قال بعض الشعراء :

۱. وسِرُّك ما كان عند امرءٍ ☆ وسر الثلاثة غيرُ الخفي

۲. فلا تنطقْ بسرّك كلّ سرّ ☆ إذا ماجاوز الأثنين فافشى

۳. إذا جا وز الاثنين سرٌّفانه ☆ ببثّ و تكثيرُ الوُشَاةِ قمين (۳)

کہ جب راز کے رازدار زیادہ ہو جائیں تو اس کے ضائع کرنے والے بھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔

---

(۱) سالم العجمی ۔أنيس الجليس ج ۱ص ۱۰، المودة وحفظ السر۔

(۲) بدائع السلک فی طبائع الملک ج ۱ص ۱۲۴، کتم السر۔

(۳) ابن طقطقی ۔الفخری فی الاداب السلطانیہ ص ۶۷، ابن قتیبہ۔ عیون الأخبار ص ۳۷۔ سراج الملوک ج ۲ص ۴۲۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعض شعراء نے کہا ہے :

۱۔ تیرا راز وہ ہے جو ایک شخص کے پاس ہے اور جب اس سے تین شخص باخبر ہو جائیں تو یہ راز پوشیدہ نہیں ہے۔

۲۔ پس مت بتانا اپنا ایک راز اس لیے کہ جب راز دو شخصوں سے تجاوز کرے تو یہ پھیل جاتا ہے۔

۳۔ جب راز دو شخصوں سے تجاوز کرے، پس یہ راز اشاعت اور پھیل جانے کا زیادہ لائق ہوا۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعين

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دسویں فصل :

نااہل کو راز کہنا انسان کی ہلاکت اور اپنی مقصود سے محرومی کا سبب ہے:

اس سے پہلے نصوص اور اسلاف کے اقوال سے راز کی حفاظت کا اہتمام واضح ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ راز ظاہر کرنا اپنے مقصود سے محرومی کا سبب ہے اور یہ انسان کی ہلاکت کا ذریعہ ہے۔

جیسا کہ علامہ ماوردیؒ نے اس کی وضاحت کی ہے:

كم مِن إظهارِ سرٍ أرَاقَ دَمَ صاحبه ،ومنَعَ مِن نيل مطالبه ،ولو كتَمَه كان مِن سطواته آمناً ،وفي عواقبه سالِماً ،ولنجاح حوائجه راجياً . (۱)

اکثر اوقات راز کا اظہار، اظہار کرنے والے کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے اور اپنے مطلوب تک نہ پہنچنے کا سبب بن جاتا ہے، اگر وہ اپنے رازوں کی حفاظت کرتا تو مغلوب ہونے کے خطرات سے امن میں رہتا اور اس کا انجام کار درست ہوتا اور حوائج میں کامیابی کا زیادہ امیدوار ہوتا۔

یہی وجہ ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت یوسف علیہ السلام کو اس سے ڈرایا کہ وہ اپنے خواب کے بارے میں اپنے بھائیوں کو نہ بتائے۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَا بُنَيَّ لاَ تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوا لَكَ كَيْداً إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴾ .(۲)

ترجمہ: انہوں نے کہا: بیٹا! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتانا، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے

---

(۱) أدب الدنیا والدین ص ۴۸۴، الفصل الرابع فی کتمان السر۔

(۲) سورۃ یوسف آیت: ۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیے کوئی سازش تیار کریں، کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

في إفشاء أسرار الملك خطراً به ،وبمن أفشاها. وقد قيل: كشفُ الأسرار من شِيَمِ الأشرار. ولذلك قيل : الواقيةُ خير من الراقية .(۱)

بادشاہوں کے راز بتانے میں راز بتانے والے اور بادشاہ دونوں کو خطرہ ہوتا ہے۔اور کسی نے کہا ہے کہ راز بتانا برے لوگوں کی عادات میں سے ہے۔اس لیے کہا گیا ہے کہ مضر چیز سے اپنے آپ کو بچانا علاج سے بہتر ہے۔

امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں:

ينبغي حفظ السر والحذر مِن الانبساط فيما لايصلح بين يدي الناس، فرب منبسط بين يدي مَن يظنه صديقاً يقول سرالصديقه،فيكون سبب هلاكه،ولاتغتر بمن يظهر الصداقة أو التدين ، فقد عمّ الخبث .(۲)

راز کی حفاظت ضروری ہے وہ باتیں جن کا اظہار عام لوگوں کے سامنے مناسب نہیں ہوتا، ان کو کھل کر بیان کرنے سے احتیاط برتنی چاہیے۔کیونکہ بہت سے ایسے منہ پھٹ ہوتے ہیں جو کسی کو دوست سمجھ کر اُس کے سامنے اپنے راز بیان کرتے ہیں۔جو اُن کی تباہی کا سبب بن جاتے ہیں۔ آپ کبھی کسی کے اظہارِ دوستی اور دینداری سے دھوکا نہ کھائیں؛ کیونکہ خباثت تمام لوگوں میں عام ہوگئی ہے۔

ابن جوزیؒ ایک دوسری جگہ میں فرمایا ہے:

مما قد انهال فيه كثير مِن المفرطين أنهم يذكرون بين أصدقائهم أميراً أو

---

(۱) قوانین الوزارۃ ص ۱۲۵، الفصل السادس استشارۃ الملک الوزیر۔

(۲) تعظیر الانفاس بالتعلیق علی وصیۃ النبی لابن عباس ج ۱ ص ۲۲، مما یؤمر بحفظ السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سلطاناً فيقولون فيه فيبلغ ذلک إليه فيكون سبب الهلاک .(۱)

اکثر اوقات ایسا ہو جائے کہ زیادافراط کرنے والا اپنے دوستوں کے سامنے بُرائے کے ساتھ اپنے امیر اور بادشاہ کا تذکرہ کرتا ہے اور پھر اس کے یہ بات بادشاہ تک پہنچتا ہے کہ وہ اس پر ناراض ہوتے ہیں اور اس کے ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔

فرب مظهر سراً... أو لصديقه فيظهر عليه حسداً له إذا كان مماثلاً وإن كان عامياً فالعامي أحمق ، ورب سرٍّ أظهر فكان سبب الهلاک .(۲)

اکثر اوقات ایک شخص اپنا راز اپنے دوست کو افشا کرتا ہے تو جب اس کا دوست اس کے ساتھ حیثیت اور مرتبہ میں برابر ہو تو پھر اس کو اپنے حسد کا اظہار کرتا ہے، اور اگر اس کے دوست عام شخص ہو تو عام شخص تو بے وقوف ہوتے ہے اور اکثر اوقات انسان راز افشاء کرتا ہے اور یہ اس کے ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔

ارمویؒ نے لکھا ہے:

سرُّک من دمک فانظرْ أين تريقه؟ معناه: ربما كان في إفشائه سفک دمک(۳)

تمھارا راز تیرے خون میں سے ہے، (اگر عیاں کیا جائے، تو تو ہلاک ہو سکتا ہے) پس سوچ لو کہ کس کو اپنے خون کا مالک بنا رہے ہو، (یعنی کس کے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہو)۔

(۱) صید الخاطر ج ۱ ص ۸۷، فصل فی حفظ السر، بتصرف۔

(۲) ابن جوزی۔ صید الخاطر ج ۱ ص ۱۴۹، فصل فی کتمان السر۔

(۳) آداب الملوک بالعدل ص ۲۴۲، الباب العاشر فی فضائل کتمان السر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بحث اور موضوع کا خلاصہ :

مذکورہ بحث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ انسان کی فطرت یہ ہے کہ وہ نفع حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور نقصان سے بچنا چاہتا ہے۔ اور یہ اس کی تمنا ہوتی ہے کہ مقصود تک پہنچ جائے، مثال کے طور پر آجکل خواص کی یہ کوشش ہے کہ باطل کے ساتھ مقابلہ کریں اور دشمن کے ضرر سے بچ جائیں اور اپنے مقصود تک اپنے آپ کو پہنچائیں۔ اور یہ اس وقت ممکن ہے جب وہ راز کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ مؤثر قوت حاصل کریں تاکہ باطل قوتوں کے ہم پلہ ہو جائیں اور پھر حاصل شدہ قوت کو صحیح استعمال کریں اور مطلوبہ نتیجہ حاصل کریں، تو بغیر راز کی حفاظت کے نہ تو وہ مؤثر قوت حاصل کر سکتے ہیں اور نہ حاصل شدہ قوت کا صحیح استعمال کر سکتے ہیں تاکہ مطلوبہ نتیجہ حاصل کریں۔ یہ بات واضح ہوگئی کہ رازوں کی حفاظت قرآن کریم اور نبی کریم (ﷺ) کی قولی اور فعلی سنتوں کا تقاضا ہے اور اسی طرح صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، اکابرین، حکماء، ادباء، بلغاء، شعراء، عادل حکام کے اقوال اور افعال سے بھی راز کی حفاظت کی تاکید اور افشائے راز کی مذمت ثابت ہوگئی، تو راز کی حفاظت ہر عقلمند شخص کا فریضہ ہے، خصوصاً ان لوگوں کے لیے بہت ضروری ہے، جو سیاسی خدمات انجام دیتے ہیں، اسلامی انقلابی راہوں کا عزم رکھتے ہیں یا عملاً میدان جنگ میں برسر پیکار رہتے ہیں، ان کے لیے ضروری ہے کہ یہ رسالہ عمل کی نیت سے انصاف کی نظروں سے مطالعہ کریں اور اپنے ہم فکر اور شرکاء میدان کو بھی اس کی وصیت کریں کہ نتیجتاً اپنے مقصد میں کامیاب اور مطمئن ہو جائیں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ أجمعین

فقیر عبد الباقی "حقانی"

بروز منگل ۹ ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسالے کا مصادر و مآخذ :

اس رسالے میں مندرجہ ذیل مصادر سے استفادہ ہو گیا ہے :

شمارہ	نامِ کتاب	نامِ مؤلف	تاریخِ وفات

١. القرآن الكريم

تفاسير :

٢. التفسير المنير في العقيدة والشريعة — وهبة الزحيلي ن: دار الفكر بيروت

٣. تفسير القرآن العظيم — إسماعيل ابن كثير الدمشقي رَحِمَهُ اللَّهُ (٧٧٤هـ)
ن: آرام باغ كراچي

٤. تفسير الثعالبي — عبد الرحمن بن محمود الثعالبي رَحِمَهُ اللَّهُ
ن: مؤسسة الأعلمي للمطبوعات بيروت.

٥. تفسير الثعلبي — الإمام الثعلبي
ن: دار الكتب العلمية بيروت — ط: الأولى ١٤٢٥هـ/٢٠٠٤م

٦. تفسير روح المعاني — محمود آلوسي رَحِمَهُ اللَّهُ (١٢٧٠هـ)
ن: دار الفكر وإحياء التراث

٧. تفسير المظهري — القاضي ثناء الله الباني بتي رَحِمَهُ اللَّهُ (١٢٢٥هـ)
ن: بلوچستان بك ڈپو

٨. التفسير المنار — محمد رشيد رضا (١٣٥٤هـ)
ن: دار الفكر بيروت — ط: الطبعة الثانية

٩. الجامع لأحكام القرآن — محمد بن أحمد القرطبي رَحِمَهُ اللَّهُ (٦٧١هـ)
ن: إحياء التراث

١٠. الخازن — علي بن محمد الخازن رَحِمَهُ اللَّهُ (٧٤١هـ)
ن: دار الكتب العربية بشاور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۱. زاد المسير — عبدالرحمن بن علي محمد الجوزي رَحِمَهُ اللهُ (۵۹۷ھ)

احادیث وشروح احادیث :

۱۲. إعلاء السنن — ظفر أحمد العثماني رَحِمَهُ اللهُ (۱۳۹۴ھ)

۱۳. الأدب المفرد — محمد بن إسماعيل البخاري رَحِمَهُ اللهُ (۲۵۶ھ)

ن : دار البشائر الإسلامية بيروت

۱۴. الترغيب والترهيب — زكي الدين المنذري رَحِمَهُ اللهُ (۶۵۶ھ)

ن : روضة القرآن .

۱۵. جامع الترمذی — أبو عيسى الترمذي رَحِمَهُ اللهُ (۲۷۸ھ)

ن : سعيد كمپنی كراچي.

۱۶. الدرر المنتشرة في الأحاديث المشتهرة — عبدالرحمن بن أبي بكر رَحِمَهُ اللهُ (۹۱۱ھ)

۱۷. رياض الصالحين — يحيى بن شرف النووي رَحِمَهُ اللهُ (۶۷۶ھ)

ن : اسلامي اكادمي لاهور .

۱۸. سنن أبي داؤد — سليمان بن أشعث السجستاني رَحِمَهُ اللهُ (۲۷۵ھ)

ن : نعماني كتب خانه كابل افغانستان

۱۹. شرح صحيح مسلم — يحيى بن شرف النووي رَحِمَهُ اللهُ (۶۷۶ھ)

ن : مكتبه رشيديه دهلي

۲۰. صحيح البخاری — محمد بن إسماعيل البخاري رَحِمَهُ اللهُ (۲۵۶ھ)

ن : آرام باغ كراچي

۲۱. صحيح مسلم — مسلم بن حجاج القشيري رَحِمَهُ اللهُ (۲۶۰ھ)

ن : مكتبه رشيديه دهلي

۲۲. عمدة القاري — بدر الدين العيني رَحِمَهُ اللهُ (۸۵۵ھ)

ن : دار الفكر بيروت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٢٣. عون المعبود شرح سنن أبي داؤد محمد شمس الحق عظيم آبادي

ن: دار الفكر بيروت

٢٤. العلل و معرفة الرجال أحمد بن حنبل رَحِمَهُ اللَّهُ (٢٤١هـ)

ن: المكتب الإسلامي بيروت رياض

٢٥. فتح الباري أحمد بن علي بن حجر رَحِمَهُ اللَّهُ (٨٥٢هـ)

ن: مكتبة الغزالي بيروت.

٢٦. فضل الله الصمد شرح أدب المفرد فضل الله الجيلاني رَحِمَهُ اللَّهُ (١٢٩٩هـ)

٢٧. كنز العُمّال علي المتقي بن حسام الدين رَحِمَهُ اللَّهُ (٩٧٥هـ)

٢٨. المنتخب من مسند عبد بن حميد. عبد بن حميد بن نصر رَحِمَهُ اللَّهُ (٢٤٩هـ)

ن: مكتبة السنة القاهرة

٢٩. المعجم الكبير سليمان بن أحمد بن أيوب رَحِمَهُ اللَّهُ (٣٦٠هـ)

ن: مكتبة العلوم والحكم الموصل.

٣٠. المستدرك أبو عبد الله الحاكم النشابوري رَحِمَهُ اللَّهُ (٤٠٥هـ)

٣١. مسند أبي يعلي أحمد بن علي بن المثنى رَحِمَهُ اللَّهُ (٣٠٧هـ)

ن: دار المامون دمشق.

٣٢. مسند أبي داود الطيالسي سليمان بن داود رَحِمَهُ اللَّهُ (٢٠٤هـ)

ن: دار المعرفة بيروت.

٣٣. مسند أحمد الإمام أحمد ابن حنبل رَحِمَهُ اللَّهُ (٢٤١هـ)

ن: مؤسسة قرطبه مصر

٣٤. مشكاة المصابيح محمد بن عبد الله الطبريزي رَحِمَهُ اللَّهُ (٧٤٣هـ)

ن: مكتبة حنفية كانسي رود كويته.

٣٥. مرقاة المفاتيح علي بن سلطان محمد القاري رَحِمَهُ اللَّهُ (١٠١٤هـ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ن: مكتبة إمدادية ملتان.

٣٦. الموطأ — الإمام مالك بن أنس رَحِمَهُ اللَّهُ — ١٧٩هـ

٣٧. نيل الأوطار — محمد بن علي بن محمد الشوكاني رَحِمَهُ اللَّهُ — ١٢٥٠هـ

ن: دار الفكر بيروت. ١٤١٤هـ - ١٩٩٤م

٣٨. نزهة المتقين شرح رياض الصالحين — مصطفى وآخرون

ن: مؤسسة الرسالة ط: الأولى ١٤٢٩هـ ٢٠٠٨م

سيرت و تاريخ:

٣٩. إعلام الموقعين — ابن قيم الجوزية رَحِمَهُ اللَّهُ — (٧٥١هـ)

ن: دار إحياء التراث العربي بيروت. ١٤١٣هـ - ١٩٩٣م.

٤٠. أسد الغابة — ابن الأثير الجزري رَحِمَهُ اللَّهُ — (٦٣٠هـ)

٤١. البداية والنهاية — إسماعيل بن عمرو بن كثير رَحِمَهُ اللَّهُ — (٧٧٤هـ)

تحقيق محمد عبد العزيز النجار — ن: مكتبة الفلاح الرياض

٤٢. تاريخ بغداد — أحمد بن علي البغدادي رَحِمَهُ اللَّهُ — (٤٦٣هـ)

٤٣. حياة الصحابة — محمد يوسف الكاندهلوي رَحِمَهُ اللَّهُ — (١٩٦٥م)

ن: دار الريان قاهرة.

٤٤. تاريخ المدينة المنورة — عمر بن شبه النميري المصري رَحِمَهُ اللَّهُ — (٢٦٢هـ)

ن: دار الكتب العلمية بيروت

٤٥. السيرة النبوية — ابن هشام رَحِمَهُ اللَّهُ — (٢١٣هـ)

ن: دار القلم بيروت.

٤٦. الفاروق وأسرته — محمود شاكر — ط: المكتبة الإسلامي

٤٧. مناقب عمر بن الخطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ — عبد الرحمن بن الجوزي رَحِمَهُ اللَّهُ — (٥٩٧هـ)

ن: المكتبة الخانجي القاهرة.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٤٨ نضرة النعيم في مكارم أخلاق الرسول الكريم ﷺ

صالح بن حميد، عبدالرحمن ملوحي ط: نشر عبدالرحمن ملوحي

: سياسيات :

٤٩ الأحكام السلطانية علي بن محمد حبيب الماوردي رَحِمَهُ اللَّهُ (٤٥٠هـ)

ن: دار الكتب العربية بيروت ط: الطبعة الثانية ١٤١٥هـ ١٩٩٤م.

٥٠ أدب الدنيا والدين علي بن محمد حبيب الماوردي رَحِمَهُ اللَّهُ (٤٥٠هـ)

تحقيق: يسين محمد سواس ن: دار ابن كثير دمشق ١٤١٥هـ

٥١ آداب الملوك أبو منصور عبدالملك الثعالبي رَحِمَهُ اللَّهُ (٤٢٩هـ)

تحقيق: جليل العطية ن: دار الغرب الإسلامي.

٥٢ آداب الملك بالعدل المبارك بن الخليل الأرموي رَحِمَهُ اللَّهُ (٦٨٣هـ)

ن: دار الكتب العلمية.

٥٣ تحرير الأحكام في تدبير أهل الإسلام بدرالدين بن جماعة رَحِمَهُ اللَّهُ (٧٣٣هـ)

تحقيق فؤاد عبدالمنعم أحمد ن: دار الثقافة قطر

٥٤ تسهيل النظر وتعجيل الظفر علي بن محمد الماوردي رَحِمَهُ اللَّهُ (٤٥٠هـ)

تحقيق يحي هلال السرحان ن: دار النهضة العربية بيروت سنة (١٩٨١هـ)

٥٥ تهذيب الرياسة وترتيب السياسة محمد بن علي القلعي رَحِمَهُ اللَّهُ (٦٣٠هـ)

تحقيق: مصطفى عجو.

٥٦ درر السلوك في سياسة الملوك علي بن محمد الماوردي رَحِمَهُ اللَّهُ (٤٥٠هـ)

ن: مؤسسة دار الوطن رياض

٥٧ الجوهر النفيس في سياسة الرئيس محمد بن منصور بن حداد رَحِمَهُ اللَّهُ (٦٧٣هـ)

ن: مكتبة الباز مكة مكرمة.

٥٨ سراج الملوك أبو بكر محمد الطرطوشي رَحِمَهُ اللَّهُ (٥٢٠هـ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تحقيق:محمد فتحي ن: الدار المصرية اللبنانية.

٥٩. الطُرق الحكمية في السياسة الشرعية ابن قيم الجوزية رَحِمَهُ اللَّهُ

ن: دار إحياء العلوم بيروت.

٦٠. عيون الأخبار عبدالله بن مسلم بن قتيبة الدينوري رَحِمَهُ اللَّهُ (٢٧٦هـ)

ن: دار الفكر لبنان.

٦١. الفخري في الآداب السلطانية علي بن طباطبا المعروف بابن الطقطقى رَحِمَهُ اللَّهُ (٧٠٩هـ)

ن: مكتبه الثقافة الدينية.

٦٢. كتاب قوانين الدواوين أسعد بن مماتي رَحِمَهُ اللَّهُ (٦٠٦هـ)

ن: مكتبة الدبولى القاهرة.

٦٣. كتاب التاج في أخلاق الملوك عثمان الجاحظ رَحِمَهُ اللَّهُ (٢٥٥هـ)

ن: الشركة اللبنانية بيروت.

٦٤. كتاب الوزراء والكُتاب محمد بن عبدوس الجهشياري رَحِمَهُ اللَّهُ (٣٣١هـ)

ن: مكتبة مصطفى مصر.

٦٥. قوانين الوزارة علي بن محمد الماوردي رَحِمَهُ اللَّهُ (٤٥٠هـ)

تحقيق: فواد عبدالمنعم أحمد ن: موسسة شباب الجامعة

٦٦. المخابرات في الدولة الإسلامية سلامة محمد الهرفي ن: دار النشر رياض

٦٧. المنهج المسلوك في سياسة الملوك عبدالرحمن الشيزري رَحِمَهُ اللَّهُ (٥٨٩هـ)

ن: مكتبة المنار أردن.

٦٨. نصيحة الملوك علي بن محمد الماوردي رَحِمَهُ اللَّهُ (٤٥٠هـ)

تحقيق فواد عبدالمنعم أحمد ن: موسسة شباب الجامعة

٦٩. ولاية الشرطة في الإسلام نمر بن محمد الحميداني

ن: دار عالم الكتب الرياض ١٤١٤هـ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فقه وأصول فقه :

٧٠. الأموال أبو عبيد القاسم بن سلام رَحِمَهُ اللَّهُ (٢٢٤هـ)
ن: مكتبة الكليات الأزهرية ط: الأولى ١٩٨٩م.

٧١. الانصاف علي بن سليمان المقدسي المرداوي رَحِمَهُ اللَّهُ (٨٨٥هـ)
ن: دار إحياء التراث العربي بيروت ط: الطبعة الأولى

٧٢. البحر الرائق شرح كنز الدقائق زين الدين ابن نجيم رَحِمَهُ اللَّهُ (٩٧٠هـ)
ن: دار المعرفة بيروت ط: الثالثة ١٤١٣هـ/١٩٩٣م

٧٣. البناية في شرح الهداية محمود بن أحمد العيني رَحِمَهُ اللَّهُ (٨٥٥هـ)
تحقيق وتعليق مولانا مسعود أحمد. ن: المكتبة الحقانية ملتان. باكستان.

٧٤. الهداية علي بن أبي بكر المرغيناني رَحِمَهُ اللَّهُ ن: دار الفكر بيروت

٧٥. بدائع الصنائع أبو بكر بن مسعود الكاساني رَحِمَهُ اللَّهُ (٥٨٧هـ)
ن: دار الكتب العلمية بيروت.

٧٦. تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق عثمان بن علي الزيلعي رَحِمَهُ اللَّهُ
ن: دار الكتاب الإسلامية ط: الطبعة الأولى ١٣١٤هـ

٧٧. تحفة المحتاج بشرح المنهاج شهاب الدين أحمد بن حجر الهيثمي رَحِمَهُ اللَّهُ (٩٧٤هـ)
ن: دار الفكر بيروت

٧٨. تكملة المجموع شرح المهذب محمد نجيب المطيعي رَحِمَهُ اللَّهُ
ن: مكتبة الإرشاد جدة

٧٩. الحاوي الكبير أبو الحسن علي بن محمد الماوردي رَحِمَهُ اللَّهُ (٤٥٠)
ن: دار الفكر بيروت ١٤١٤هـ- ١٩٩٤م.

٨٠. دليل المحتاج شرح المنهاج رجب نوري رَحِمَهُ اللَّهُ

٨١. رد المحتار على الدر المختار محمد أمين بن عابدين رَحِمَهُ اللَّهُ (١٢٥٢هـ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تحقيق: عادل أحمد عبدالموجود وعلي محمد معوض ن: دار الكتب العربية بيروت

٨٢. روضة الطالبين يحيى بن شرف النووي رَحِمَهُ اللَّهُ (٦٧٦هـ)

٨٣. فتح الجليل على مختصر العلامة خليل أبو عبدالله محمد الخرشي رَحِمَهُ اللَّهُ (١١٠١هـ)

ن: دار الفكر للطباعة والتوزيع بيروت.

٨٤. العقوبة في الفقه الإسلامي أحمد فتحي بهانسي

ن: دار الشروق بيروت ط: الطبعة الخامسة ١٤٠٥هـ.

٨٥. الفروق أحمد بن ادريس القرافي رَحِمَهُ اللَّهُ (٦٨٤هـ)

ن: دار المعرفة بيروت.

٨٦. فتح القدير ابن الهمام كمال الدين رَحِمَهُ اللَّهُ (٨٦١هـ)

ن: دار الفكر بيروت

٨٧. فتاوى الأزهر الإعداد موقع وزارة الأوقاف المصرية

٨٨. الفعل الضار والضمان فيه مصطفى أحمد الزرقاء

ن: دار القلم دمشق ١٤٠٩هـ- ١٩٨٨م.

٨٩. كتاب مواهب الجليل محمد بن عبدالرحمن المغربي رَحِمَهُ اللَّهُ

٩٠. كشاف القناع على متن الاقناع منصور البهوتي رَحِمَهُ اللَّهُ (١٠٥١هـ)

ن: دار الفكر بيروت، ١٤٠٢هـ-١٩٨٢م.

٩١. القواعد الصغرى عبدالعزيز بن السلام السلمي رَحِمَهُ اللَّهُ (٦٦٠هـ)

تحقيق: عادل أحمد عبدالموجود علي محمد معوض ن: دار الجيل بيروت

٩٢. قواعد الأحكام في مصالح الأنام عبدالعزيز السلمي رَحِمَهُ اللَّهُ (٦٦٠هـ)

ن: مؤسسة الريان بيروت

٩٣. المبسوط شمس الدين السرخسي رَحِمَهُ اللَّهُ (٤٨٣هـ)

ن: دار المعرفة بيروت ١٤٠٩هـ.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۹۴. المستصفى — أبو حامد محمد الغزالي رَحِمَهُ اللَّهُ (۵۰۵هـ)

۹۵. مجلة الأحكام العدلية مطبوع مع درر الحكام — ن: دار الجيل بيروت ۱۴۱۱هـ.

۹۶. مجموع الفتاوى — أحمد بن تيمية رَحِمَهُ اللَّهُ (۷۲۸هـ)

۹۷. منح الجليل شرح على مختصر سيدي خليل — محمد عليش رَحِمَهُ اللَّهُ (۱۲۹۹هـ)

ن: دار الفكر بيروت، هـم.

۹۸. المغني — عبد الله بن أحمد بن قدامة رَحِمَهُ اللَّهُ (۶۲۰هـ)

ن: دار الفكر بيروت

۹۹. مغني المحتاج إلى شرح المنهاج — محمد الشربيني الخطيب رَحِمَهُ اللَّهُ (۹۷۷هـ)

ن: دار الوفاء المنصورة مصر — ط: الأولى ۱۴۰۷هـ-۱۹۸۷م.

۱۰۰. نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج — محمد بن أبي العباس الرملي رَحِمَهُ اللَّهُ (۱۰۸۷هـ)

ن: دار الفكر بيروت ۱۴۰۳هـ-۱۹۸۴م.

لغت ومعاجم:

۱۰۱. التوقيف على مهمات التعاريف — عبد الرؤوف المناوي رَحِمَهُ اللَّهُ (۱۰۳۱هـ)

ن: دار الفكر بيروت.

۱۰۲. ديوان الشافعي — محمد بن ادريس الشافعي رَحِمَهُ اللَّهُ (۲۰۴هـ)

۱۰۳. الذريعة إلى مكارم الشريعة — الراغب الأصفهاني رَحِمَهُ اللَّهُ (۵۰۲هـ)

ن: مكتبة الكليات الأزهرية.

۱۰۴. روضة العقلاء ونزهة الفضلاء — ابن حبان البستي رَحِمَهُ اللَّهُ (۳۵۴هـ)

ن: مكتبة الباز مكة المكرمة.

۱۰۵. روضة الطالبين — أبو حامد محمد الغزالي رَحِمَهُ اللَّهُ (۵۰۵هـ)

ن: دار الكتب العلمية بيروت

۱۰۶. العقد الفريد — ابن عبد ربه أحمد بن محمد رَحِمَهُ اللَّهُ (۳۲۷هـ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ن: إحياء التراث العربي بيروت لبنان.

١٠٧. كتاب التذكرة الهروية — علي بن أبي بكر الهروي رَحِمَهُ اللَّهُ (٦١١هـ)

ن: مكتبة الثقافية الدينية

١٠٨. لباب الآداب — أسامة إبن منقذ رَحِمَهُ اللَّهُ (٥٨٤هـ)

تحقيق أحمد شاكر ن: دار الجيل بيروت.

١٠٩. لسان العرب — إبن منظور الأفريقي رَحِمَهُ اللَّهُ (٧١١هـ)

ن: دار صادر بيروت.

١١٠. المحاسن والمساوي — ابراهيم بن محمد البيهقي رَحِمَهُ اللَّهُ (٣٢٠هـ)

١١١. مفردات القرآن — الراغب الأصفهاني رَحِمَهُ اللَّهُ (٥٠٢هـ)

ن: خير كثير آرام باغ كراچي.

١١٢. منهج التربية النبوية للطفل — محمد نور بن عبد الحفيظ سويد

ن: دار إبن كثير بيروت.

١١٣. المستطرف — أحمد بن محمد الأبشيهي رَحِمَهُ اللَّهُ (٨٥٠هـ)

١١٤. المستجاد من فعلات الأجواد — المحسن التنوخي

١١٥. نثر الدرر — منثور بن الحسين الآبي

١١٦. النهاية — إبن الأثير الجزري رَحِمَهُ اللَّهُ (٦٠٦هـ)

١١٧. نفحة العرب — محمد اعزاز علي الديوبندي رَحِمَهُ اللَّهُ (١٣٧٤هـ)

ن: مكتبة فاروقية بشاور.

نفحة اليمن — أحمد بن محمد الشيرواني رَحِمَهُ اللَّهُ (١٣٥٣هـ)

متفرق:

١١٨. إحياء علوم الدين — أبو حامد محمد بن محمد الغزالي رَحِمَهُ اللَّهُ (٥٠٥هـ)

ن: دار الكتب العلمية بيروت.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

١١٩. الأذكار يحيى بن شرف النووي رَحِمَهُ اللَّهُ (٦٧٦هـ)

تحقيق: عبدالقادر الأرناووط.

١٢٠. أصول الدعوة عبدالكريم زيدان

ن: مؤسسة الرسالة بيروت ط: الثالثة ،هـ م.

١٢١. الإعلان المشروع والممنوع في الفقه الإسلامي مساعد بن قاسم الفالح

ن: دار العاصمة رياض ط: الأولى ١٤١٥هـ.

١٢٢. البركة في فضل السعي والحركة الجيشي

١٢٣. تهذيب الأخلاق أبو عمرو عثمان بن حجر الجاحظ رَحِمَهُ اللَّهُ (٢٥٥هـ)

١٢٤. التشريع الجنائي الإسلامي عبدالقادر عودة رَحِمَهُ اللَّهُ (١٩٥٤م)

ن: دار الإحياء التراث العربي ط: الرابعة ١٤٠٥هـ-١٩٨٥م.

١٢٥. الجوانب القانونية للسرية المصرفية طارق شهاب

١٢٦. جرائم الاعتداء على الأشخاص والأموال رؤوف عبيد

ن: دار الفكر العربي مصر ط: الطبعة الثانية، ١٩٨٥م.

١٢٧. حياة المسلمين أشرف علي التهانوي رَحِمَهُ اللَّهُ (١٣٦٢هـ)

١٢٨. الحماية الجنائية للأسرار المهنية أحمد كامل سلامة

ن: جامعة القاهرة ١٩٨٨م

١٢٩. الحماية الجنائية لأسرار الأفراد لدى الموظف العام غنام محمد غنام

ن: جامعة المنصورة ١٩٨٨م.

١٣٠. الحماية الجنائية لأسرار الأفراد في مواجهة النشر طارق أحمد فتحي سرور

ن: دار النهضة العربية ١٩٩١م.

١٣١. حماية الخاصة في الشريعة الإسلامية محمد راكان الدعمي

١٣٢. الحماية الجنائية لأسرار الدولة مجدي محمود محب حافظ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

١٣٣. رسائل الجاحظ رسالة ثالثة كتمان السر أبو عثمان الجاحظ
ن: دار الكتب العلمية بيروت ط: الأولى ١٤٢٠هـ - ٢٠٠٠م.

١٣٤. الرفع والتكميل عبدالحي اللكهنوي رَحِمَهُ اللَّهُ (١٣٠٤هـ)
تحقيق: عبدالفتاح أبو غدة. ن: دار البشائر الإسلامية بيروت.

١٣٥. السر الطبي، مجلة الحقوق والشريعة عبدالسلام الترمانيني
ن: جامعة الكويت. ط: الثانية ١٤٠١هـ-١٩٨١م.

١٣٦. عيون الأنباء في طبقات الأطباء ابن أبي أصيبعة أحمد الخزرجي رَحِمَهُ اللَّهُ (٦٦٨هـ)
ن: دار مكتبة الحياة بيروت ١٩٦٥هـ.

١٣٧. فتاوى المجامع الفقهية، السر في المهن الطبية، مجلة البحوث المعاصرة.
العدد العشرون، السنة الخامسة هـ م.

١٣٨. كتاب الخراج إمام أبو يوسف يعقوب رَحِمَهُ اللَّهُ (١٨٢هـ)
ن: مكتبة الفاروقيه بشاور.

١٣٩. المالية العامة والنظام المالي الإسلامي غازي عناية
ن: دار الجيل بيروت ط: الأولى ١٤١٠هـ-١٩٩٠.

١٤٠. المبادي الأخلاقية التي يجب أن يتحلى بها الطبيب محمد رياض الخاني

١٤١. مجلة الشريعة والقانون جامعة الإمارات العربية المتحدة، العدد الثاني مايو م.

١٤٢. موسوعة الدين النصيحة علي بن نايف الشحود

١٤٣. المختارات في الطب مهذب الدين بن هبل البغدادي

١٤٤. المسؤولية الجنائية للأطباء والصيادلة منير رياض حنا
ن: دار المطبوعات الجامعية اسكندرية م.

١٤٥. المتفق والمفترق خطيب البغدادي رَحِمَهُ اللَّهُ

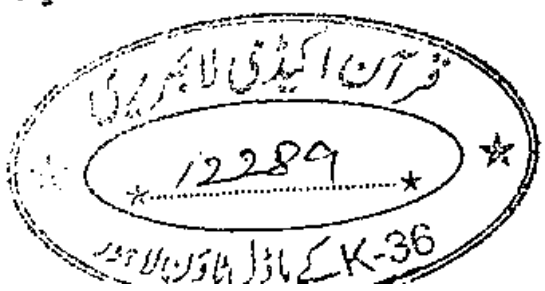

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مصنف کے دیگر چاپ شدہ آثار

تالیف:
مولانا عبدالباقی حقانی
مدرس سابق دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حفظ الاسرار وافشاؤها في الشريعة الاسلامية

پہ اسلام کې د رازساتنې اهمیت

حفظ الاسرار وافشاؤها في الشريعة الاسلامية

اهمیت رازداری در اسلام

ترجمه فارسی

حفظ الاسرار وافشاؤها في الشريعة الاسلامية

مترجم: مولانا نورالحق

تالیف:
مولانا عبدالباقی حقانی
مدرس سابق دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

ناشر:
المکتبۃ الحقانیۃ لعلوم السنۃ الشرعیۃ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

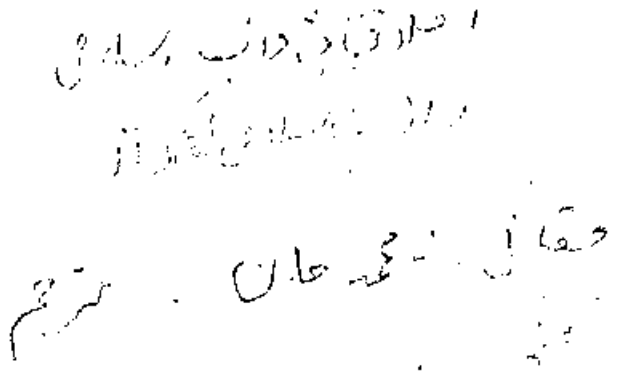

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

اسلام میں
امر کی اہمیت و حفاظت
اردو ترجمہ
مولانا عبدالباسط شعاف
سواناسعد وان حطاب
ناشر